روزنامہ ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
DAILY MUMBAIRAABTA

صبح صادق	04:38
طلوع آفتاب	06:00
زوال آفتاب	12:36
غروب آفتاب	07:11

آج کی حدیث

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "دعا کارآمد اور نفع مند ہوتی ہے ان حوادث میں بھی جو نازل ہو چکے ہیں اور ان میں بھی جو ابھی نازل نہیں ہوئے، پس اے خدا کے بندو! دعا کا اہتمام کرو"۔ (ترمذی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No.8, Issue No. 155, Thursday- 04 June, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۵۵ ۞ جمعرات ، ۴ر جون، ۲۰۲۶، ۱۷ر ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ ۞ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

دہلی ہوٹل بھیانک آتشزدگی: ۲۱ر ہلاک، متعدد زخمی

اہل خانہ اپنے عزیزوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں جبکہ شدید جھلس جانے کے باعث متعدد لاشوں کی شناخت مشکل ہوگئی ہے

جنوبی دہلی کے مالویہ نگر علاقے میں واقع ایک ہوٹل میں پیش آنے والے ہولناک آتشزدگی کے واقعے کے بعد راجدھانی کے مختلف اسپتالوں میں غم، بے چینی اور اضطراب کا ماحول دیکھنے کو ملا۔ حادثے میں کم از کم 21 افراد کی جان چلی گئی، جبکہ متعدد زخمیوں کو علاج کے لیے اسپتالوں میں داخل کرایا گیا۔ ساکیت کے میکس اسپتال کی انتظار گاہ میں بدھ کے روز بڑی تعداد میں ایسے افراد جمع تھے جو اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور جاننے والوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔ کوئی اسپتال کی فہرستیں دیکھ رہا تھا، کوئی مسلسل فون کر رہا تھا اور کئی لوگ حکام سے اپنے عزیزوں کے بارے میں معلومات مانگتے دکھائی دیے۔ اس دوران حادثے کے متاثرین کو شناخت اور علاج کے لیے اسپتال لایا جاتا رہا۔ کئی خاندانوں کے لیے سب سے بڑا مسئلہ لاشوں کی شناخت بن گیا ہے کیونکہ شدید آگ کے باعث متعدد لاشیں بری طرح جھلس چکی ہیں۔ ایک غم زدہ رشتہ دار نے بتایا کہ تصاویر کی مدد سے بھی اپنے عزیزوں کو پہچاننا ممکن نہیں ہو پا رہا کیونکہ سب کے جسم بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ نمیت گوئل نامی شخص نے بتایا کہ ان کے خاندان کے چھ افراد اس حادثے کی زد میں آ گئے تھے۔

ان کے مطابق چار لاشوں کی شناخت ہو چکی ہے جبکہ دو افراد کی شناخت ابھی باقی ہے۔ انہوں نے کہا کہ چار لاشیں میکس ساکیت کے مردہ خانے میں موجود ہیں جبکہ دو دیگر لاشیں ایک دوسرے اسپتال میں رکھی گئی ہیں، جن کا سراغ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ متاثرہ خاندان کے افراد نے بتایا کہ یہ تمام لوگ علاج کے سلسلے میں گروگرام سے دہلی آئے تھے اور حادثے کے وقت اسی ہوٹل میں مقیم تھے۔ دوسری جانب وویک نامی شخص اپنی 25 سالہ دوست سچیتا کی تلاش میں اسپتال پہنچا۔ اس نے بتایا کہ پولیس نے شناخت کے لیے متعدد تصاویر دکھائیں لیکن وہ اپنی دوست کو پہچان نہیں سکا۔ اس کا کہنا تھا کہ سچیتا کا موبائل فون بھی بند آرہا ہے، جس سے اہل خانہ اور دوستوں کی تشویش مزید بڑھ گئی ہے۔ یہ آتشزدگی حوض رانی کے گنجان آباد علاقے میں واقع 'فلرش اسٹے' نامی ہوٹل میں پیش آئی۔ عینی شاہدین کے مطابق آگ لگنے کے بعد پوری عمارت دھوئیں کی لپیٹ میں آ گئی اور اندر موجود لوگ جان بچانے کے لیے بدحواسی کے عالم میں باہر نکلنے کی کوشش کرتے رہے۔ پولیس کے مطابق حادثے میں 21 افراد ہلاک ہوئے ہیں جبکہ 40 سے زائد افراد کو محفوظ طریقے سے باہر نکال لیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ آگ لگنے کی اصل وجہ کا ابھی تک پتہ نہیں چل سکا ہے اور معاملے کی جانچ جاری ہے۔ قومی راجدھانی دہلی کے مالویہ نگر علاقہ واقع ایک ہوٹل اور اس کے ریستوراں میں بدھ کی صبح لگنے والی ہولناک آگ نے بڑے سانحے کی شکل اختیار کر لی۔ اس افسوسناک حادثہ میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد بڑھ کر 21 ہوگئی ہے، جبکہ کم و بیش 40 افراد زخمی ہوئے ہیں۔ دہلی پولیس کے مطابق مہلوکین میں بیشتر غیر ملکی شہری شامل ہیں، تاہم ان کی شناخت اور شہریت کی باضابطہ تصدیق کا عمل ابھی جاری ہے۔

۳ر ماہ بعد سپردِ خاک ہوں گے آیت اللہ علی خامنہ ای
الوداعی تقریب میں شریک ہوں گے تقریباً ۲ر کروڑ لوگ!

ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے 'آئی آر آئی بی' سے بات کرتے ہوئے تہران کے ڈپٹی میئر توکلی زادہ نے بتایا کہ آیت اللہ علی خامنہ ای کا آخری الوداعی سفر ملک کے کئی بڑے شہروں سے گزرے گا۔ ایران کے سابق سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی 28 فروری کو موت ہوگئی تھی۔ 3 ماہ سے بھی زائد عرصے کے بعد اب انہیں سپردِ خاک کیا جائے گا۔ ایرانی حکومت نے خامنہ ای کے جنازے کے لیے 3 روزہ سرکاری سوگ اور عوامی سطح پر آخری رسومات کے انعقاد کا اعلان کیا ہے۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کی یاد میں ہونے والی ان آخری رسومات کو لے کر ملک کے کئی بڑے شہروں میں تیاریاں شروع کر دی گئی ہیں۔ تہران کے ڈپٹی میئر محمد امین توکلی زادہ نے اس پورے پروگرام کے انتظامات کی تفصیلات فراہم کی ہیں۔ ایران کے سرکاری نشریاتی ادارے 'آئی آر آئی بی' سے بات کرتے ہوئے ڈپٹی میئر توکلی زادہ نے بتایا کہ خامنہ ای کا آخری الوداعی سفر ملک کے کئی بڑے شہروں سے گزرے گا۔ آیت اللہ علی خامنہ ای کا یہ سوگ جلوس راجدھانی تہران کے ساتھ ساتھ ملک کے بڑے مذہبی مراکز 'قم' اور 'مشہد' میں نکالا جائے گا۔ ان تینوں ہی شہروں میں عام لوگوں کے لیے بڑے پیمانے پر عوامی ریلیاں اور دعائیہ تقریبات منعقد کی جائیں گی۔ جو خبریں سامنے آ رہی ہیں، اس کے مطابق خامنہ ای کی آخری رسومات کا سب سے بڑا پروگرام راجدھانی تہران میں منعقد ہوگا۔ صرف تہران میں ہی اہم تقریب مسلسل کم از کم 24 گھنٹے تک چلے گی۔ اس تاریخی اور انتہائی جذباتی موقع پر تہران میں سیکورٹی اور انتظامات کو برقرار رکھنا انتظامیہ کے لیے ایک بڑا چیلنج بن گیا ہے۔ میونسپل افسران کا اندازہ ہے کہ اپنے مرحوم سپریم لیڈر کو الوداع کرنے کے لیے تہران میں تقریباً 2 کروڑ لوگ جمع ہو سکتے ہیں۔ اتنے بڑے ہجوم کو سنبھالنے اور ان کے ٹھہرنے کے لیے بڑے پیمانے پر لاجسٹکس اور سیکورٹی کے انتظامات کیے جا رہے ہیں۔

آر بی آئی نے نہیں فروخت کیا ۱۲ر لاکھ کروڑ کا سونا

ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی) نے سونے کی فروخت کی خبروں کو بدھ (3 جون) کو خارج کرتے ہوئے کہا کہ فزیکل گولڈ ریزرو میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے اور یہ 880.52 ٹن پر مستحکم ہے۔ آر بی آئی نے ان خبروں کے بعد یہ وضاحت پیش کی ہے جن میں دعویٰ کیا گیا تھا کہ مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی کے اثر سے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر کی حفاظت کے لیے مرکزی بینک نے تقریباً 12 ارب ڈالر کی قیمت کا سونا فروخت کر دیا ہے۔ مرکزی بینک نے ایک بیان میں کہا کہ آر بی آئی زور دے کر کہتا ہے کہ یہ خبریں صحیح نہیں ہیں۔ اس نے عام لوگوں کو مشورہ دیا ہے کہ ایسے معاملات میں آر بی آئی کی جانب سے وقتاً فوقتاً جاری کی جانے والی سرکاری معلومات پر ہی بھروسہ کریں۔ اس درمیان 'پی آئی بی' نے بھی ان خبروں پر فیکٹ-چیک رپورٹ جاری کر دی ہے۔ آر بی آئی کے مطابق ہندوستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں سونے کی حصہ داری ستمبر 2025 کے آخر میں 13.92 فیصد سے بڑھ کر 31 مارچ 2026 کو 16.70 فیصد اور 22 مئی 2026 تک 16.85 فیصد ہوگئی ہے۔ واضح رہے کہ آر بی آئی کی جانب سے یہ ردعمل 'بلومبرگ' کی ایک رپورٹ کے بعد آیا ہے، جس میں بلومبرگ اکنامکس کے ڈیٹا کا حوالہ دیتے ہوئے کہا گیا تھا کہ ہندوستان کے سنٹرل بینک نے مشرق وسطیٰ میں جنگ کے مضر اثرات سے اپنے غیر ملکی کرنسی کے اثاثوں کو بچانے کے لیے اپنے سونے کے ذخائر کا ایک حصہ فروخت کر دیا ہوگا۔ بی ای کے سینئر ہندوستانی ماہر اقتصادیات ابھیشیک گپتا نے لکھا کہ ریزرو بینک آف انڈیا نے 22 مئی تک کے 2 ہفتوں میں ممکنہ طور پر تقریباً 12 ارب ڈالر کی مالیت کا سونا فروخت کیا، جبکہ 7.5 ارب ڈالر کے غیر ملکی کرنسی اثاثوں کی خریداری کی۔ یہ گراوٹ اس قیمتی دھات پر امپورٹ ڈیوٹی میں اضافے کے باوجود آئی، جس سے بینک کے سونے اور ڈالر کی مالیت میں اضافہ ہونا چاہیے تھا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آر بی آئی سونا فروخت کر رہا تھا۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ یہ مبینہ فروخت ان خدشات کو ظاہر کرتی ہے جن کا سامنا ہندوستان کو مسلسل کیپٹل آؤٹ فلو اور تیل کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کرنا پڑ رہا ہے۔

تھائی لینڈ کے سابق وزیر اعظم تھاکسن شنواترا کو ملی شاہی معافی، پیرول ختم ہونے سے قبل ہی مل گئی رہائی

تھائی لینڈ کے سابق وزیر اعظم تھاکسن شنواترا کو بنیادی طور پر ۲۰۲۳ر میں ۸ر سال قید کی سزا سنائی گئی تھی لیکن بادشاہ نے سزا کو کم کرکے ایک سال کر دیا تھا

تھائی لینڈ کے سابق وزیر اعظم تھاکسن شنواترا نے بدھ کو اپنی جیل کی سزا سے متعلق تمام قانونی ذمہ داریوں کو باضابطہ طور پر مکمل کر لیا ہے۔ شاہی معافی ملنے کے بعد ان کی 4 مہینے کی پیرول وقت سے قبل ختم کر دی گئی ہے۔ 2 دہائیوں سے زیادہ وقت تک تھائی سیاست میں ایک بااثر شخصیت رہے 76 سالہ ارب پتی اور معروف لیڈر کو گزشتہ ماہ بینکاک کی جیل سے رہا کیا گیا تھا۔ تب سے اس بات کا اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ وہ برسر اقتدار اتحاد میں شامل 'بھیو تھائی پارٹی' پر اپنا مضبوط اثر و رسوخ برقرار رکھ سکتے ہیں۔ حالانکہ ان کے اہل خانہ نے کہا کہ وہ سیاست سے پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں۔ تھائی لینڈ کے بادشاہ مہا واچیرالونگ کورن کی جانب سے جاری کردہ معافی کا حکم نامہ منگل کی دیر رات رائل گزٹ میں شائع ہوا۔ یہ آج سے نافذ العمل ہوگیا۔ واضح رہے کہ تھائی لینڈ ایک آئینی بادشاہت ہے، جس میں بادشاہ کو سزا یافتہ مجرموں کی معافی کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ بادشاہ کا یہ فیصلہ ملکہ ستیدا کے یوم پیدائش کے موقع پر لیا گیا تھا۔ یہ مخصوص شرائط کو پورا کرنے والے اہل مجرموں پر بڑے پیمانے پر نافذ ہوا۔ تھاکسن مکمل رہائی کے اہل تھے، کیونکہ انہیں پیرول پر رہا کیا گیا تھا اور ان کی سزا میں ایک سال سے کم کا وقت بچا تھا۔ واضح رہے کہ تھاکسن ٹیلی کمیونیکیشن کے ایک بڑے کاروباری تھے، جنہوں نے 1998 میں اپنی سیاسی پارٹی قائم کی تھی۔ انہوں نے 2001 سے 2006 تک وزیر اعظم کے طور پر خدمات انجام دیں، جس کے بعد ان کے بیرون ملک قیام کے دوران ایک فوجی بغاوت کے ذریعے انہیں اقتدار سے بے دخل کر دیا گیا تھا۔ شنواترا کے اقتدار سے بے دخل ہونے کے تقریباً 2 دہائیوں تک سیاسی پولرائزیشن برقرار رہی۔ حالانکہ ان کی خود ساختہ جلاوطنی کے دوران بھی ان سے وابستہ پارٹیاں بار بار اقتدار میں لوٹتی رہیں۔ ان کی عوامی مقبولیت پر مبنی پالیسیوں کو غریب ووٹرس (خاص طور پر دیہی شمالی اور شمال مشرقی علاقوں میں) کی بھرپور حمایت حاصل ہوئی۔ لیکن ان کی مقبولیت اور بعض اوقات ان کے سخت رویے نے ان کے حامیوں اور ملک کے شہری اشرافیہ، شاہی خاندان کے حامیوں اور فوج کے درمیان گہری خلیج پیدا کر دی۔ تھاکسن کو بدعنوانی سے متعلق الزامات کے تحت ایک سال کی سزا کے 8 ماہ گزارنے کے بعد 11 مئی کو رہا کیا گیا تھا۔ ان کی پیرول کی شرائط کے تحت، انہیں ایک الیکٹرانک مانیٹرنگ بریسلیٹ پہننا لازمی تھا اور اصل شیڈول کے مطابق انہیں 4 ماہ تک پیرول پر رہنا تھا۔ شنواترا کے وکیل نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو تصدیق کی کہ تھاکسن اپنے قانونی پابندیوں سے پوری طرح آزاد ہو چکے ہیں۔

اتر پردیش میں ترقی کے بجائے بدامنی اور گھوٹالوں کا راج: اکھلیش یادو

سیاحت، ہوٹل، گائیڈ، ٹیکسی، ٹور آپریٹر، دستکاری، پیٹھا اور جوتوں کی صنعت جیسے شعبوں پر معاشی سستی کا اثر نظر آ رہا ہے

سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے حکومت پر بدعنوانی، بدحال بنیادی سہولیات اور تعلیمی نظام کو نقصان پہنچانے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ "اتر پردیش میں ترقی کے بجائے بدامنی اور گھوٹالوں کا ماحول ہے۔" ساتھ ہی انہوں نے دعویٰ کیا کہ سڑک، تعلیم، روزگار اور سرمایہ کاری جیسے مسائل 2027 کے اسمبلی انتخاب میں اہم موضوعات بنیں گے اور عوام ان سوالوں پر حکومت سے جواب مانگے گی۔ اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے بدھ کو کہا کہ حکومت نے ریاست کو ترقی کے بجائے بدنامی دی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ حکومت کے مختلف محکموں میں بدعنوانی اور لوٹ کھسوٹ عروج پر ہے، جس سے ریاست کی شبیہ بھی متاثر ہو رہی ہے۔ انہوں نے آگرہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا بھر سے آنے والے سیاح تاریخی ورثے کو دیکھ کر متاثر ہوتے ہیں، لیکن خراب سڑکیں اور بنیادی سہولیات کی صورتحال ریاست کے انتظامات پر سوال اٹھاتی ہے۔ اکھلیش یادو کا کہنا ہے کہ سیاحت، ہوٹل، گائیڈ، ٹیکسی، ٹور آپریٹر، دستکاری، پیٹھا اور جوتوں کی صنعت جیسے شعبوں پر معاشی سستی کا اثر نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ناقص انفراسٹرکچر اور انتظامی نظام بھی سرمایہ کاری کے ماحول کو متاثر کر رہا ہے۔ انہوں نے تعلیم کے مسائل کو بھی نمایاں طور پر اٹھایا۔ ان کا کہنا ہے کہ اگر کسی تعلیمی ادارے سے متعلق تعمیراتی یا انتظامی سطح پر کوئی بے ضابطگی ہوئی ہے تو اس کی جوابدہی متعلقہ افسران اور محکموں کی بھی طے ہونی چاہیے۔ صرف اساتذہ یا اداروں کے خلاف کارروائی کرنا مسئلہ کا حل نہیں ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ نے الزام عائد کیا کہ حکومت تعلیم، اساتذہ اور طلبہ کے مفادات کو نظر انداز کر رہی ہے۔ سرکاری اسکولوں، بھرتی امتحانات، پیپر لیک، تشخیصی عمل اور مسابقتی امتحانات میں بے ضابطگیوں جیسے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نظام تعلیم سے جڑے سوالات آنے والے انتخابی مباحثے کے مرکز میں رہیں گے۔ سماجوادی پارٹی کے صدر نے دعویٰ کیا کہ ریاست میں تعلیم، روزگار، بنیادی ڈھانچے اور بدعنوانی سے جڑے مسائل پر بڑے پیمانے پر عوامی بحث ہو رہی ہے اور آنے والے وقت میں عوام انہی مسائل کی بنیاد پر سیاسی فیصلہ کرے گی۔

خان سر کے ادارے پر حملے کے بعد بہار حکومت کا فیصلہ
کوچنگ مراکز کے لیے بنے گی پالیسی

پٹنہ: بہار کی راجدھانی پٹنہ میں معروف استاد خان سر کے کوچنگ ادارے پر حملے اور توڑ پھوڑ کے واقعے کے بعد ریاستی حکومت نے کوچنگ اداروں کے لیے ایک جامع پالیسی بنانے کا اعلان کیا ہے۔ بہار کے وزیر تعلیم متھلیش تیواری نے بدھ کے روز کہا کہ حکومت آئندہ تین ماہ کے اندر ایسی پالیسی تیار کرے گی جس کے ذریعے کوچنگ اداروں کی سرگرمیوں کو منظم کیا جا سکے اور باہمی رقابت کے نتیجے میں نظم و نسق کی صورت حال متاثر ہونے سے روکا جا سکے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے متھلیش تیواری نے کہا کہ خان سر کے کوچنگ ادارے پر حملے کے واقعے کی غیر جانبدارانہ اور مکمل جانچ ہونی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مختلف کوچنگ ادارے آپسی مقابلے کی وجہ سے ایسے حالات پیدا کرتے ہیں جن سے امن و امان کے مسائل جنم لیں، تو حکومت اس پر خاموش نہیں رہ سکتی۔ اسی مقصد کے تحت کوچنگ اداروں کے لیے واضح اصول و ضوابط پر مبنی پالیسی تیار کی جائے گی۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ نئی پالیسی کے تحت کوچنگ اداروں کی ذمہ داریاں اور حدود متعین کی جائیں گی۔ پالیسی نافذ ہونے کے بعد اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی بھی کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ پالیسی تیار کرنے سے قبل تمام متعلقہ فریقوں سے مشاورت کی جائے گی تاکہ ایسا نظام بنایا جا سکے جو عملی اور موثر ہو۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ریاست میں اساتذہ کے تبادلوں کے حوالے سے بھی ایک نئی پالیسی پر غور کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق حکومت عوام اور متعلقہ حلقوں کی رائے حاصل کیے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرے گی اور تمام تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے حتمی پالیسی مرتب کی جائے گی۔ ادھر پٹنہ میں پیش آئے حالیہ واقعے کی تحقیقات جاری ہیں۔ خان گلوبل اسٹڈیز نامی کوچنگ ادارے میں توڑ پھوڑ اور سیکورٹی گارڈ کے ساتھ مار پیٹ کے معاملے میں قریب واقع گیان بندو کوچنگ پر الزام عائد کیا گیا ہے۔ پولیس نے اس سلسلے میں گیان بندو کوچنگ کے ڈائریکٹر روشن آنند سمیت تین افراد کو گرفتار کر لیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھارت اور کینیڈا نے ۵۰ر ارب ڈالر تجارتی ہدف کا اعادہ کیا

اوٹاوا / نئی دہلی: بھارت اور کینیڈا نے دوطرفہ تجارت کو 2030 تک 50 ارب امریکی ڈالر تک پہنچانے کے اپنے مشترکہ ہدف کا ایک بار پھر اعادہ کیا ہے۔ یہ پیش رفت بھارتی وزیر تجارت و صنعت پیوش گوئل کے کینیڈا کے تین روزہ دورے کے اختتام پر سامنے آئی، جس کا مقصد اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانا تھا۔ دورے کے دوران پیوش گوئل نے کینیڈا کے وزیرِ بین الاقوامی تجارت منیندر سدھو سمیت اعلیٰ حکام، سرمایہ کاروں، کاروباری رہنماؤں اور پنشن فنڈز کے نمائندوں سے ملاقاتیں کیں۔ دونوں ممالک نے دوطرفہ تجارت، سرمایہ کاری اور مجوزہ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے (CEPA) پر جاری مذاکرات کو تیز کرنے پر زور دیا۔ بھارتی وزارتِ تجارت کے مطابق بھارت اور کینیڈا کے درمیان موجودہ دوطرفہ تجارت تقریباً 8 سے 8.5 ارب ڈالر کے درمیان ہے، جبکہ دونوں حکومتیں اسے 2030 تک 50 ارب ڈالر تک بڑھانے کے لیے پرعزم ہیں۔ پیوش گوئل نے ٹورنٹو اور اوٹاوا میں مختلف کاروباری فورمز سے خطاب کرتے ہوئے کینیڈین سرمایہ کاروں کو بھارت میں صاف توانائی، مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر، مینوفیکچرنگ، فن ٹیک، اہم معدنیات اور سپلائی چین کے شعبوں میں سرمایہ کاری کی دعوت دی۔ دورے کے دوران بھارت اور کینیڈا نے ایک نئے تجارت و سرمایہ کاری فورم کے قیام کا بھی اعلان کیا، جس کا مقصد دونوں ممالک کے کاروباری اداروں کے درمیان رابطوں کو فروغ دینا اور نئی سرمایہ کاری کے مواقع پیدا کرنا ہے۔ رپورٹس کے مطابق دونوں ممالک مجوزہ جامع اقتصادی شراکت داری معاہدے کو رواں سال کے اختتام تک حتمی شکل دینے کے خواہاں ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ معاہدہ تجارت اور سرمایہ کاری میں اضافے کے ساتھ ساتھ اقتصادی تعلقات کے ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہو سکتا ہے۔ مبصرین کے مطابق حالیہ مہینوں میں بھارت اور کینیڈا کے تعلقات میں بہتری آئی ہے اور دونوں ممالک اقتصادی تعاون، توانائی، ٹیکنالوجی اور اہم معدنیات کے شعبوں میں شراکت داری کو وسعت دینے کے خواہاں ہیں۔

ڈی کے شیوکمار بنے کرناٹک کے ۲۵ر ویں وزیر اعلیٰ

لوک بھون میں ہونے والی تقاریب کا اسٹیج ہمیشہ مغرب کی سمت میں ہوتا تھا، لیکن اس بار نجومی کے مشورہ پر اسٹیج شمال کی سمت میں تیار کیا گیا۔ تقریب کی ذمہ داری شیوکمار کے بھائی ڈی کے سریش نے سنبھالی۔ سدارمیا کے استعفیٰ کے بعد ڈی کے شیوکمار نے بدھ کے روز کرناٹک کے 25 ویں وزیر اعلیٰ کی شکل میں حلف لے لیا۔ 'لوک بھون' میں انھوں نے اپنے دادا گنگا دھر کے نام پر حلف برداری کی۔ اس تقریب میں جی پرمیشور نے نائب وزیر اعلیٰ عہدہ کا حلف لیا، اور اس طرح کرناٹک میں ایک نئے دور کا آغاز ہو گیا ہے۔ حلف برداری سے قبل ڈی کے شیوکمار نے اسٹیج پر موجود سبھی لیڈران سے ملاقات کی۔ انھوں نے کانگریس صدر کھڑگے، راہل گاندھی اور دیگر لیڈران کا شال اور پھولوں کے گلدستہ سے استقبال کیا۔ اس حلف برداری تقریب کی خاص بات یہ رہی کہ پہلے لوک بھون میں ہونے والی تقاریب کا اسٹیج ہمیشہ مغرب کی سمت میں ہوتا تھا، لیکن اس بار نجومی کے مشورہ پر اسٹیج شمال کی سمت میں تیار کیا گیا۔ اس تقریب کی پوری ذمہ داری شیوکمار کے بھائی ڈی کے سریش نے سنبھالی۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ڈی کے شیوکمار کے وزیر اعلیٰ کی شکل میں حلف برداری کی تقریب شروع ہوتے ہی ان کے شیدائی اور کانگریس کارکنان لوک بھون کی طرف امنڈنے لگے۔ اس وجہ سے اسمبلی کے آس پاس پوری طرح سے ٹریفک جام ہو گیا۔ شیوکمار نے وزیر اعلیٰ عہدہ کا حلف لینے سے قبل اپنی ماں سے دعائیں بھی لیں۔ دوسری طرف وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف برداری سے قبل ہی شیوکمار کی رہائش پر خصوصی پوجا بھی ہوئی۔ 5 سے زیادہ پجاری پوجا کے سامانوں کے ساتھ ان کی رہائش پر پہنچے اور پھر پوجا کا عمل شروع ہوا۔ بہر حال، ڈی کے شیوکمار کی حلف برداری تقریب میں کئی معزز شخصیات موجود رہے۔ پارٹی صدر ملکارجن کھڑگے اور لوک سبھا میں حزب اختلاف کے قائد راہل گاندھی کے علاوہ پارٹی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی، کرناٹک کانگریس انچارج رندیپ سنگھ سرجے والا، سابق وزیر اعلیٰ سدارمیا، کیرالہ کے وزیر اعلیٰ ستیسن، ہری پرساد، محمد اظہر الدین، راجیو شکلا کے ساتھ ساتھ کئی فلمی ستارے بھی اس تقریب میں شرکت کرتے نظر آئے۔

پرتپاک استقبال کے درمیان عازمین حج کی پہلی کھیپ ہندوستان واپس پہنچ گئی

حاجیوں نے اپنا سفر بحفاظت مکمل کرنے پر مسرت کا اظہار کیا اور مکہ میں خانہ کعبہ جانے والے لاکھوں افراد کیلئے کیے گئے انتظامات کی تعریف کی۔

نئی دہلی: عازمین حج کی پہلی کھیپ بدھ کی صبح مقدس سفر مکمل کرنے کے بعد ہندوستان واپس پہنچ گئی۔ حاجیوں نے اپنا سفر بحفاظت مکمل کرنے پر مسرت کا اظہار کیا اور مکہ میں خانہ کعبہ جانے والے لاکھوں افراد کے لیے کیے گئے انتظامات کی تعریف کی۔ مقدس سفر سے بحفاظت واپسی پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دہلی ایئرپورٹ پر پہنچنے والے حاجی احمد نے کہا کہ اللہ نے حج کو آسان کر دیا ہے۔ انہوں نے سعودی حکام کی جانب سے کیے گئے انتظامات کو بھی سراہتے ہوئے کہا کہ حجاج کرام کی خیریت کو یقینی بنانے کے لیے مناسب سیکیورٹی، طبی امداد اور ہنگامی خدمات دستیاب ہیں۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے احمد نے کہا، میں بہت خوش ہوں، اپنے لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر اس سفر پر جانا آسان نہیں ہے، لیکن اللہ نے اسے آسان کر دیا۔ میں نے اپنے، اپنے خاندان اور اپنے ملک کے لیے دعا کی، سفر کے دوران کسی کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ سعودی حکومت نے اس بات کو یقینی بنایا کہ ہمیں سیکیورٹی، ایمبولینس خدمات اور ڈاکٹروں کی ٹیم فراہم کر کے کسی قسم کی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے"۔ دریں اثنا، اتر پردیش کے وزیر دانش آزاد انصاری نے ہوائی اڈے پر واپس آنے والے عازمین حج کا استقبال کیا۔ انصاری نے کہا کہ اتر پردیش کے 18,000 سے زیادہ عازمین اور 1.25 لاکھ سے زیادہ عازمین، جو دنیا بھر کے کل عازمین کا تقریباً 10 فیصد ہیں، نے اس سال یاترا کی ہے۔ یاتریوں کے آرام اور حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے حکومت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے، انہوں نے کہا، "بھارتی حکومت نے وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کی قیادت میں تمام یاتریوں کے آرام اور تحفظ کو یقینی بنایا۔" ان کا مزید کہنا تھا کہ "عازمین نے مکہ، مدینہ اور دیگر مقدس مقامات پر رسومات ادا کیں، ہندوستان میں امن، ترقی اور بھائی چارے کے لیے دعائیں کیں۔ حاجیوں کی واپسی ایک خوشی کا موقع ہے، ہزاروں لوگ ان کے استقبال کے لیے ہوائی اڈوں پر جمع ہیں۔" ہوائی اڈوں پر ہونے والے اجتماعات کو فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور باہمی احترام کی عکاسی قرار دیتے ہوئے، انصاری نے کہا، یہ ایک دوسرے کے مذاہب کے لیے باہمی احترام کی اہمیت اور ملک کی ترقی کو آگے بڑھانے کے لیے اتحاد اور بھائی چارے کی ضرورت پر زور دیتا ہے۔ قبل ازیں منگل کو، مرکزی وزیر کرن رجیجو نے اقلیتی برادریوں کی فلاح و بہبود کے لیے حکومت ہند کے عزم کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ مختلف وزارتوں کے درمیان وسیع تال میل نے اس سال کے حج آپریشنوں کے ہموار انعقاد کو یقینی بنانے میں مدد کی ہے۔

اقلیتی امور سے متعلق اہم مسائل پر نائب وزیراعلیٰ سنیترا اجیت پوار کی سربراہی میں اعلیٰ سطحی اجلاس

بھیونڈی ایسٹ کے رکن اسمبلی رئیس قاسم شیخ کی درخواست پر سہادری گیسٹ ہاؤس میں نائب وزیر اعلیٰ حکومت مہاراشٹر سنیترا اجیت پوار کی صدارت میں اقلیتی امور سے متعلق ایک اہم اور تفصیلی اجلاس منعقد ہوا

ممبئی: بھیونڈی ایسٹ کے رکنِ اسمبلی رئیس قاسم شیخ کی درخواست پر سہادری گیسٹ ہاؤس میں نائب وزیراعلیٰ حکومتِ مہاراشٹر سنیترا اجیت پوار کی صدارت میں اقلیتی امور سے متعلق ایک اہم اور تفصیلی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں این سی پی (اجیت پوار گروپ) کی رکنِ اسمبلی ثناء ملک سمیت مختلف اقلیتی اداروں اور تنظیموں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس کے آغاز میں رئیس قاسم شیخ نے اقلیتی محکموں میں بڑے پیانے پر خالی اسامیوں کا مسئلہ اٹھایا۔ انہوں نے کہا کہ مارٹی (MARTI) میں 106 منظور شدہ عہدوں میں سے صرف 6 پر تقرری ہوئی ہے، جس کے باعث تعلیمی وتربیتی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔ انہوں نے بھیونڈی جیسے پسماندہ علاقوں میں تربیتی مراکز کے قیام اور مارٹی میں سینئر آئی اے ایس افسر کی تقرری کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حکومت اقلیتوں کے لیے پالیسیاں اور بجٹ تو منظور کرتی ہے، مگر ان کے مؤثر نفاذ پر توجہ نہیں دی جاتی۔ وقف بورڈ سے متعلق گفتگو میں رئیس شیخ نے وقف املاک کا مکمل سروے کر کے انہیں سرکاری پورٹل پر اپ لوڈ کرنے، مارکیٹ ویلیو درج کرنے اور کرایوں کو موجودہ مارکیٹ ریٹ کے مطابق کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے وقف کی پرانی عمارتوں کی تعمیرِ نو کے لیے بھی شفاف پالیسی وضع کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ اس موقع پر نائب وزیراعلیٰ سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ وقف سے متعلق مسائل کے حل کے لیے اقلیتی ارکانِ اسمبلی اور متعلقہ نمائندے باہمی مشاورت سے متفقہ تجاویز حکومت کے سامنے پیش کریں تا کہ ضروری اصلاحات اور اقدامات کیے جا سکیں۔ اجلاس میں مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی کے خالی عہدوں کی فوری بھرتی، دفتر کی تزئین و آرائش کے بعد افتتاح، سالانہ فنڈ کے مؤثر استعمال، طلبہ کے لیے ادبی و تعلیمی پروگراموں کے انعقاد اور 29 اکتوبر 2025 کے حکومتی فیصلے کے مطابق اکیڈمی کی فوری تشکیلِ نو کا مطالبہ بھی کیا گیا۔ اس موقع پر اردو کارواں کے صدر فرید احمد خان نے اردو اکیڈمی اور اردو گھروں سے متعلق مسائل پیش کرتے ہوئے ایک تفصیلی مکتوب نائب وزیراعلیٰ کے حوالے کیا۔ رئیس قاسم شیخ نے ٹاٹا انسٹی ٹیوٹ آف سوشل سائنسز (TISS) کی جانب سے اقلیتوں کی سماجی و تعلیمی پسماندگی سے متعلق مجوزہ سروے کی یاد دہانی بھی کرائی اور اقلیتی مسائل کے جائزے کے لیے تمام ضلع کلکٹروں کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا۔ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے شعبۂ تعلقاتِ عامہ کے انچارج شبیر شیخ نے مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن کو درپیش مسائل اور ان کے حل پر روشنی ڈالی، جبکہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے رکن اقبال چوناوالا نے وقف ٹریبونل میں ججوں کی کمی کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ اس کے باعث وقف کے مقدمات برسوں سے زیرِ التوا ہیں۔ رئیس شیخ نے یہ مطالبہ بھی کیا کہ مولانا آزاد کارپوریشن میں مرکزی حکومت کی حصہ داری سے متعلق خصوصی اجلاس منعقد کر کے فنڈز کی دستیابی کو یقینی بنایا جائے تا کہ اقلیتی طبقے کے زیادہ سے زیادہ ضرورت مند افراد کو سرکاری اسکیموں کا فائدہ پہنچایا جا سکے۔ اجلاس میں وقف بورڈ، مولانا آزاد اقلیتی مالیاتی کارپوریشن، اقلیتی کمیشن، مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکیڈمی اور محکمہ اقلیتی امور کے اعلیٰ افسران شریک تھے۔ بھیونڈی سے پرنسپل صابر شیخ نے بھی اجلاس میں شرکت کر کے اپنے نکات پیش کیے۔ شیواجی نگر مانخورد کے ایم ایل اے ابوعاصم اعظمی نے میٹنگ میں آن لائن شمولیت کی اور اپنے نکات رکھے۔ جس پر حکومت کی جانب سے تحریری جواب کی یقین دہانی کرائی گئی۔ اختتام پر نائب وزیراعلیٰ سنیترا اجیت پوار نے سب کا شکریہ ادا کر کر رئیس قاسم شیخ کی جانب سے اٹھائے گئے مختلف مسائل پر تفصیلی اور اطمینان بخش جوابات دیے اور اجلاس میں ثناء ملک کی شرکت پر خوشی کا اظہار کیا۔ رئیس شیخ نے منظور شدہ تجاویز پر مؤثر عمل درآمد، مسلسل جائزہ اور نگرانی کی ضرورت پر زور دیا۔

بھیونڈی: فضائی آلودگی پھیلانے والوں پر کارپوریشن کا شکنجہ

صنعتی وتجارتی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تیزی سے بڑھتی تعمیرات کے باعث فضائی آلودگی کے سنگین بحران سے دوچار میونسپل کارپوریشن نے بالآخر بڑے پیمانے پر کارروائی کا آغاز کر دیا ہے۔ آلودگی پر قابو پانے کے ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والے ۱۹۱ر ہاؤسنگ اور کمرشل تعمیراتی پروجیکٹس کو نوٹس جاری کرتے ہوئے فوری اصلاحی اقدامات نافذ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ کارپوریشن کی اس کارروائی کو شہر میں بڑھتی آلودگی کے خلاف پہلی بڑی اور منظم مہم تصور کیا جارہا ہے۔ میونسپل انتظامیہ کی جانب سے وارڈ افسران، پولیوشن کنٹرول بورڈ اور ٹاؤن پلاننگ محکمہ پر مشتمل مشترکہ ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں جو شہر بھر میں جاری تعمیراتی سرگرمیوں کا مسلسل معائنہ کر رہی ہیں۔ ابتدائی جانچ میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ متعدد تعمیراتی مقامات پر واٹر فوگنگ سسٹم نصب نہیں کیا گیا، تعمیراتی علاقوں کو حفاظتی پردوں سے نہیں ڈھانپا گیا اور دھول پر قابو پانے کے دیگر لازمی انتظامات بھی نظر انداز کیے گئے، جس کے باعث شہری علاقوں میں آلودگی کی سطح میں اضافہ ہو رہا ہے۔ واضح رہے کہ بھیونڈی شہر گزشتہ کئی برسوں سے فضائی آلودگی کے مسئلے سے نبرد آزما ہے۔ شہر کی اہم شاہراہوں پر اڑنے والی دھول، تعمیراتی ملبہ، ٹریفک کا بڑھتا دباؤ اور صنعتی سرگرمیاں شہریوں کی صحت کیلئے مسلسل خطرہ بنتی جا رہی ہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ کارروائی صرف تعمیراتی منصوبوں تک محدود نہیں رہے گی۔ پہلے مرحلے کے بعد سائزنگ، ڈائنگ اور دیگر آلودگی پھیلانے والی صنعتی اکائیوں کے خلاف بھی خصوصی مہم چلانے کی تیاری کی جا رہی ہے۔ گزشتہ ماہ منعقدہ جائزہ اجلاس میں آلودگی کنٹرول بورڈ نے بھیونڈی اور اطراف کے علاقوں میں بڑھتی آلودگی پر سخت تشویش ظاہر کرتے ہوئے میونسپل انتظامیہ کی کارکردگی پر سوالات اٹھائے تھے۔

ممبئی دلی بم دھماکوں کی سازش میرا فرزند بے قصور ہے، بھائیندر سے گرفتار حذیفہ کے والد فاروق ہاشمی کا دعوی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی دلی میں بم دھماکوں کی سازش میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار حذیفہ ہاشمی کے والد فاروق ہاشمی نے کہا کہ ان کا فرزند بے قصور ہے اس نے صرف چیٹ میں حصہ لیا تھا اور اس کا دہشت گردانہ حملوں کی سازش میں کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ دلی اسپیشل سیل نے حذیفہ کو دہشت گردانہ حملوں کی سازش میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے بھائیندر سے گرفتار حذیفہ کے اکاؤنٹ میں 25 ہزار بھی منتقل کئے گئے تھے والد فاروق ہاشمی نے کہا کہ ان کا فرزند موبائل پر چیٹ کیا کرتا تھا اور اسے یہ محسوس ہوا کہ اس کا دوست اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے اس کے دوست نے بارکوڈ نمبر بھی بھیجا تھا اور اس میں 25 ہزار بھی اسے ملے تھے جس کے بعد ہاشمی نے اسے رقم واپس کرنے کی ہدایت کی اور نمبر بلاک کر دیا اس واقعہ کے بعد وہ اس نمبر کے رابطے میں نہیں تھا لیکن اس کے باوجود اسے پولیس نے گرفتار کر لیا ہے انہوں نے کہا کہ میرے بیٹے کو پھنسایا گیا ہے وہ صرف چیٹ کا گنہگار ہے باقی اسے کسی بات کا کوئی علم نہیں ہے۔ ممبئی کے ارباز اور ممبرا کے توقیر سے رابطہ سے بھی فاروق نے انکار کیا اور کہا کہ ان کے فرزند کا ان سے کوئی تعلق نہیں تھا اس کے ساتھ جب ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ باندرہ میں انہدامی کارروائی کے بعد ممبئی میں حملوں کی سازش میں ملوث پایا گیا ہے تو اس سے بھی والد نے انکار کیا اور کہا کہ میرا بیٹا بے قصور ہے۔

ممبئی ہاکرس اسٹریٹ وینڈرز کو

جلد ہی کیوآر کوڈ پر مبنی شناختی کارڈ ملیں گے

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے کی جانب سے ممبئی کے اسٹریٹ وینڈرس ہاکرس کے مسائل کو حل کرنے کے لیے مختلف سطحوں پر کی گئی مسلسل کوششیں کامیاب ثابت ہو رہی ہیں۔ اس کا ایک اہم حصہ یہ ہے کہ جلد ہی ہاکروں کو کیو آر کوڈ پر مبنی شناختی کارڈ جاری کرنے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ اس سلسلے میں معلومات دیتے ہوئے ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے نے کہا کہ عام انتخابات کا سامنا کرتے ہوئے برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن نے شہریوں سے وعدہ کیا تھا کہ اہل ہاکروں کی بحالی کے لیے ممبئی میں ایک منصوبہ بند ہاکنگ زون بنایا جائے گا۔ اس کے لیے ایک ہاکر کمیٹی بنائی جائے گی، جس کے بعد تمام اہل ہاکروں کو اربن ہاکر کمیٹی کی جانب سے طے شدہ ہاکنگ زون میں منتقل کر کے دوبارہ آباد کیا جائے گا، اور یہ تمام کارروائیاں کی جائیں گی۔ اس پس منظر میں بطور میئر میں نے عہدہ سنبھالنے کے بعد 100 دنوں کے لیے ترجیحی پلان کا تعین کرتے ہوئے اس میں اہل ہاکرز کا مسئلہ بھی شامل کیا۔ اس مقصد کی طرف، میں نے میونسپل کارپوریشن میں ہاکرس پالیسی کی تمام معلومات اور موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا اس سلسلے میں مسائل کے حل کے لیے مسلسل کوششیں کیں۔ اگرچہ میونسپل اسٹریٹ وینڈر یعنی ہاکر کمیٹی کا الیکشن اگست 2024 میں ہوا تھا، لیکن قانونی وجوہات کی بنا پر گنتی کا عمل مکمل نہیں ہو سکا تھا۔ اس سلسلے میں میونسپل کارپوریشن کے لائسنسنگ اور لیگل ڈیپارٹمنٹس کے درمیان مشترکہ اجلاس منعقد ہوئے عدالت میونسپل اسٹریٹ وینڈر کمیٹی کے الیکشن کے تحت گنتی کے عمل کی اجازت دے اور لیگل ڈیپارٹمنٹ کو اس سلسلے میں کوششیں کرنے کی ہدایت کی گئی۔ معزز عدالت میں پیش کیے جانے والے معاملات کی جانچ پڑتال اور تصدیق کی گئی یہ کامیاب رہا اور عدالت نے گنتی کے عمل کو ہری جھنڈی دے دی۔ اس کے مطابق، گنتی کا عمل 28 مارچ 2026 کو مکمل ہوا اور سٹی اسٹریٹ وینڈر کمیٹیوں کا مسئلہ حل ہو گیا۔ منتخب ممبران کے علاوہ سٹی اسٹریٹ وینڈر کمیٹی میں غیر سرکاری ممبران کی تعیناتی کے لیے متعلقہ محکمے سے فالو اپ کر کے اخبارات میں اشتہارات شائع کیے گئے۔ اسی بنیاد پر میونسپل کارپوریشن کو درخواستیں بھی موصول ہوئی ہیں۔ موصول ہونے والی ان درخواستوں کی جانچ پڑتال اور تصدیق کا عمل جاری ہے۔ یہی نہیں، عدالت کی طرف سے دی گئی ہدایات کے مطابق اور سٹی اسٹریٹ وینڈر ایکٹ کی بنیاد پر، متعلقہ محکمے کو کل 345,99 ہاکروں کو QR کوڈ پر مبنی شناختی کارڈ تقسیم کرنے کے عمل کو تیز کرنے کی بھی ہدایت دی گئی۔ اس کے لیے قائمہ کمیٹی میں اس موضوع کی منظوری دی گئی۔ میئر ریتو تاوڑے نے بتایا کہ ہاکروں کو شناختی کارڈ جاری کرنے کا عمل اب آخری مرحلے میں ہے اور جلد ہی QR کوڈ پر مبنی شناختی کارڈ ان ہاکروں میں تقسیم کیے جائیں گے۔ ہم ہاکروں سے متعلق مختلف مسائل کے حل کے لیے مسلسل کوششیں جاری رکھیں گے۔

مانسون سے قبل نالے کی صفائی کے کام کو تیز رفتاری سے مکمل کرنے پر زور

نائب میئر سنجے گاڈی کا کرلا علاقہ میں نالوں کا دورہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کے ڈپٹی میئر سنجے گاڈی نے آج (3 جون 2026) کرلا (مشرقی) علاقے میں لوک مانیہ تلک ٹرمینس نالہ، نہرو نگر نالہ، شیوسرتی نالہ اور راہول نگر نالہ میں جاری ڈرین کی صفائی کے کام کا معائنہ کیا۔ گاڈی نے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے نالوں کی لے جانے کی صلاحیت کو بڑھانے اور مانسون کے موسم کے پس منظر میں بارش کے پانی کی ہموار نکاسی کو یقینی بنانے کے لیے مختلف اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اس معائنہ کے دورے کے دوران، مقامی ایم ایل اے منگیش کڈلکر، زون 5 کی ڈپٹی کمشنر سندھیا نانڈیڑکر، ایل ڈویژن کے اسسٹنٹ کمشنر دھنجی ہرلیکر کے علاوہ متعلقہ افسران اور ملازمین موجود تھے۔ ڈپٹی میئر گاڈی نے کہا کہ ڈرین کی صفائی کا کام منصوبہ بند طریقے سے جاری ہے اور پہلے مرحلے کا کام تسلی بخش طریقے سے مکمل کیا گیا ہے۔ نالوں میں اکثر جمع ہونے والے تیرتے کچرے اور کیچڑ کو باقاعدگی سے ہٹانے کی ہدایات دی گئی ہیں۔ میونسپل ایڈمنسٹریشن نالوں کی صفائی اور پانی کے بہاؤ کو برقرار رکھنے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔ ریلوے حدود میں نالوں کی صفائی کے حوالے سے ریلوے انتظامیہ، میونسپل ایڈمنسٹریشن اور عوامی نمائندوں کے ساتھ مل کر ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔ نالے کی صفائی کے کام کی مانسون کے پورے موسم میں مسلسل نگرانی کی جائے گی اور اگر شہریوں کو کوئی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے تو فوری ایکشن لیا جائے گا، مسٹر غدی نے یہ بھی واضح کیا۔ معائنہ کے دوران ڈپٹی میئر نے متعلقہ افسران کو نالیوں سے گاد اور کچرا بروقت ہٹانے، پانی کے بہاؤ کو ہموار رکھنے اور ضروری مقامات پر اضافی صفائی مہم چلانے کو کہا۔ شہریوں کی حفاظت کے لیے تمام 'مین ہولز' کو محفوظ طریقے سے بند رکھنے پر زور دیا جانا چاہیے۔ مقامی ایم ایل اے منگیش کڈلکر نے کہا کہ انتظامیہ کے ساتھ تال میل میں نالے کی صفائی کے کام کو تیز رفتاری سے مکمل کرنے کے لیے مسلسل پیروی کی جا رہی ہے۔ ڈپٹی میئر سنجے گاڈی نے مقامی شہریوں سے بات چیت کی اور ان سے تجاویز طلب کیں اور ان سے کچرا نالوں میں نہ پھینکنے کی اپیل کی۔ انہوں نے آخر میں اس بات کا ذکر کیا کہ انتظامیہ اور شہریوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ ممبئی کو صاف اور پانی سے پاک بنانے کے لیے مشترکہ کوششیں کریں۔ ممبئی اور دیگر متعلقہ شہروں میں مانسون (بارشوں کے موسم) کے آغاز سے قبل نالوں کی صفائی اور گاد نکالنے کے کاموں کو تیز رفتاری سے مکمل کرنے پر مسلسل زور دیا جا رہا ہے۔ بارش شروع ہونے سے پہلے تمام چھوٹے اور بڑے نالوں کی صفائی ہر حال میں مکمل کرنے کا ہدف۔

اقلیتی کی فلاح بہبود کے لیے ضروری

اقدامات اور اسماعیل یوسف کالج میں اردو گھر بنانے کا مطالبہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مہاراشٹر سماج وادی پارٹی لیڈر اور رکن اسمبلی ابوعاصم اعظمی نے اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے نائب وزیر اعلیٰ سنترا پوار کے ایک اہم میٹنگ میں آن لائن حصہ لیتے ہوئے اقلیتوں کے مسائل کو پیش کر کے ان کے ازالہ کا مطالبہ کیا ہے انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر بجٹ میں مسلمانوں کی حصہ داری انتہائی کم ہے اور جو بجٹ بھی فراہم ہوتا ہے، اس کا نصف حصہ واپس کر دیا جاتا ہے، اقلیتی اداروں کو مستحکم کرنے کی ضرورت ہے، اس لئے بجٹ کو ۱۰ر ہزار کروڑ کیا جائے، انہوں نے کہا کہ اسماعیل یوسف کالج میں سارتھی کے طرز پر مارتی اسکیم کا اطلاق کر کے یہاں طلبا کو مقابلہ جات امتحانات، پولس تقرری اور سرکاری ملازمتوں میں تقرری کے لئے تیار کیا جائے تا کہ ان محکموں میں تناسب کے اعتبار سے مسلمانوں کی حصہ داری ہو۔ اعلیٰ تعلیمی وظائف ۲۵ر ہزار بحال کیا جائے اسماعیل یوسف کالج کی ۲۵ر ایکڑ جگہ میں اردو گھر کی تعمیر ہو سرکار ایم پی ایس سی اور سرکاری ملازمتوں کی تیاری کیلئے مفت کوچنگ کلاسیز کا اہتمام کرے انہوں نے کہا کہ اردو اکیڈمی کی حالت زار ہے ہر اضلاع سے اس اکیڈمی کے لیے ۳۲ ارکان کی تقرری کی جائے ڈی جی پی آئی آر میں اردو عملہ کی تقرری کی جائے کیونکہ اردو کی خبریں مراٹھی اور دیگر زبانوں میں تراجم نہیں کی جا رہی ہے۔ مدارس اور اسکولوں کے لیے سالانہ ۱۰ لاکھ کا فنڈ فراہمی کو یقینی بنایا جائے پہلے یہ اسکیم جاری تھی اسے دوبارہ بحال کیا جائے اور اقلیتوں کی ترقی کے لیے سرکار ایسے تمام کاموں کو یقینی بنائیں جس سے اقلیتوں کو قومی دھارے میں لانے میں مدد ملے۔ آج مہاراشٹر قانون ساز اسمبلی میں ایک اہم اجلاس منعقد ہوا جس کی صدارت اقلیتی امور کی وزیر سنیترا پوار نے کی۔ اعظمی نے نندربار سے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے میٹنگ میں شرکت کی اور ریاست کی اقلیتوں سے متعلق کئی اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا، حکومت سے اقدامات اور کارروائی کا مطالبہ کیا۔ میٹنگ میں اردو اکیڈمی، اردو گھر، ریاستی حج ہاؤس، اقلیتی محکمہ کا بجٹ، اسکالرشپس، روزگار، اسکل ڈیولپمنٹ، کوچنگ پروگرام، وقف املاک کا تحفظ، صحت کی سہولیات، خواتین کو بااختیار بنانا، تعلیم، انفراسٹرکچر، اور یونی ڈاکٹروں کی تقرری سمیت کئی اہم موضوعات کو پیش کیا۔ دیگر اہم امور پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا اور حکومت سے ٹھوس اقدامات کا مطالبہ کیا گیا۔

دلی اسپیشل سیل کا آپریشن میرا بھائیندر سے مشتبہ مفرور ملزم گرفتار

ملک کے خلاف سازشی نیٹ ورک بے نقاب

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی تفتیشی ایجنسیوں اور دلی اسپیشل سیل دہشت گردوں نے نیٹ ورک کو بے نقاب کر کے دلی اور ممبئی دہشت گردانہ حملوں کی سازش کو ناکام بنا دیا ہے۔ سیکیورٹی ایجنسیوں نے دہشت گردی اور انڈر ورلڈ کے خلاف ایک اور بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ایک مشترکہ کارروائی میں، دہلی پولیس کے اسپیشل سیل اور مہاراشٹر اے ٹی ایس نے ایک اور مشتبہ دہشت گرد کو گرفتار کیا ہے جو پاکستان کی خفیہ ایجنسی، آئی ایس آئی، اور ممبئی انڈر ورلڈ ماڈیول سے منسلک ہے۔ گرفتار شدگان کی شناخت 26 سالہ حذیفہ فاروق احمد ہاشمی کے طور پر کی گئی ہے، جسے ممبئی سے متصل بھائیندر علاقے سے گرفتار کیا گیا تھا۔ حذیفہ اس معاملے میں ۹ مشتبہ ملزمین کی گرفتاری کے بعد سے مفرور تھا۔ حذیفہ پاکستان میں مقیم یاور خان سے رابطے میں تھا۔ تحقیقاتی اداروں کے ذرائع کے مطابق حذیفہ ہاشمی گزشتہ ایک ماہ سے پاکستان میں مقیم اپنے ہینڈلر یاور خان سے مسلسل رابطے میں تھا۔ یہ ماڈیول بھارت میں ایک بڑی سازش کو انجام دینے کی منصوبہ بندی کر رہا تھا۔ ذرائع نے انکشاف کیا کہ حذیفہ کو اس مقصد کے لیے گینگ نے تقریباً ایک لاکھ روپے بھیجے تھے۔ حذیفہ نے مقامی نوجوانوں کو دھوکہ دینے کے لیے ایک نیا طریقہ اختیار کیا۔ وہ انہیں بتاتا کہ کچھ پاکستانی گینگسٹر انسٹاگرام پر سرگرم ہیں اور ان کے لیے کام کرنے کے لیے بڑی رقم کی پیشکش کرتے ہیں۔ تحقیقات میں یہ بھی سامنے آیا کہ حذیفہ نے نوجوانوں کو نشانہ بنایا جو پہلے سے نشے کے عادی تھے۔ ان نوجوانوں کے لیے پیسہ کمانے کا یہ سب سے آسان طریقہ تھا۔ اس لالچ میں آ کر بہت سے نوجوانوں نے حذیفہ کا راستہ منتخب کیا اور پاکستان سے پیسے حاصل کئے، معلوم ہوا ہے کہ اس معاملے میں دو ملزمین توقیر اور ساجد شیخ کو پہلے ہی کرلا اور ممبرا سے گرفتار کیا جا چکا ہے، جو اس جال میں پھنس کر ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث تھے۔ سیکورٹی ایجنسیاں فی الحال حذیفہ سے سختی سے پوچھ گچھ کر رہی ہیں تا کہ اس نیٹ ورک کے دیگر روابط کا پردہ فاش کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ ممبئی دلی میں بم دھماکوں کی سازش میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار حذیفہ ہاشمی کے والد فاروق ہاشمی نے کہا کہ ان کا فرزند بے قصور ہے اس نے صرف چیٹ میں حصہ لیا تھا اور اس کا دہشت گردانہ حملوں کی سازش میں کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ دلی اسپیشل سیل نے حذیفہ کو دہشت گردانہ حملوں کی سازش میں ملوث ہونے کے الزام میں گرفتار کرنے کا دعوی کیا ہے بھائیندر سے گرفتار حذیفہ کے اکاؤنٹ میں 25 ہزار بھی منتقل کئے گئے تھے والد فاروق ہاشمی نے کہا کہ ان کا فرزند موبائل پر چیٹ کیا کرتا تھا اور اسے یہ محسوس ہوا کہ اس کا دوست اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے۔

انہدامی کارروائی سے متاثرہ بے گھر خاندانوں میں مالی امداد کی تقسیم

ممبئی: جماعتِ اسلامی ہند ممبئی کی جانب سے غریب نگر کے متاثرین کے لیے ریلیف آپریشن؛ اس سے قبل 400 غذائی پیکیٹ بھی تقسیم کیے گئے تھے شہر کے غریب نگر علاقے میں حالیہ کارروائی کے دوران بے گھر ہونے والے شدید مشکلات کے شکار خاندانوں کی بازآبادکاری اور فوری امداد کے لیے جماعتِ اسلامی ہند ممبئی نے ایک اہم قدم اٹھایا ہے۔ منگل، ۲ جون ۲۰۲۶ء کو جماعت کی جانب سے غریب نگر کے ۱۸ منتخب متاثرہ خاندانوں میں مالی امداد تقسیم کی گئی، جو اس وقت کھلے آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ ترجمان کے مطابق ان مستحق خاندانوں کا انتخاب رضا کاروں کی ایک ٹیم کی جانب سے کیے گئے تفصیلی اور منظم زمینی سروے (On-ground Survey) کے بعد کیا گیا۔ سروے کا مقصد متاثرین کے حقیقی حالات کا جائزہ لینا تھا تا کہ یہ مالی امداد بلا تفریق صرف انتہائی ضرورت مند، بے سہارا اور متاثرہ گھرانوں تک پہنچائی جا سکے۔ جماعتِ اسلامی ہند ممبئی کے ذمہ داران کا کہنا ہے کہ یہ مالی امداد ان خاندانوں کی فوری اور بنیادی ضروریات کو پورا کرنے اور اس انتہائی کٹھن وقت میں انہیں حوصلہ فراہم کرنے کے لیے دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ اس مستقل مالی امداد سے قبل، کارروائی کے فوراً بعد جماعتِ اسلامی ہند ممبئی کی جانب سے ہنگامی ریلیف کے طور پر متاثرہ مکینوں میں ۴۰۰ تیار شدہ غذائی پیکیٹ (Food Packets) بھی تقسیم کیے گئے تھے، تا کہ متاثرین کو فاقہ کشی سے بچایا جا سکے۔ جماعت نے عزم ظاہر کیا ہے کہ وہ انسانی بنیادوں پر مظلوموں اور ضرورت مندوں کی مدد کا سلسلہ جاری رکھے گی۔

جون کے مہینے میں ۱۴ر سے ۱۹ر جون کے درمیان مسلسل ۶ر دن تک سمندر میں اونچی لہریں اٹھیں گی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی اس مانسون کے دوران یعنی جون سے ستمبر تک 4 ماہ کے دوران سمندر میں 24 اونچی لہریں اٹھیں گی۔ اونچی لہر کا مطلب ہے کہ اس جوار کے دوران سمندر میں ساڑھے چار میٹر سے زیادہ اونچی لہریں اٹھیں گی۔ اس میں جوار کی تاریخ اور وقت کے ساتھ ساتھ سمندر میں اٹھنے والی لہروں کی اونچائی کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق، اس مانسون میں سب سے زیادہ لہریں 16 جولائی 2026 کو اٹھیں گی۔ میونسپل انتظامیہ نے ایک بار پھر شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ تمام دنوں میں تیز لہر کے دوران ساحلوں کے قریب جانے سے گریز کریں اور اس سلسلے میں ممبئی میونسپل کارپوریشن کی طرف سے وقتاً فوقتاً جاری کردہ ہدایات پر سختی سے عمل کریں۔

ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹ) ابھجیت بنگر کا کام کا اچانک دورہ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) پہلی ٹنل بورنگ مشین کو جوڑنے کا کام جون کے دوسرے ہفتے تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ اس دوران دوسری ٹنل بورنگ مشین کو جوڑنے کا کام متوازی طور پر زوروں پر ہے۔ پروجیکٹ کی جگہ پر پہلی ٹنل بورنگ مشین کے پورے سسٹم کو انسٹال کرنے کے بعد، اس کی کارکردگی، حفاظت اور تمام سسٹمز کے مناسب کام کو جانچنے کے لیے ایک سائٹ ایکسپٹنس ٹیسٹ (SAT) کرایا جائے گا۔ اس میں بنیادی طور پر مکینیکل، الیکٹریکل، ہائیڈرولک، کنٹرول اور حفاظتی نظام کی جانچ شامل ہوگی۔ مقررہ معیار کے مطابق تمام ٹیسٹ تسلی بخش پائے جانے کے بعد اصل سرنگ کی کھدائی شروع کر دی جائے گی۔ گورگاؤں میں دادا صاحب پھالکے چتر نگری سے ملنڈ کے کھنڈی پاڑا تک جڑواں اور زیر زمین سرنگیں تعمیر کی جائیں گی۔ یہ جڑواں سرنگیں، جو ایک دوسرے کے متوازی ہیں، ہر ایک کی لمبائی 70.4 کلومیٹر ہے۔ سنجے گاندھی قومی پناہ گاہ کے علاقے میں ان متوازی سرنگوں کا قطر 20.14 میٹر اور 13 میٹر ہے۔ دونوں سرنگوں کی کھدائی طے شدہ شیڈول کے مطابق شروع کر دی گئی ہے اور اکتوبر 2028 سے پہلے سرنگوں کی کھدائی کو مکمل کرنے کا مقصد مقرر کیا گیا ہے۔ مجموعی طور پر، میونسپل کارپوریشن اس منصوبے کو دسمبر 2028 تک مکمل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

مہاراشٹر: خواتین کے ووٹ خرید کر اقتدار میں آئی مہایوتی حکومت

شیوسینا۔یو بی ٹی کا الزام، نئے انتخابات کا مطالبہ، شیوسینا یو بی ٹی نے مہایوتی حکومت پر 'لاڈکی بہن' کے ذریعے خواتین کو متاثر کر کے ووٹ حاصل کرنے کا الزام لگایا ہے

ممبئی: مہاراشٹر میں لاڈکی بہن یوجنا کو لے کر سیاسی تنازعہ کے درمیان شیوسینا (یو بی ٹی) نے مہایوتی حکومت پر خواتین کے ساتھ دھوکہ دہی اور سرکاری وسائل کے غلط استعمال کا الزام عائد کرتے ہوئے ریاست میں نئے انتخابات کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ حکومت نے خواتین کو مالی فوائد دے کر ان کے ووٹ حاصل کیے اور اسی بنیاد پر اقتدار تک پہنچی۔ اپنے ترجمان 'سامنا' کے اداریے میں شیوسینا (یو بی ٹی) نے کہا ہے کہ ای-کے وائی سی عمل کے بعد وزیر اعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن یوجنا کے تقریباً 80 لاکھ مستفیدین کو نااہل قرار دیا جانا سنگین معاملہ ہے۔ پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ اس پورے معاملے کی جانچ ہائی کورٹ کے کسی موجودہ جج سے کرائی جائے تا کہ حقیقت سامنے آ سکے۔ اداریے میں دعویٰ کیا گیا کہ مہایوتی اتحاد کے رہنماؤں دیویندر فڈنویس، ایکناتھ شندے اور اجیت پوار نے اسمبلی انتخابات سے قبل لاڈکی بہن یوجنا کا اعلان کیا تھا، جس کے تحت تقریباً 2.38 کروڑ خواتین کو ماہانہ 1500 روپے دینے کا وعدہ کیا گیا۔ پارٹی کا الزام ہے کہ اس اسکیم کو انتخابی فائدہ حاصل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے مطابق ای۔کے وائی سی کی بنیاد پر 80 لاکھ خواتین کو نااہل قرار دیے جانے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے [illegible] چکی تھی۔ پارٹی [illegible] ہے تو اس کی [illegible] فیصلے کیے، نہ کہ [illegible] شیوسینا (یو بی ٹی) نے مطالبہ کیا ہے کہ معاملے میں قصوروار پائے جانے والے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کی جائے، ان کی منقولہ اور غیر منقولہ جائیدادیں ضبط کی جائیں اور متعلقہ افسران کے خلاف بدعنوانی کے مقدمات درج کیے جائیں۔ پارٹی نے یہ بھی الزام لگایا کہ انتخابی عمل کے دوران انتخابی کمیشن نے اپنی ذمہ داریاں مؤثر انداز میں ادا نہیں کیں۔ پارٹی نے دعویٰ کیا کہ لاڈکی بہن یوجنا کے تحت مالی فوائد حاصل کرنے والی خواتین نے بڑی تعداد میں مہایوتی اتحاد کے حق میں ووٹ دیا۔ اسی بنیاد پر شیوسینا (یو بی ٹی) نے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملے کی مکمل تحقیقات کرائی جائیں اور ضرورت پڑنے پر مہاراشٹر میں نئے انتخابات کا اعلان کیا جائے۔ مہاراشٹر میں اپوزیشن پارٹی شیوسینا (یو بی ٹی) نے اپنے ترجمان اخبار سامنا کے اداریے میں مہایوتی حکومت پر لاڈکی بہن اسکیم کے ذریعے خواتین کے ووٹ خریدنے کا سنگین الزام عائد کیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کا دعویٰ ہے کہ یہ حکومت عوامی پیسے کا استعمال کر کے اقتدار میں آئی ہے اور اب الیکشن ختم ہونے کے بعد لاکھوں خواتین کو اس اسکیم سے نااہل قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ اسکیم خواتین کو معاشی طور پر خودکفیل بنانے اور ان کی فلاح و بہبود کے لیے شروع کی گئی تھی۔

اسرائیلی پروپیگنڈا پھر تاثر دینا چاہتا ہے کہ

ڈونالڈ ٹرمپ نیتن یاہو سے ناراض ہیں: رپورٹ

ایک تجزیاتی مضمون میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ امریکی اور اسرائیلی میڈیا بار بار ایسی خبریں شائع کرتے ہیں جن سے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ امریکی صدور، خواہ وہ ڈونالڈ ٹرمپ ہوں یا جو بائیڈن، اسرائیلی وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی پالیسیوں سے ناراض ہیں۔ مضمون کے مطابق، ان خبروں کے باوجود امریکی حمایت میں کبھی کوئی بنیادی تبدیلی نہیں آئی۔ مصنف کا استدلال ہے کہ اسرائیل اور امریکہ کے درمیان مبینہ اختلافات کا یہ بیانیہ عوامی رائے کو متاثر کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ مشرقِ وسطیٰ میں جاری اسرائیلی جنگ کے دوران ایک نمایاں رجحان یہ رہا ہے کہ بار بار ایسی خبریں سامنے آتی ہیں جن میں دعویٰ کیا جاتا ہے کہ امریکی قیادت اسرائیلی اقدامات، خصوصاً غزہ میں ہونے والی کارروائیوں، سے ناراض یا مایوس ہے۔ اس سلسلے کی تازہ مثال Axios کی ایک رپورٹ ہے، جسے ناقدین مغربی دنیا میں اسرائیلی مؤقف کے سب سے سرگرم ترجمانوں میں شمار کرتے ہیں۔ اگر کوئی اب بھی امریکی میڈیا کے پیش کردہ اس سیاسی تھیٹر پر یقین رکھتا ہے، جسے مصنف اسرائیلی اثر و رسوخ سے بھرپور قرار دیتا ہے، تو اس کے مطابق وہ حقیقت سے نظریں چرا رہا ہے۔ Axios کے رپورٹر باراک راوِڈ، جو ماضی میں اسرائیلی فوج سے وابستہ رہ چکے ہیں اور اکثر گمنام ذرائع کے حوالے سے خصوصی خبریں شائع کرتے ہیں، اس نوعیت کی متعدد رپورٹس کے مصنف رہے ہیں۔ ان کی تازہ رپورٹ کے مطابق، بیروت پر اسرائیلی بمباری دوبارہ شروع کرنے کے فیصلے کے بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیرِ اعظم بنجامن نیتن یاہو کے درمیان ایک ٹیلی فونک گفتگو ہوئی جس میں ٹرمپ نے مبینہ طور پر سخت ناراضی کا اظہار کیا۔ راوِڈ کے مطابق، ایک امریکی اہلکار نے دعویٰ کیا کہ ٹرمپ نے نیتن یاہو سے کہا کہ ”تم پاگل ہو رہے ہو۔ اگر میں نہ ہوتا تو تم جیل میں ہوتے۔ میں تمہیں بچا رہا ہوں، لیکن اب ہر کوئی تم سے نفرت کرتا ہے اور اسی وجہ سے لوگ اسرائیل سے بھی نفرت کرنے لگے ہیں۔“ رپورٹ میں ذرائع کے حوالے سے دعویٰ کیا گیا کہ ٹرمپ اس قدر ناراض تھے کہ ایک موقع پر انہوں نے چیخ کر کہا کہ ”تم کر کیا رہے ہو؟“ یہ پہلا موقع نہیں کہ راوِڈ نے ٹرمپ اور نیتن یاہو کے درمیان اختلافات کی خبریں شائع کی ہوں۔ گزشتہ برسوں میں بھی انہوں نے متعدد رپورٹس میں یہی تاثر دیا کہ امریکی صدر اسرائیلی قیادت سے ناخوش ہیں۔ ”ٹرمپ غزہ جنگ سے مایوس، نیتن یاہو سے اسے ختم کرنے کا مطالبہ“ (۲۰ رمئی ۲۰۲۵ء) ”ٹرمپ نے نیتن یاہو کو ایران جوہری مذاکرات میں مداخلت سے خبردار کیا“ (۲۷ رمئی ۲۰۲۶ء) ”غزہ پر گفتگو کے دوران ٹرمپ کا نیتن یاہو سے کہنا: تم ہمیشہ منفی سوچتے ہو“ (۵ راکتوبر ۲۰۲۵ء) اسی نوعیت کی رپورٹس سابق امریکی صدر جو بائیڈن کے دور میں بھی مسلسل سامنے آتی رہیں۔ ان میں یہ تاثر دیا جاتا رہا کہ بائیڈن اور نیتن یاہو کے تعلقات کشیدہ ہیں اور واشنگٹن اسرائیلی پالیسیوں سے نالاں ہے۔ ان رپورٹس میں شامل چند نمایاں مثالیں یہ ہیں: ”غزہ جنگ کے ۱۰۰ ردن مکمل ہونے پر بائیڈن کا صبر جواب دے گیا“ (جنوری ۲۰۲۴ء) ”بائیڈن نیتن یاہو سے ناراض لیکن اسرائیل کی حمایت برقرار“ (۱۰ رمارچ ۲۰۲۴ء) ”امریکہ اور اسرائیلی حکومت کے درمیان اختلافات میں اضافہ“ (۱۲ رمارچ ۲۰۲۴ء) ”بائیڈن اور نیتن یاہو کی گفتگو سے قبل وائٹ ہاؤس میں شدید کشیدگی“ (۳ راپریل ۲۰۲۴ء) ”ہم آپ کی حمایت نہیں کریں گے: بائیڈن کا الٹی میٹم“ (۵ راپریل ۲۰۲۴ء) ”امریکہ ایران پر اسرائیلی جوابی حملے کی حمایت نہیں کرے گا“ (۱۴ راپریل ۲۰۲۴ء) علاقائی جنگ کے خطرات پر بائیڈن کی نیتن یاہو کو تنبیہ“ (۲ راگست ۲۰۲۴ء) ”بائیڈن کا کہنا ہے کہ نیتن یاہو یرغمالوں اور جنگ بندی کے لیے کافی اقدامات نہیں کر رہے۔

چین کا بڑھتا ہوا عمر رسیدگی کا بحران

بزرگوں کی دیکھ بھال کیلئے ریٹائرڈ افراد پر انحصار

بیجنگ: چین کو تیزی سے بڑھتی ہوئی عمر رسیدہ آبادی کے باعث ایک سنگین سماجی اور اقتصادی چیلنج کا سامنا ہے، جس کے پیش نظر حکومت نے بزرگ شہریوں کی دیکھ بھال کے لیے نسبتاً کم عمر ریٹائرڈ افراد کو متحرک کرنے کی نئی حکمت عملی اپنائی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ اقدام ملک کے فلاحی اور نگہداشت کے نظام پر بڑھتے ہوئے دباؤ کی عکاسی کرتا ہے۔ چینی وزارتِ شہری امور اور دیگر سرکاری اداروں کی جانب سے متعارف کرائے گئے ”باہمی معاونت پر مبنی بزرگ نگہداشت“ پروگرام کے تحت صحت مند ریٹائرڈ افراد کو اپنے سے زیادہ عمر کے شہریوں کی روزمرہ ضروریات، سماجی معاونت اور بنیادی نگہداشت میں مدد دینے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ حکومت کا ہدف ہے کہ 2030 تک ملک کے تقریباً 70 فیصد شہری اور دیہی علاقوں میں ایسے مراکز قائم کر دیے جائیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق 2025 کے اختتام تک چین میں 60 سال یا اس سے زائد عمر کے افراد کی تعداد تقریباً 32 کروڑ 30 لاکھ تک پہنچ چکی تھی، جو ملک کی کل آبادی کا تقریباً 23 فیصد بنتی ہے۔ اسی دوران شرح پیدائش مسلسل کم ہو رہی ہے جبکہ متوقع عمر میں اضافہ ہو رہا ہے، جس کے باعث کام کرنے والی آبادی اور ریٹائرڈ افراد کے درمیان توازن تیزی سے بگڑ رہا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ چین کو ”بوڑھا ہونے سے پہلے امیر ہونے“ کے بجائے ”امیر ہونے سے پہلے بوڑھا ہونے“ کی صورتحال کا سامنا ہے۔ اس کے نتیجے میں پنشن فنڈز، صحت کے نظام اور مقامی حکومتوں کے مالی وسائل پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ بعض تجزیہ کاروں کے مطابق نئے پروگرام سے یہ تاثر ملتا ہے کہ ریاست بزرگوں کی نگہداشت کی ذمہ داری کا ایک حصہ براہِ راست کمیونٹیز اور خاندانوں پر منتقل کرنا چاہتی ہے۔ رپورٹ کے مطابق چین کی کام کرنے والی آبادی کئی برسوں سے سکڑ رہی ہے جبکہ 2050 تک ملک میں ہر بزرگ شہری کے مقابلے میں دو سے بھی کم کام کرنے والے افراد رہ جانے کا امکان ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیجنگ نے حالیہ برسوں میں ریٹائرمنٹ کی عمر بڑھانے اور بزرگوں کی دیکھ بھال کے متبادل ماڈلز متعارف کرانے جیسے اقدامات شروع کیے ہیں۔ مبصرین کے مطابق چین کی عمر رسیدہ آبادی کا بحران صرف ایک سماجی مسئلہ نہیں بلکہ مستقبل میں ملکی معیشت، لیبر مارکیٹ، سماجی بہبود اور قومی ترقی کے لیے بھی ایک بڑا امتحان ثابت ہو سکتا ہے۔ چین اس وقت دنیا کے سب سے بڑے عمر رسیدگی کے بحران کا سامنا کر رہا ہے۔ اس سنگین صورتحال سے نمٹنے کے لیے ملک اب بزرگوں کی دیکھ بھال کے لیے خود صحت مند ریٹائرڈ افراد پر انحصار کر رہا ہے۔

جاپان میں پاکستانیوں کی جانب سے

تعمیر کردہ متنازع مسجد مسماری کے خطرے سے دوچار

ٹوکیو/اسلام آباد: جاپان کے صوبہ سائتاما میں پاکستانی نژاد افراد کی جانب سے تعمیر کی گئی ایک مسجد قانونی تنازع کے باعث مسماری کے خطرے سے دوچار ہو گئی ہے۔ مقامی حکام کا کہنا ہے کہ مسجد کی تعمیر مبینہ طور پر ضروری اجازت ناموں اور تعمیراتی ضوابط کی مکمل پاسداری کے بغیر کی گئی، جس کے باعث قانونی کارروائی شروع کی گئی ہے۔ رپورٹ کے مطابق مسجد کا افتتاح حال ہی میں جاپان میں تعینات پاکستانی سفیر نے کیا تھا، تاہم افتتاح کے فوراً بعد اس کی قانونی حیثیت اور تعمیراتی منظوریوں کے حوالے سے سوالات اٹھنے لگے۔ مقامی انتظامیہ کا مؤقف ہے کہ عمارت کے بعض حصے تعمیراتی قوانین سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ذرائع کے مطابق جاپانی حکام نے مسجد کے منتظمین کو متعدد بار قواعد و ضوابط کی خلاف ورزیوں سے آگاہ کیا تھا اور ضروری اصلاحات کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم معاملہ حل نہ ہونے پر اب عمارت کے خلاف سخت قانونی اقدامات، بشمول ممکنہ مسماری، زیرِ غور ہیں۔ مسجد کی انتظامیہ اور مقامی مسلم برادری کا کہنا ہے کہ وہ حکام کے ساتھ تعاون کر رہی ہے اور قانونی تقاضے پورے کرنے کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ ان کا مؤقف ہے کہ مسجد مقامی مسلم آبادی کی مذہبی ضروریات پوری کرنے کے لیے قائم کی گئی تھی۔ جاپان میں مقیم پاکستانی برادری نے اس معاملے پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے امید ظاہر کی ہے کہ کوئی ایسا حل نکالا جائے گا جس سے مذہبی سرگرمیاں متاثر نہ ہوں اور قانونی تقاضے بھی پورے ہو سکیں۔ مبصرین کے مطابق یہ واقعہ جاپان میں بڑھتی ہوئی تارکین وطن آبادی اور مذہبی مراکز کی تعمیر سے متعلق قوانین کے درمیان توازن کے سوالات کو ایک بار پھر اجاگر کرتا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ مستقبل میں ایسے منصوبوں کے لیے مقامی قوانین اور تعمیراتی ضوابط کی مکمل پاسداری انتہائی اہم ہو گی۔

بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمان ۸۱ رویں یو این جی اے کے صدر منتخب

بھارتی وزیر خارجہ جے شنکر نے اہم منصب کو مبارکباد دی

نئی دہلی: بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ خلیل الرحمان اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے صدر منتخب ہو گئے۔ بنگلہ دیش نے آخری بار 41ویں (1986-87) کے اجلاس میں جنرل اسمبلی کی صدارت کی تھی، اس کے اس وقت کے وزیر خارجہ ہمایوں رشید چودھری اس عہدے پر فائز تھے۔ منگل کو، رحمان کو 190 میں سے 99 ووٹ ملے، جب کہ قبرص کے وزیر خارجہ کے خصوصی ایلچی برائے کثیر الجہتی آندریاس ایس کاکورس کو 91 ووٹ ملے۔ رحمان، جنہوں نے اس سال فروری میں بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ کے طور پر حلف اٹھایا تھا، ستمبر میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے دوران ایک سال کی مدت کے لیے عہدہ سنبھالیں گے۔ اقوام متحدہ کے علاقائی گردشی نظام کے مطابق، آئندہ اجلاس کی صدارت ایشیا پیسیفک گروپ کو دی گئی تھی۔ بنگلہ دیش کی میڈیا رپورٹس کے مطابق خلیل ممکنہ طور پر وزیر خارجہ کی حیثیت سے ایک سال کی چھٹی لے سکتے ہیں۔ یو این جی اے کا 81واں اجلاس 8 ستمبر کو شروع ہونے والا ہے، جس میں سالانہ اعلیٰ سطحی عمومی بحث 22 ستمبر سے شروع ہو گی۔ ہندوستان نے انتخاب کے بعد رحمان کو مبارکباد دی ہے۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ایکس پر لکھا کہ بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ ڈاکٹر خلیل الرحمن کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے صدر منتخب ہونے پر مبارکباد۔ ہماری مشترکہ ترجیحات کو آگے بڑھانے اور کثیر جہتی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے ان کے ساتھ مل کر کام کرنے کے منتظر ہوں۔

تائیوان عالمی AI ترقی کے لیے ناگزیر ہے: صدر لائی

تائی پے: صدر لائی چنگ تی نے منگل کے روز عالمی مصنوعی ذہانت (AI) کی ترقی میں تائیوان کے کردار کو سراہتے ہوئے اس بات کی نشاندہی کی کہ ملک کس طرح صنعتی کارکردگی اور تکنیکی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔ فوکس تائیوان کی رپورٹ کے مطابق، صدر لائی چنگ تی نے منگل کو کمپیوٹیکس تائی پے کے افتتاح کے موقع پر یہ ریمارکس دیے۔ اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ تائیوان عالمی AI ترقی کے لیے ناگزیر ہو گیا ہے، لائی نے کہا کہ عالمی ٹیک کمپنیاں اس سال کے کمپیوٹیکس کے لیے تائیوان میں جمع ہوئی ہیں، جن میں سے کچھ نے تائیوان کی تکنیکی صلاحیتوں، صنعتی کارکردگی اور جمہوری نظام پر اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ملک میں سرمایہ کاری جاری رکھنے کے منصوبوں کا اعلان کیا۔ فوکس تائیوان کے مطابق کمپیوٹیکس اے آئی ٹوگیدر تھیم کے تحت جمعہ تک چلے گا اور اس میں دنیا کے 33 ممالک کی نمائندگی کرنے والے 500,1 نمائش کنندگان کے 000,6 سے زیادہ بوتھس شامل ہیں۔ لائی نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ حکومت ٹیکس مراعات کی پیشکش، سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنانے اور ایک چپ پر مبنی جدت طرازی کے پروگرام کو فروغ دے کر دنیا بھر سے سرمایہ کاری کا خیر مقدم کرتی ہے جس کا مقصد اگلی نسل کی تکنیکی ترقی کو آگے بڑھانا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تائیوان آبنائے تائیوان میں امن اور استحکام کو برقرار رکھے گا، اس پالیسی کو عالمی سپلائی چین کے لیے سب سے زیادہ ذمہ دارانہ عزم کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ لائی نے کہا، دنیا کو AI کی جتنی زیادہ ضرورت ہے۔

امریکی وزیر خارجہ نے اہم معدنیات پر چین کی گرفت کے خلاف خبردار کیا

امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے خبردار کیا کہ عالمی اہم معدنی سپلائی چین پر چین کا غلبہ اقتصادی اور قومی سلامتی کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ ہے

واشنگٹن ڈی سی: امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے خبردار کیا کہ عالمی اہم معدنی سپلائی چین پر چین کا غلبہ اقتصادی اور قومی سلامتی کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ ہے، اور کہا کہ امریکہ جدید ٹیکنالوجی، دفاعی نظام اور صنعتی پیداوار کے لیے ضروری وسائل کے لیے بیجنگ پر انحصار کم کرنے کے لیے دنیا بھر میں شراکت داری کو بڑھا رہا ہے۔ قومی سلامتی، محکمہ خارجہ اور متعلقہ پروگراموں پر ایوان کی تخصیصات کی ذیلی کمیٹی کے سامنے خطاب کرتے ہوئے، روبیو نے کہا کہ ایک ہی ملک میں اہم معدنیات اور پروسیسنگ کی صلاحیت کا ارتکاز نہ صرف امریکہ بلکہ یورپ اور ایشیا کے اتحادیوں کے لیے بھی ایک بڑا اسٹریٹجک خطرہ بن گیا ہے۔ روبیو نے قانون سازوں کو بتایا، ”یہ عالمی معیشت کے لیے صحت مند نہیں ہے اور واضح طور پر، یہ قومی سلامتی اور دنیا کی سلامتی کے لیے خطرناک ہے کہ کسی ایک ملک پر 90 فیصد کسی بھی چیز کے لیے انحصار کیا جائے جو آپ کی صنعتی بنیاد، آپ کے دفاعی اڈے، آپ کی ٹیکنالوجی کی بنیاد کے لیے اہم ہے۔ یہ ریمارکس ایسے وقت میں سامنے آئے جب ٹرمپ انتظامیہ چین کے ساتھ مسابقت میں شدت کے درمیان اہم معدنیات کو اپنی اقتصادی اور خارجہ پالیسی کے ایجنڈے کے مرکز میں رکھتی ہے۔ اہم معدنیات، بشمول لیتھیم، کوبالٹ، نایاب زمینی عناصر اور گریفائٹ، الیکٹرک گاڑیوں، سیمی کنڈکٹرز، بیٹریوں، ٹیلی کمیونیکیشن کے آلات، قابل تجدید توانائی کی ٹیکنالوجیز اور جدید فوجی نظاموں کے لیے ضروری ہیں۔ روبیو نے کہا کہ واشنگٹن سپلائی چین کو متنوع بنانے اور خام مال اور پروسیسنگ کی صلاحیت دونوں کے متبادل ذرائع تیار کرنے کے لیے درجنوں ممالک کے ساتھ کام کر رہا ہے۔ ہمارے پاس تین درجن یا اس سے زیادہ ممالک نے کریٹیکل منرلز منسٹریل میں شرکت کی تھی۔ روبیو کے مطابق، اہم معدنیات ”ہماری سفارت کاری کا ایک اہم جز“ بن چکے ہیں اور اب دنیا بھر میں تقریباً ہر امریکی سفارت خانے کی توجہ کا مرکز ہیں۔ انہوں نے دلیل دی کہ کسی ایک سپلائر پر ضرورت سے زیادہ انحصار ممالک کو بحرانوں کے دوران معاشی جبر کا شکار بنا دیتا ہے۔ روبیو نے کہا کہ ہمارے پاس صرف اس بات کا زیادہ ارتکاز ہے کہ آیا یہ اہم معدنیات ہیں یا آپ اس میں دواسازی شامل کر سکتے ہیں جو ایک ملک کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ہمیں خطرناک حد تک انحصار چھوڑ دیتا ہے۔ سکریٹری نے کہا کہ انتظامیہ کی حکمت عملی خام مال تک رسائی کو محفوظ بنانے سے آگے تک پھیلی ہوئی ہے اور اس میں معدنیات کو صنعت اور دفاعی صنعت کاروں کی طرف سے استعمال ہونے والی مصنوعات میں تبدیل کرنے کے لیے درکار عالمی پروسیسنگ صلاحیتوں کو فروغ دینا شامل ہے۔

اعلیٰ چینی نقشہ ساز سائنسدان ژو چنگھو انسداد بدعنوانی کے سلسلے میں زیر تفتیش

بیجنگ: چین کے معروف کارٹوگرافک سائنس دان ژو چنگھو۔ چائنیز اکیڈمی آف سائنسز کے تحت انسٹی ٹیوٹ آف جیوگرافک سائنسز اینڈ نیچرل ریسورسز ریسرچ کے سابق ڈپٹی ڈائریکٹر۔ بدعنوانی کے الزام میں زیر تفتیش ہیں، ملک کے اعلیٰ نگران ادارے نے تصدیق کی ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کے اعلیٰ ترین اندرونی تادیبی اور نگران ادارے، سینٹرل کمیشن فار ڈسپلن انسپکشن کے پیر کو پوسٹ کردہ نوٹس کے مطابق، ژو کی مرکزی اور مقامی انسداد بدعنوانی کے اداروں کے ذریعے ڈیوٹی کی مشتبہ سنگین خلاف ورزیوں“ کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ نوٹس میں چاؤ کے خلاف الزامات کی کوئی تفصیلات ظاہر نہیں کی گئیں۔ 22 مئی کو ایک ہفتہ وار چینی اخبار اکنامک آبزرور نے باخبر ذرائع کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ 62 سالہ سی اے ایس ماہر تعلیم کو اپریل کے آخر میں ان کے ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کی عمارت کی لابی سے تادیبی انسپکٹرز لے گئے تھے۔ اس کے بعد سے ان کی ذاتی تفصیلات سی اے ایس کی سرکاری ویب سائٹ پر ماہرین تعلیم کی فہرست سے ہٹا دی گئی ہیں۔ زو کے بنیادی تحقیقی شعبوں میں مقامی ڈیٹا مائننگ، جغرافیائی نظام کی ماڈلنگ، ہائیڈرولوجی اور آبی وسائل، اور جغرافیائی معلوماتی نظام اور ریموٹ سینسنگ کا اطلاق شامل ہیں۔

افغانستان اقوام متحدہ کی جنرل

اسمبلی کے ۸۱ رویں اجلاس کا نائب صدر منتخب

اقوام متحدہ: افغانستان کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے نائب صدور میں سے ایک منتخب کر لیا گیا ہے۔ اقوام متحدہ میں افغانستان کے مشن کے قائم مقام سربراہ ناصر احمد فائق کے مطابق، افغانستان کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے 81ویں اجلاس کے نائب صدور میں سے ایک منتخب کیا گیا ہے۔ فائق نے کہا کہ منگل کو جنرل اسمبلی نے آئندہ اجلاس کے لیے اپنے صدر، نائب صدور اور بیورو کے اراکین کا انتخاب کیا۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے خلیل الرحمن کے 81ویں اجلاس کے صدر کے طور پر انتخاب کا خیر مقدم کیا اور امید ظاہر کی کہ افغانستان اسمبلی کے کام کو آگے بڑھانے میں تعمیری کردار ادا کرے گا۔ فائق نے ایکس پر پوسٹ کیے گئے ایک بیان میں کہا، افغانستان جنرل اسمبلی کے مقاصد اور ذمہ داریوں کی حمایت میں منتخب صدر اور رکن ممالک کے ساتھ مل کر کام کرنے کا منتظر ہے۔ 2021 میں طالبان کی اقتدار میں واپسی کے بعد ملک کی نمائندگی پر جاری سیاسی تنازعہ کے باوجود یہ تقرری اقوام متحدہ میں افغانستان کے لیے ایک سفارتی کردار کی نشاندہی کرتی ہے۔ اقوام متحدہ نے باضابطہ طور پر طالبان انتظامیہ کو افغانستان کی حکومت کے طور پر تسلیم نہیں کیا ہے، اور ملک کی اقوام متحدہ کی نشست سابق مغربی حمایت یافتہ جمہوریہ کے مقرر کردہ سفارت کاروں کے پاس ہے۔ فائق گزشتہ حکومت کے خاتمے کے بعد سے اقوام متحدہ میں افغانستان کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ جنرل اسمبلی اقوام متحدہ کا اہم غور طلب ادارہ ہے، جو تمام 193 رکن ممالک کو بین الاقوامی امن و سلامتی، ترقی، انسانی حقوق اور دیگر عالمی مسائل پر بات چیت کے لیے اکٹھا کرتا ہے۔ افغانستان اپنے انسانی بحران، اقتصادی چیلنجوں اور انسانی حقوق کے خدشات کی وجہ سے اقوام متحدہ کی بات چیت کا ایک بڑا مرکز بنا ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کی ایجنسیوں کا اندازہ ہے کہ مالی امداد کی کمی اور پڑوسی ممالک سے بڑی تعداد میں تارکین وطن کی واپسی کے درمیان لاکھوں افغانوں کو انسانی امداد کی ضرورت ہے۔ جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں یوکرین اور مشرق وسطیٰ کی جنگوں کے ساتھ ساتھ ترقی اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے بین الاقوامی کوششوں سمیت متعدد عالمی تنازعات اور بحرانوں پر بھی توجہ دی جائے گی۔

بھارتی سرحدی تنازع پر وزیر اعظم بالن شاہ کے بیان پر نیپالی اخبار کی تنقید

اداریے میں مزید کہا گیا کہ نیپال جیسے ملک، جو خطے کی بڑی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے

کھٹمنڈو/نئی دہلی: نیپال کے معروف اخبار دی کھٹمنڈو پوسٹ نے ایک اداریے میں وزیر اعظم بالن شاہ کے حالیہ بھارت سے متعلق بیان کو غیر ضروری اور سفارتی طور پر نقصان دہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے نیپال کے سرحدی مؤقف کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اداریے میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم شاہ نے پارلیمنٹ میں خطاب کے دوران یہ بیان دیا کہ ”جس طرح بھارت نے نیپالی سرزمین پر تجاوز کیا ہے، اسی طرح نیپال نے بھی بعض مقامات پر بھارتی زمین پر تجاوز کیا ہے۔“ اخبار کے مطابق سرحدی امور کے ماہرین اور سابق حکام کا کہنا ہے کہ بھارت کی جانب سے کبھی بھی سرکاری سطح پر نیپالی تجاوزات کا معاملہ نہیں اٹھایا گیا، اس لیے ایسے بیانات مستقبل کے مذاکرات میں نئی پیچیدگیاں پیدا کر سکتے ہیں۔ اداریے میں وزیر اعظم کی اس تجویز پر بھی تنقید کی گئی جس میں انہوں نے برطانیہ کو نیپال اور بھارت کے درمیان سرحدی تنازع کے حل میں شامل کرنے کی بات کی تھی۔ اخبار کے مطابق بھارت مسلسل اس مؤقف پر قائم رہا ہے کہ سرحدی تنازعات دوطرفہ مذاکرات کے ذریعے حل ہونے چاہییں اور کسی تیسرے فریق کی مداخلت قابل قبول نہیں۔

اخبار نے لکھا کہ اگر وزیر اعظم کا اشارہ سرحدی علاقوں میں موجود ”کراس بارڈر ہولڈنگز“ یا زمینوں کے استعمال کی طرف تھا تو انہیں ”تجاوزات“ جیسی حساس اصطلاح استعمال کرنے کے بجائے زیادہ محتاط الفاظ کا انتخاب کرنا چاہیے تھا۔ اداریے کے مطابق بین الاقوامی سفارت کاری میں الفاظ کا درست استعمال انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اداریے میں مزید کہا گیا کہ نیپال جیسے ملک، جو خطے کی بڑی طاقتوں کے درمیان توازن برقرار رکھنے کی کوشش کرتا ہے، کے سربراہِ حکومت کو قومی مفادات اور خارجہ پالیسی سے متعلق حساس معاملات پر انتہائی احتیاط سے گفتگو کرنی چاہیے۔ اخبار نے امید ظاہر کی کہ وزیر اعظم شاہ مستقبل میں ایسے معاملات پر زیادہ محتاط رویہ اختیار کریں گے۔ یہ اداریہ ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب وزیر اعظم شاہ کے بیان پر نیپال میں سیاسی حلقوں، سرحدی ماہرین اور اپوزیشن جماعتوں کی جانب سے بھی تنقید کی جا رہی ہے اور حکومت وضاحتیں پیش کرنے پر مجبور ہو گئی ہے۔

بلوچستان میں بڑے پیمانے پر فوجی آپریشن

ہزاروں پیدل اہلکار، گن شپ ہیلی کاپٹر، توپ خانہ اور ڈرون طیارے آپریشن

بلوچستان: ضلع مستونگ، قلات، نوشکی، کیچ اور خضدار کے علاقے بدستور فوجی آپریشن کی زد میں ہیں۔ مذکورہ علاقوں میں موبائل ڈیٹا سمیت دیگر سروسز کو مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہے۔ اس بڑے پیمانے پر آپریشن میں کھڈ کوچہ، آب گل، کردگاپ، نوشکی، منگچر، زہری اور کوئٹہ سے متصل علاقے متاثر ہوئے ہیں جہاں سینکڑوں فوجی گاڑیوں سمیت توپ خانے و دیگر عسکری گاڑیوں کو دیکھا گیا ہے۔ آپریشن کے دوران مختلف مقامات پر ہیلی کاپٹروں سے شیلنگ سمیت مارٹر گولے فائر کیے گئے ہیں جبکہ کئی مقامات پر فوجی ٹینکوں کو بھی دیکھا گیا ہے۔ پاکستانی فوج کے شعبۂ تعلقات عامہ ”آئی ایس پی آر“ آپریشن کی تصدیق کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستانی فورسز نے بلوچستان کے مختلف علاقوں میں انٹیلی جنس بیسڈ آپریشنز کیے اور مبینہ طور پر مسلح تنظیموں سے تعلق رکھنے والے 17 افراد کو ہلاک کر دیا۔ پاکستانی فورسز کے دعوے کے مطابق مارے جانے والے مسلح افراد کے قبضے سے اسلحہ، بارودی مواد اور تیار شدہ دیسی ساختہ بم (آئی ای ڈیز) بھی برآمد کیے گئے ہیں، فورسز کے مطابق مارے گئے افراد پاکستانی فورسز پر حملوں اور دیگر مسلح کارروائیوں میں ملوث تھے۔ پاکستانی فورسز نے زہری کے علاقے بلبل میں گھروں پر چھاپوں کے دوران سردار نصیر موسیانی سمیت متعدد افراد کو حراست میں لیکر نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا جبکہ اس دوران فورسز کی فائرنگ سے سردار موسیانی کے بیٹے سمیت دیگر افراد زخمی ہوئے۔ بلوچستان نیشنل پارٹی نے واقعے کیخلاف کوئٹہ میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ آج صبح ضلع خضدار کے علاقے بلبل زہری میں آزادی پسندوں اور سیکورٹی فورسز کے درمیان مسلح جھڑپ ہوئی۔ جھڑپ کے بعد، دس سے بارہ گاڑیوں پر مشتمل فورسز بلوچستان نیشنل پارٹی کے سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن، سابق ڈسٹرکٹ ناظم خضدار اور موسیانی قبیلے کے چیف سردار نصیر احمد موسیانی کے گھر پر پہنچیں۔ وہاں سے سردار نصیر احمد موسیانی، ان کے دونوں فرزندان میر زہری خان موسیانی اور میر خلیل احمد موسیانی کے علاوہ کئی دیگر عزیز و اقارب کو اٹھا کر بلبل کراس کے اسکول میں بند کر دیا گیا۔ رہنماؤں نے مزید کہا کہ بکتر بند گاڑیوں اور دیگر سیکورٹی گاڑیوں کے ساتھ جب سردار نصیر احمد موسیانی کے گھر فورسز پہنچے تو انہوں وہاں سردار نصیر احمد کو کسی میجر نے دھکا دیا، جسکی وجہ سے وہ گر کر زخمی ہوئے۔ اسی دوران میر زہری خان کو زدوکوب کیا گیا، جبکہ میر خلیل احمد کو گولی مار کر شدید زخمی کر دیا گیا۔ بلوچستان کے مذکورہ اضلاع بدستور فوجی آپریشن کی زد میں ہیں۔ علاقے فوجی محاصرے میں ہونے اور مواصلاتی نظام کی بندش کے باعث مکمل تفصیلات تک بروقت رسائی ممکن نہیں ہے۔

علیمہ خان کا آزاد عدلیہ اور شفاف انتخابات کا مطالبہ۔ پاکستانی حکام پر تنقید

اسلام آباد: پاکستان کے سابق وزیر اعظم اور تحریکِ انصاف کے بانی عمران خان کی بہن علیمہ خان نے آزاد عدلیہ کی بحالی اور شفاف عام انتخابات کے انعقاد کا مطالبہ کرتے ہوئے پاکستانی حکام کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ علیمہ خان نے کہا کہ کسی بھی قابلِ قبول سیاسی مفاہمت کے لیے ضروری ہے کہ ملک میں ایک خودمختار عدالتی نظام قائم ہو اور عوام کو آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے ذریعے اپنی رائے کے اظہار کا موقع دیا جائے۔ ان کا یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب انہیں ایک بار پھر اڈیالہ جیل میں قید عمران خان سے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی۔ رپورٹس کے مطابق علیمہ خان نے الزام عائد کیا کہ عدالتی احکامات کے باوجود عمران خان کے اہلِ خانہ، وکلا اور پارٹی رہنماؤں کی ملاقاتوں میں مسلسل رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں۔ تحریکِ انصاف بھی کئی ماہ سے جیل ملاقاتوں پر عائد پابندیوں اور سیاسی سرگرمیوں پر قدغنوں پر اعتراضات اٹھاتی رہی ہے۔ دوسری جانب پاکستانی حکام اور جیل انتظامیہ ماضی میں یہ مؤقف اختیار کرتے رہے ہیں کہ عمران خان کو قانون کے مطابق سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں، تاہم ان کی جماعت اور خاندان کی جانب سے ان دعوؤں کو بارہا چیلنج کیا گیا ہے۔

اٹلی میں ۴ رتارکین وطن مزدوروں کو

منی وین میں زندہ جلائے جانے کے بعد ۲ رپاکستانی گرفتار

روم: اطالوی پولیس نے اٹلی میں چار تارکین وطن فارم ورکرز کی ہلاکت کے الزام میں دو پاکستانی شہریوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ اے پی کے حوالے سے اطالوی میڈیا رپورٹس کے مطابق، منگل کو جنوبی کلابریا کے علاقے میں ایک منی وین کے اندر کارکنوں کو زندہ جلا دیا گیا۔ بی بی سی کی خبر کے مطابق، متاثرین میں تین افغان اور ایک پاکستانی شامل تھے، تمام تارکین وطن مزدور زراعت سے وابستہ تھے۔ مقامی وقت کے مطابق دوپہر ایک بجے کے قریب آگ بجھانے کے لیے فائر فائٹرز کو بلانے کے بعد جلی ہوئی گاڑی جنوبی زرعی علاقے میں امینڈولارا کے قریب ایک پیٹرول اسٹیشن سے ملی۔ ایک بار جب آگ بجھ گئی، ہنگامی جواب دہندگان نے منی وین کے اندر سے چار جلی ہوئی لاشیں دریافت کیں۔ اطالوی سرکاری ٹیلی ویژن آر اے آئی کے ذریعے نشر کی جانے والی نگرانی کی فوٹیج میں حملہ آوروں کو گاڑی کو آگ لگانے سے پہلے اس میں مائع ڈالتے ہوئے دکھایا گیا، جس میں ایک شخص کو باہر سے دروازے بند کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ بعد میں حکام نے سی سی ٹی وی شواہد کی بنیاد پر دونوں مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا۔ ایک افغان زندہ بچ جانے والے نے اطالوی میڈیا کو بتایا کہ وہ کھڑکی توڑ کر فرار ہو گیا۔ اس نے یہ بھی الزام لگایا کہ مشتبہ افراد کی طرف سے مانگی گئی ٹرانسپورٹ کی رقم پر تنازعہ شروع ہو گیا تھا، جسے کارکنوں نے ادا کرنے سے انکار کر دیا، اور دعویٰ کیا کہ متاثرین کو ان کے فارم کے کام کی ادائیگی نہیں کی گئی، حالانکہ انہیں کھانا اور رہائش فراہم کی گئی تھی۔ کلابریا کے علاقائی صدر رابرٹو اوچیوٹو نے اس واقعے کو ’غیر انسانی‘ قرار دیا اور کہا کہ یہ انسانیت پر ایمان کو متزلزل کرتا ہے۔ بی بی سی کے مطابق، سی جی آئی ایل ٹریڈ یونین نے مہاجر مزدوروں کے لیے مضبوط تحفظات پر زور دیا، اور دیہی علاقوں میں مزدوروں کو درپیش گھناؤنی حرکتوں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ حالیہ مہینوں میں، اس علاقے میں مبینہ طور پر پاکستانی تارکین وطن کے زیر استعمال کاروں اور منی وینز کو نذر آتش کرنے کے 14 واقعات دیکھے گئے ہیں، جن میں کھیت کے کام اور رہنے کے انتظامات کی تقسیم سے منسلک تناؤ ہے۔

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔ چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

عوام کو بیوقوف بنانے میں مودی کا جواب نہیں

براہ کرم دعائیں دیں، سونا قومی تعمیر کیلئے، قومی مفاد کیلئے موخر کر دیا گیا ہے۔ یہ جان کر بھی حد درجہ اطمینان ہوا کہ ملک کے اقتصادی یا معاشی مسائل اچانک انتخابی نتائج کے بعد ہی سنگین ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے شاید مہنگائی زرمبادلہ کے ذخائر اور تیل کی قیمتیں ضابطہ اخلاق کا احترام کر رہی تھیں۔ اگر شرد جوشی ہوتے تو شاید یہ ضرور لکھتے "ہمارے یہاں مسائل بھی بہت بااخلاق اور مہذب ہوتے ہیں۔ انتخابات تک بڑی خاموشی کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور انتخابات ختم ہونے کے ساتھ ہی اپنی موجودگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ ایک بات ضرور ہے کہ مودی جی بڑے جذباتی انداز میں ہندوستانی عوام کو مشورہ دیتے ہیں اور عوام کو اس بات کا ذرا بھی شبہ نہیں ہوتا کہ حکومت، مہنگائی کا سارا بوجھ اُن پر ہی ڈال رہی ہے۔

منوج کمار جھا

ہندوستان کے موسم اپنے آپ میں کئی ایک خصوصیات کے حامل ہوتے ہیں اور ان موسموں سے بے شمار تہذیبی، ثقافتی اور روایتی چیزیں جڑی ہوئی ہیں تاہم اگر ہم بات جمہوری موسم کی کرتے ہیں تو انتخابات کا موسم سب سے زیادہ اہم ہوتا ہے جو ملک میں بارش، سردی، گرمی کے موسم سے بھی زیادہ اہمیت رکھتا ہے لیکن بارش، سردی، گرمی اور انتخابی موسم کے بعد بھی اب ایک نیا موسم قربانی کا آیا ہے اور یہ موسم انتخابات کے بعد آتا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ یہ موسم انتخابات کے فوری بعد ہی آتا ہے (اور اس کا کریڈٹ مودی جی کو جانا چاہئے) آپ سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ انتخابات کے دوران شہریوں کو ترقی کے نعرے سنائی دیتے ہیں اور جیسے ہی انتخابات کا انعقاد عمل میں آتا ہے۔ شہریوں کو صبر و تحمل اور ایثار و قربانی کا درس دیا جانا شروع ہو جاتا ہے اور انہیں کفایت شعاری کا سبق دیا جاتا ہے۔ ویسے بھی سیاسی و اقتصادی تجزیہ نگار ماہرین معاشیات اور صحافی جس میں گودی میڈیا کے صحافی بھی شامل ہیں، یہ توقع کر رہے تھے کہ مغربی بنگال، کیرالا، آسام، تاملناڈو اور مرکزی زیر انتظام علاقہ پڈوچیری میں انتخابات کے انعقاد کے فوری بعد نہ صرف پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا بلکہ مودی حکومت اشیائے ضروریہ بالخصوص غذائی اشیاء اور ادویات کی قیمتوں میں بھی اضافہ کر دے گی (اور ایسا ہی ہوا، نہ صرف پٹرول اور ڈیزل کی قیمتوں میں ایک ہفتہ میں دو مرتبہ اضافہ کیا گیا بلکہ آنے والے دنوں میں مزید اضافہ کا منصوبہ بنایا جا رہا ہے۔ مرکزی وزیر پٹرولیم ہردیپ سنگھ پوری کا دعویٰ ہے کہ سرکاری تیل کمپنیوں کو ہر روز 1000 کروڑ روپئے کا نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے)۔ بہر حال مذکورہ پانچ ریاستوں کے انتخابات ختم ہوتے ہی ملک کے عوام کو صبر و تحمل، ایثار و قربانی اور کفایت شعاری کا پیغام موصول ہوا ہے۔ جمہوریت کی یہ خوبصورتی ہے کہ عوام پہلے کئی ہفتوں تک ترقی، قوم پرستی، تہذیبی و ثقافتی بحران اور جذباتی بنیاد پر پولرائزیشن کے شاہی غسل میں حصہ لیتے ہیں اور پھر جیسے ہی رائے دہی کا عمل ختم ہو جاتا ہے، انہیں بتا دیا جاتا ہے کہ بڑی مہربانی اب پٹرول اور ڈیزل کا احتیاط سے استعمال کریں، خوردنی تیل کے استعمال میں بھی احتیاط برتیں، ایک سال تک سونا نہ خریدیں، بیرونی ممالک کے سفر سے گریز کریں اور ورک فرم ہوم (گھر بیٹھے کام کیجئے) یہاں مجھے ہری شنکر سائی یاد آرہے ہیں۔ اگر وہ ہوتے تو شاید یہ ضرور لکھتے کہ یہ وہی ملک ہے جہاں عوام سے ایثار و قربانی کی اپیل اتنی ہی آسانی سے کی جاتی ہے جتنی آسانی سے لیڈر کسی کام کا افتتاح انجام دیتے ہیں۔ فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ افتتاح کا فیتہ، حکومت اور اس کا نمائندہ کاٹتا ہے اور ایثار و قربانی کا بل عوام کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ راقم الحروف ہمارے وزیر اعظم کی فکر و تشویش کو تقریباً ڈھائی ماہ بعد حاصل کر کے پھولے نہیں سما رہا ہے، ورنہ پانچ ریاستوں کے انتخابات نے یہ باور کر دیا تھا کہ جنگ، مہنگائی اور عالمی سطح کے بحرانوں کو کوئی غیر مرئی قوت (ان دیکھی قوت یا غیبی طاقت) ہندوستان کی سرحدوں سے باہر روکے ہوئے ہے۔ اب کہیں جا کر یہ سمجھ میں آیا کہ ہمارے وزیر اعظم غائب نہیں تھے بلکہ وہ تو بس پانچ ریاستوں میں جمہوریت کے مقدس عمل (انتخابات) کے مکمل ہونے کے منتظر تھے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ قومی بحران بھی شاید اب الیکشن کمیشن کی اجازت سے ہی ملک

کی سرحدوں میں داخل ہوتے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم نے میڈ ان انڈیا اور میک ان انڈیا کے بعد اپنے مشورہ میں ویڈ اِن انڈیا کا نعرہ لگایا چنانچہ بیرونی ملکوں کے سفر محدود کرتے اور ویڈ اِن انڈیا (ہندوستان میں شادی بیاہ کیجئے) جیسا نعرہ بھی وقت کے عین مطابق ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ ماضی میں وزیر اعظم کے حامیوں نے ان کے بیرونی دوروں پر تنقید کرنے والوں کو منہ توڑ جواب دیتے ہوئے غیر ملکی دوروں کو ترقی کی شاہراہ قرار دیا تھا اور وہی لوگ اب مقامی سیاحت کو ایثار و قربانی کی علامت بتا رہے ہیں۔ مودی جی نے پرزور انداز میں عوام سے اپیل کی کہ وہ بیرونی ملکوں کے سفر سے اور وہاں رسم و شادی بیاہ جیسی تقاریب منعقد کرنے سے احتراز کریں۔ اپنے ملک میں بے شمار سیاحتی مقامات ہیں۔ ان مقامات کو جائیں۔ موجودہ حکومت نے ہندوستانیوں کو یہ بتا دیا ہے کہ اب گھر میں رہنا حب الوطنی اور قوم پرستی ہے اور ان حالات میں عین ممکن ہے کہ جلد ہی گھر آجانا، آتما نربھر یعنی خود انحصاری اور سیاحت کیلئے پڑوسی ملک نیپال جانا غیر ملکی سازش قرار دی جائے۔ آپ سب جانتے ہیں کہ ہندوستانی باشندوں میں سونا محض ایک قیمتی دھات نہیں بلکہ سماجی خود اعتمادی کی علامت ہے لیکن اب اس علامت کو بھی مٹانے کی کوششیں تیز ہوگئی ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے عوام سے ایک انتہائی جذباتی اپیل کی اور وہ اپیل یہ ہے کہ عوام کو کم از کم ایک سال تک سونا نہیں خریدنا چاہئے۔ اب شادی بیاہ کے موقع پر رشتہ دار دریافت کریں گے کہ آخر بہو کو کیا دیا ہے؟ اور اس سوال کا یہ جواب ملے گا کہ ہم نے بہو کو قومی مفاد دیا ہے۔ ممکن ہے جلد ہی شادی کے رقعوں پر یہ جملہ شائع کیا جانے لگے۔

براہ کرم دعائیں دیں، سونا قومی تعمیر کیلئے، قومی مفاد کیلئے موخر کر دیا گیا ہے۔ یہ جان کر بھی حد درجہ اطمینان ہوا کہ ملک کے اقتصادی یا معاشی مسائل اچانک انتخابی نتائج کے بعد ہی سنگین ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے شاید مہنگائی زرمبادلہ کے ذخائر اور تیل کی قیمتیں ضابطہ اخلاق کا احترام کر رہی تھیں۔ اگر شرد جوشی ہوتے تو شاید یہ ضرور لکھتے "ہمارے یہاں مسائل بھی بہت بااخلاق اور مہذب ہوتے ہیں۔ انتخابات تک بڑی خاموشی کے ساتھ گوشہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور انتخابات ختم ہونے کے ساتھ ہی اپنی موجودگی کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ ایک بات ضرور ہے کہ مودی جی بڑے جذباتی انداز میں ہندوستانی عوام کو مشورہ دیتے ہیں اور عوام کو اس بات کا ذرا بھی شبہ نہیں ہوتا کہ حکومت، مہنگائی کا سارا بوجھ اُن پر ہی ڈال رہی ہے۔ مثال کے طور پر وزیر اعظم نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پٹرول اور ڈیزل کے استعمال میں احتیاط برتیں۔ اس سے کس کا نقصان ہوگا؟ حکومت کا یا عوام کا؟ اس سوال کا جواب کوئی مشکل نہیں ہے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ لوگ جو پہلے ہی مجبوری میں کم پٹرول ڈلواتے تھے، کیا اب وہ قومی مفاد میں کم پٹرول بھروائیں گے؟ اس طرح معاشی و اقتصادی مجبوری کو اخلاقی کامیابی میں بدلنے کا ہنر شاید ہندوستانی نظام حکومت کی سب سے بڑی انتظامی حصولیابی ہے۔ ایک اور اہم بات یہ ہے پہلے ورک فرم ہوم کی مخالفت کی گئی اور ملازمین کو سمجھایا گیا تھا کہ ملک و قوم کی تعمیر صرف دفتر میں بیٹھ کر کام کرنے سے ہی ممکن ہے، لیکن اب خود وزیر اعظم نریندر مودی انتخابات ختم ہوتے ہی ورک فرم ہوم کی باتیں کر رہے ہیں۔ ہمارے حکومتی نظام کی سب سے بڑی خوبی یہی ہے کہ وہ ہر فیصلے کو ہر مسئلہ اور ہر بحران کو قومی مفاد ثابت کرنے میں ذرا تاخیر نہیں کرتا۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ وہ اکثر انتخابی مہمات میں ترقی اور روزگار جیسے بنیادی مسائل کے بجائے قوم پرستی، مذہبی یا جذباتی موضوعات کو ترجیح دیتے ہیں، جس سے اصل مسائل سے توجہ ہٹتی ہے۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے ملک کی جنوبی ریاست تلنگانہ میں ایک ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ جب تک زندہ ہیں، کسی بھی قیمت پر دلتوں، قبائلیوں اور پسماندہ ذاتوں کے لیے انڈین آئین کے تحت دیے جانے والے کوٹے کو مسلمانوں میں تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ انھوں نے حزبِ اختلاف کی جماعت کانگریس پارٹی کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ 'کانگریس پارٹی اور اس کے شہزادے (راہل گاندھی) اپنے ووٹ بینک کی سیاست کے لیے پچھلے دروازے سے مسلمانوں کے لیے کوٹہ لا کر پسماندہ طبقات کے حقوق چھین کر انڈین آئین کو پامال کر رہے ہیں۔' کانگریس کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے مودی نے کہا کہ 'یہ وہ لوگ ہیں جو پارلیمان چلنے نہیں دینا چاہتے، یہ وہ لوگ ہیں جو الیکشن کمیشن پر سوال اٹھاتے ہیں اور اب اپنے ووٹ بینک کے لیے آئین کو بدنام کرنے کے لیے نکلے ہیں۔' 'لیکن کانگریس والے سن لیں، جب تک مودی زندہ ہے، میں دلتوں کا کوٹہ، قبائلیوں کا کوٹہ مذہب کی بنیاد پر مسلمانوں کو نہیں دینے دوں گا۔' اسی طرح منگل کو ہی مغربی ریاست مہاراشٹر میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مودی نے کہا کہ آج انڈیا ڈوزیئر نہیں بھیجتا بلکہ گھر میں گھس کر مارتا ہے۔ انھوں نے کہا کہ 'کانگریس کے دور میں اخبارات سرخیاں ہوا کرتی تھیں کہ انڈیا نے ممبئی کے دہشت گردانہ حملے پر ایک اور ڈوزیئر پاکستان کو سونپا۔ ہمارے میڈیا کے لوگ بھی تالیاں بجاتے تھے کہ ڈوزیئر بھیج دیا گیا لیکن آج انڈیا ڈوزیئر نہیں بھیجتا بلکہ گھر میں گھس کر مارتا ہے۔' ایسے میں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آخر مودی مسلمان مخالف بیانیے سے عوام میں کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ انھوں نے کہا کہ 'یہ پوری طرح سے غلط بیانی ہے۔ اس کے پس پشت ان کی واضح حکمت عملی ہے۔ کانگریس نے 400 سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے کی بات کہی تو اس سے یہ پیغام گیا کہ وہ آئین کو بدلنا چاہتے ہیں کیونکہ آئین کو بدلنے کے لیے دو تہائی اکثریت کی ضرورت ہوگی اور آئین ایک ایسی چیز ہے جو کہ پسماندہ طبقے کے لیے انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔ عام آدمی پارٹی کے سابق رکن آشوتوش نے مزید کہا کہ 'پہلے مرحلے کے انتخاب کے بعد انھیں یہ احساس ہونے لگا کہ انھیں اکثریت ملنے میں مشکل ہو سکتی ہے اس لیے وہ اس بیانیے پر اتر آئے۔' سینیئر سیاسی مبصر آرتی آر جیرتھ نے بھی بی بی سی اردو سے بات کرتے ہوئے کچھ ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا۔ انھوں نے کہا کہ 'پہلے مرحلے کے انتخابات کے بعد مودی کی حکمت عملی پوری طرح سے بدل گئی ہے اور بانسواڑا میں مودی کے بیان کے بعد سے یہ باتیں اب وزیر داخلہ امت شاہ اور انوراگ ٹھاکر جیسے دوسرے رہنما بھی کھلے عام کرنے لگے ہیں۔'

ممبئی رابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۴؍جون۔۲۰۲۶

ترنمول کانگریس، ٹوٹ پھوٹ کا شکار

سیاست اور انتخابی جمہوریت میں اقتدار کی بہت زیادہ اہمیت ہوتی ہے۔ اکثر و بیشتر دیکھا جاتا ہے کہ سیاسی قائدین اقتدار کی خاطر انتخابات سے قبل پارٹیوں کو تبدیل کر لیتی ہیں یا پھر انتخابات کے بعد برسر اقتدار پارٹی کا ساتھ اختیار کر لیتے ہیں۔ ہندوستان میں اس طرح کی روایات بہت زیادہ دیکھنے میں آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ سیاسی قائدین کو پارٹی نظریات سے یا اس کے پروگراموں سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بلکہ وہ محض اقتدار کے ساتھ رہنا چاہتے ہیں اور ایک سے زائد مرتبہ پارٹیاں تبدیل کرنا ان کیلئے کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ مغربی بنگال میں اسمبلی انتخابات کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی ہے وہ غیر متوقع تو نہیں کہی جا سکتی تاہم جو حال ترنمول کانگریس کا ہوا ہے یا کیا جا رہا ہے اس کی بھی کسی کو توقع نہیں تھی۔ یہ قیاس کیا جا رہا تھا کہ ترنمول کو اقتدار سے محرومی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے تاہم کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ترنمول کانگریس کا وجود ہی خطرہ میں پڑ جائے گا اور پارٹی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گی۔ ترنمول سربراہ ممتا بنرجی کا دعوی ہے کہ ترنمول کانگریس کو اندر سے توڑنے کیلئے کچھ مفادات حاصلہ کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں۔ ارکان اسمبلی کو دھمکایا جا رہا ہے اور انہیں پارٹی اجلاسوں میں شرکت تک کرنے سے روکا جا رہا ہے۔ بی جے پی پر انہوں نے الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی جمہوریت کو دفن کرنے کے در پہ آ گئی ہے اور وہ ترنمول کانگریس کا صفایا کرنا چاہتی ہے۔ بی جے پی اس طرح کے الزامات کی تردید کرتی ہے تاہم اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بنگال کی سیاست میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ بی جے پی کے اشاروں پر ہی ہو رہا ہے۔ بی جے پی اگر ترنمول کانگریس کا صفایا نہیں کرنا چاہتی تو اتنا ضرور ہے کہ وہ ترنمول کو بالکل کمزور اور بے اثر کر دینا چاہتی ہے۔ وہ چاہتی ہے کہ جتنے بھی ترنمول کانگریس کے ارکان اسمبلی ہیں وہ گروپ بندیوں کا شکار ہو جائیں۔ الگ الگ گروپس کو اپنی مرضی کے مطابق توڑنا یا ان کو اپنے ساتھ ملانا بی جے پی کیلئے آسان ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے بی جے پی در پردہ ترنمول کانگریس کو ممکنہ حد تک کمزور کرنے سرگرم دکھائی دیتی ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی میں قائد اپوزیشن کے عہدہ کیلئے جس طرح سے ترنمول کانگریس میں دو گروپس بن گئے ہیں اور ایک باغی گروپ دعوی کر رہا ہے کہ ترنمول کے 50 ارکان اسمبلی کی اسے تائید حاصل ہے اس کو دیکھتے ہوئے یہ تاثر مستحکم ہوتا ہے کہ ممتا بنرجی کو بے یار و مددگار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی جا رہی ہے۔ جو ارکان اسمبلی ممتا بنرجی سے بغاوت کرتے ہوئے باغی گروپ کا حصہ بن رہے ہیں وہ اپنے سیاسی وجود کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ وہ انتقامی سیاست سے بچنا چاہتے ہیں۔ وہ نہیں چاہتے کہ انہیں بھی مقدمات کا سامنا کرنا پڑے یا پھر بنگال کی سڑکوں پر ان پر بھی حملے کئے جائیں۔ ان کے خلاف بھی نعرہ بازی ہو اور عوام میں ان کی امیج متاثر ہو کر رہ جائے۔ تین معیادوں تک برسر اقتدار رہنے کے بعد ترنمول کی صفوں میں جو انتشار کی کیفیت پیدا ہوئی ہے وہ تاش کے پتوں کی طرح ہے۔ اس کے ارکان اسمبلی بکھرنے لگے ہیں اور ممتا بنرجی صورتحال کو صرف دیکھنے تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔ ایسا تاثر مل رہا ہے کہ وہ اپنے ہی ارکان اسمبلی پر کنٹرول کرنے میں ناکام ہو رہی ہیں۔ انتخابی سیاست کے جو نتائج رہے تھے وہ اپنی جگہ ہیں تاہم جس طرح سے ترنمول کانگریس میں توڑ پھوڑ شروع ہو گئی ہے اور ارکان اسمبلی جس طرح سے بکھرنے لگے ہیں ان کو دیکھتے ہوئے یہ اندیشے بھی بے بنیاد نہیں ہو سکتے کہ ترنمول کے ارکان پارلیمنٹ بھی آئندہ دنوں میں اپنی وفاداریاں تبدیل کر سکتے ہیں اور وہ بی جے پی کا دامن تھام سکتے ہیں۔ جہاں تک ممتا بنرجی کی بات ہے تو یہ دعوی سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ آسانی سے ہار ماننے والی نہیں ہیں۔ وہ صفر سے شروع ہوئی تھیں۔ کانگریس سے علیحدگی اختیار کرنے کے بعد انہوں نے جس طرح سے سارے بنگال میں ماحول تیار کیا تھا اور ترنمول کانگریس کو اقتدار تک پہونچا دیا تھا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ اب بھی ممتا بنرجی کو اسی طرح کی شروعات کرنی پڑ سکتی ہے۔ آئندہ چند ماہ ابھی ٹوٹ پھوٹ کا سلسلہ جاری رہے گا اور جب گرد جم جائے گی تو پھر ممتا بنرجی کو پارٹی کو دوبارہ مستحکم کرنے کا سفر شروع کرنا ہوگا۔ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ موجودہ صورتحال کا ممتا بنرجی کس طرح سے سامنا کر پاتی ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین ومراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

پکری چوبے میں پیغامِ رضا و نظامی کانفرنس آج

النظام فاؤنڈیشن پکری چوبے، جمدا شاہی کے زیر اہتمام 4 جون بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء ایک عظیم الشان تاریخی پیغامِ رضا و نظامی کانفرنس کا انعقاد شہزادۂ تاج الشریعہ، قائدِ ملت حضرت علامہ مفتی عسجد رضا خان قادری (قاضی القضاء فی الہند، بریلی شریف) کی سرپرستی اور شہزادۂ حضور خطیب البراہین، حبیب العلماء حضرت علامہ شاہ صوفی مفتی محمد حبیب الرحمٰن خان قادری برکاتی رضوی (سجادہ نشین خانقاہ قادریہ برکاتیہ رضویہ نظامیہ، اگیا شریف) کی صدارت میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس میں مہمان خصوصی شہزادگان قائدِ ملت حضرت محمد حسام احمد رضا خان قادری، حضرت محمد ہمام احمد رضا خان قادری (بریلی شریف) محفل کو رونق دوبالا فرمائیں گے۔ خطباء میں شمس الفقہاء حضرت علامہ مفتی شمشاد احمد مصباحی (شیخ الحدیث جامعہ امجدیہ رضویہ، گھوسی) مناظرِ اہلِ سنت حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ حشمتی (ردولی شریف) حضرت علامہ مفتی عاشق حسین کشمیری (بریلی شریف) حضرت علامہ کمال اختر مصباحی (چرہ محمد پور) استاذ الفقہاء مفتی نظام الدین مصباحی (صدر شعبہ افتا، علیمیہ جمدا شاہی) علامہ شفیق الرحمٰن مصباحی (جمدا شاہی) مولانا انیس عالم سیوانی (لکھنؤ) حضرت سید محمد عبدالصمد (بریلی شریف) مولانا ذوالفقار علی برکاتی (ممبئی) قاری محمد شمیم خان اور مفتی اشتیاق احمد قادری وغیرہ خطاب فرمائیں گے۔ اور نظامت کے فرائض نقیبِ اہل سنت مولانا معین اختر رضوی انجام دیں گے۔ شعرائے کرام میں شہنشاہِ ترنم سید کیفی علی (بریلی شریف) اور شاعرِ اسلام ضیاء یزدانی (بہرائچ شریف) اپنی مسحور کن آوازوں میں نعت ومناقب پیش کریں گے۔ ان کے علاوہ آس پاس کے اضلاع کے درجنوں علماء واکابرین رونق اسٹیج ہوں گے۔ کانفرنس کے کنوینر مخیر قوم وملت حاجی وحید اللہ خان نظامی و (برادران) النظامی دربار ریسٹورنٹ، ساکی ناکہ، ممبئی اور اراکینِ انتظامیہ تمام تیاریوں کو حتمی شکل دینے میں مصروف ہیں۔ قائدِ اہلِ سنت کی آمد کو لے کر پورے علاقے اور عقیدت مندوں میں زبردست جوش وخروش پایا جا رہا ہے۔ حاجی وحید اللہ خان نظامی نے بتایا کہ: جلسہ گاہ میں خواتین کے بیٹھنے کے لیے پردے کا بہترین اور علیحدہ انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ دور دراز سے آنے والے مہمانوں کے لیے کھانے اور دیگر ضروریات کا مکمل انتظام رہے گا۔ النظامی فاؤنڈیشن کے ذمہ داران نے برادران اسلام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس تاریخی کانفرنس میں کثیر تعداد میں شرکت فرما کر دارین کی برکتوں اور سعادتوں سے مالا مال ہوں۔

یوم حیا

۱۸ ذی الحجہ کو خلیفۂ سوم، دامادِ رسول، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نسبت سے "یوم حیا" منایا جائے (رضا اکیڈمی) ۱۸ ذی الحجہ، خلیفۂ سوم، جامعُ القرآن، ذوالنورین، دامادِ رسول ﷺ، مظہرِ حیا، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یومِ شہادت ہے۔ اس مقدس موقع پر اسیرِ مفتیِ اعظم، بانیِ رضا اکیڈمی، حضرت محمد سعید نوری صاحب نے تمام مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ اس دن کو "یوم حیا" کے طور پر منایا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم المرتبت صحابی ہیں جن کے بارے میں خود سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عثمان سے اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔" (مشکوۃ المصابیح) جناب سعید نوری صاحب نے مزید کہا کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان، شرم وحیا، عفت و پاکیزگی اور اعلیٰ اخلاق کا کامل نمونہ ہیں۔ آج کے دور میں جب حیا کے تصور کو مٹانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں اور مسلمان نوجوان خصوصاً بچیاں ارتداد اور مختلف فتنوں کا شکار ہو رہی ہیں، تو ہمیں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کردار و سیرت کو اپنانے کی ضرورت ہے۔ اپنے گھروں، خاندانوں، تعلیمی اداروں، مساجد اور معاشرے میں حیا کا پیغام عام کیا جائے اور نئی نسل کو شرم وحیا، عفت و پاکدامنی اور اسلامی تعلیمات سے مزین کیا جائے۔ لہٰذا تمام اہلِ ایمان، ائمۂ مساجد، خطباء، مدارس، دینی وسماجی تنظیموں سے اپیل کی جاتی ہے کہ ۱۸ ذی الحجہ کو یومِ حیا کے طور پر منائیں اور اپنے بیانات، اجتماعات اور سوشل میڈیا کے ذریعے حیا کی اہمیت اور حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مبارکہ پر روشنی ڈالیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنی نسلوں کو حیا کی عظیم دولت سے مالا مال کریں، کیونکہ حیا ایمان کی روح اور مومن کا زیور ہے۔

محمد عارف رضوی رضا اکیڈمی، ممبئی

غزل

ساقی شراب لا کہ طبیعت اداس ہے
مطرب رباب اٹھا کہ طبیعت اداس ہے
رک رک کے ساز چھیڑ کہ دل مطمئن نہیں
تھم تھم کے مے پلا کہ طبیعت اداس ہے
چبھتی ہے قلب و جاں میں ستاروں کی روشنی
اے چاند ڈوب جا کہ طبیعت اداس ہے
مجھ سے نظر نہ پھیر کہ برہم ہے زندگی
مجھ سے نظر ملا کہ طبیعت اداس ہے
شاید ترے لبوں کی چٹک سے ہو جی بحال
اے دوست مسکرا کہ طبیعت اداس ہے
ہے حسن کا فسوں بھی علاج فسردگی
رخ سے نقاب اٹھا کہ طبیعت اداس ہے
میں نے کبھی یہ ضد تو نہیں کی پر آج شب
اے مہ جبیں نہ جا کہ طبیعت اداس ہے
امشب گریز و رم کا نہیں ہے کوئی محل
آغوش میں در آ کہ طبیعت اداس ہے
کیفیت سکوت سے بڑھتا ہے اور غم
قصہ کوئی سنا کہ طبیعت اداس ہے
یوں ہی درست ہوگی طبیعت تری عدمؔ
کمبخت بھول جا کہ طبیعت اداس ہے
توبہ تو کر چکا ہوں مگر پھر بھی اے عدمؔ
تھوڑا سا زہر لا کہ طبیعت اداس ہے

عبدالحمید عدم

چکھڑی بن: ایک پوشیدہ جنت نظیر سیاحتی اور روحانی مرکز

محمد اشفاق شاہ نعیمی

جموں وکشمیر کے سرحدی ضلع پونچھ کی تحصیل منڈی میں واقع گاؤں چکھڑی بن اپنی قدرتی خوبصورتی،

روحانی عظمت، تاریخی اہمیت اور ثقافتی ورثے کے باعث ایک منفرد مقام رکھتا ہے۔ تقریباً 300 گھروں پر مشتمل یہ خوبصورت گاؤں صدیوں پرانی تاریخ کا امین ہے، جہاں مختلف برادریوں اور قبائل کے لوگ محبت، رواداری اور بھائی چارے کے ساتھ زندگی گزار رہے ہیں۔ چکھڑی بن کو ساداتِ کرام کی روحانی سرپرستی حاصل ہے۔ یہاں ساداتِ گیلانیہ کا ایک قدیم قبرستان موجود ہے، جو اہلِ علاقہ کے نزدیک فیوض و برکات کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ یہ سادات اپنے سلسلہ نسب کے ذریعے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے جا ملتے ہیں، جس سے اس بستی کی روحانی عظمت مزید نمایاں ہو جاتی ہے۔ گاؤں میں ایک قدیم ولی اللہ کی بیٹھک بھی موجود ہے، جو ماضی کی روحانی روایات کی یاد تازہ کرتی ہے۔ تعلیم کے میدان میں بھی چکھڑی بن ہمیشہ نمایاں رہا ہے۔ قریش برادری سے تعلق رکھنے والے کئی نامور اساتذہ نے اس علاقے کو علمی شناخت عطا کی، جن میں پیروزیر شاہ، استاد اکبر شاہ، استاد حبیب اللہ شاہ، پیر انور شاہ اور ماضی قریب کے درخشاں علمی ستارے استاد غلام حسن شاہ صاحب شامل ہیں۔ ان شخصیات کی خدمات کے باعث یہ علاقہ علمی اور ادبی حوالے سے بھی ایک خاص مقام رکھتا ہے۔ اسی گاؤں میں حضرت پیر احمد شاہ صاحب المعروف پستونی صاحبؒ کی زیارت بھی واقع ہے، جو چورہ شریف سے ہجرت کر کے یہاں تشریف لائے تھے۔ روایت کے مطابق آپ پیروزیر شاہ قریشی کے گھر میں مقیم ہوئے اور بعد ازاں خاندانی رشتہ بھی قائم ہوا۔ آج بھی آپ کا مزار عقیدت مندوں کے لیے روحانی مرکز کی حیثیت رکھتا ہے۔ زیارت کے قریب واقع مرکزی جامع مسجد، جامع مسجد حضرت ابوبکر صدیقؓ، اہلِ ایمان کے لیے ایک اہم دینی و روحانی مرکز ہے۔ قدرت نے اس گاؤں کو بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے۔ یہاں بہتے چشمے، ندی نالے، آبشاریں، گھنے جنگلات اور برف پوش پہاڑ اس علاقے کے حسن کو چار چاند لگا دیتے ہیں۔ گرمیوں میں موسم نہایت خوشگوار ہو جاتا ہے جبکہ سردیوں میں شدید برفباری پورے علاقے کو سفید چادر میں ڈھانپ لیتی ہے۔ جگہ جگہ میٹھے اور ٹھنڈے پانی کے چشمے قدرت کا حسین تحفہ محسوس ہوتے ہیں۔ چکھڑی بن اور اس کے گرد و نواح کے علاقے بن اول، درمیانہ بن، بن بالا اور ناگا ناڑی قدرتی حسن سے مالا مال ہیں، مگر افسوس کہ آج بھی یہ علاقے بنیادی سہولیات سے محروم ہیں۔ آزادی کے کئی دہائیاں گزرنے کے باوجود یہاں کے لوگ سڑک، بجلی اور پانی جیسی بنیادی سہولیات کے لیے مشکلات کا سامنا کر رہے ہیں۔ دشوار گزار راستوں کی وجہ سے لوگ آج بھی روزمرہ ضروریات کا سامان اپنے کندھوں پر اٹھا کر گھروں تک پہنچاتے ہیں۔ مریضوں، بزرگوں، خواتین اور بچوں کو خصوصاً شدید مشکلات پیش آتی ہیں، جبکہ جنگلی جانوروں کا خطرہ الگ موجود رہتا ہے۔ یہ علاقہ تاریخی لحاظ سے بھی بے حد اہمیت رکھتا ہے۔ بن ناگا ناڑی سے گزرنے والا قدیم راستہ چھپراں، بڑی بہک، گلی، ڈوبا اور وادی کشمیر تک جاتا ہے۔ یہی راستہ کملہان، اڑائی، لوہل بیلہ، بلیدہ اور کلیاں سے گزرتے ہوئے نین سکھ، نور پور، آریزال، دودھ پتھری اور توشہ میدان کے ذریعے وادی کشمیر سے جڑتا ہے۔ اگر ان راستوں کو بہتر بنایا جائے تو یہ علاقہ نہ صرف سیاحت بلکہ تجارت اور رابطہ کاری کے لیے بھی اہم مرکز بن سکتا ہے۔ گاؤں میں تقریباً گیارہ چھوٹی بڑی مساجد موجود ہیں، جبکہ مختلف مقامات پر قدیم بیٹھکیں آج بھی مہمان نوازی اور سماجی ہم آہنگی کی خوبصورت روایت کی عکاسی کرتی ہیں۔ تعلیم کے لیے ایک قدیم مڈل اسکول، دینی مدارس اور عصری تعلیمی ادارے موجود ہیں، جبکہ حکومت کی جانب سے ایک ڈسپنسری بھی قائم کی گئی ہے۔ تاہم صحت اور تعلیم کے شعبوں میں مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ اہلِ علاقہ کے مطابق فصلوں کے موسم میں جنگلی جانور، خصوصاً ریچھ، مقامی آبادی اور اسکولی بچوں کے لیے مستقل خطرہ بنے رہتے ہیں، مگر محکمہ وائلڈ لائف کی سرگرمیاں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ سردیوں میں برفباری زندگی کو مفلوج کر دیتی ہے جبکہ گرمیوں میں مقامی لوگ اپنے مال مویشیوں کے ساتھ ڈھوکوں کا رخ کرتے ہیں اور کئی ماہ وہیں قیام کرتے ہیں۔ چکھڑی بن اور اس کے نواحی علاقے اپنی قدرتی خوبصورتی، روحانی فضا اور تاریخی اہمیت کے باعث ایک بڑے سیاحتی مرکز کی شکل اختیار کر سکتے ہیں۔ اگر حکومت اور محکمہ سیاحت اس جانب سنجیدہ توجہ دیں، سڑکوں کا جال بچھایا جائے، بنیادی ڈھانچہ بہتر بنایا جائے اور سیاحتی سہولیات فراہم کی جائیں تو یہ علاقہ نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سیاحوں کی توجہ حاصل کر سکتا ہے۔ اس سے مقامی معیشت مستحکم ہوگی اور نوجوانوں کے لیے روزگار کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ اہلِ علاقہ نے حکومت سے پُرزور مطالبہ کیا ہے کہ: گاؤں کے تمام حصوں تک سڑکوں کی تعمیر مکمل کی جائے۔ صحت اور تعلیمی سہولیات کو مزید بہتر بنایا جائے۔ جنگلی جانوروں کے خطرات سے نمٹنے کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ سیاحت کے فروغ کے لیے بنیادی ڈھانچہ فراہم کیا جائے۔ بلاشبہ چکھڑی بن ایک ایسا خوبصورت خطہ ہے جو قدرتی حسن، روحانی عظمت، تاریخی اہمیت اور ثقافتی ورثے کا حسین امتزاج پیش کرتا ہے۔ اگر اس پر توجہ دی جائے تو یہ علاقہ مستقبل میں پونچھ کا ایک نمایاں سیاحتی اور روحانی مرکز بن سکتا ہے۔ آپ نے جس عنوان کا انتخاب کیا ہے، وہ پڑھنے میں کسی خوبصورت اور دلکش سفرنامے، فیچر یا اخباری مضمون کی سرخی لگتا ہے۔ چکھڑی بن (یا اس سے ملتے جلتے گمنام قدرتی مقامات) دراصل ایسے پوشیدہ ہیرے ہوتے ہیں جو اپنی بے پناہ قدرتی خوبصورتی اور روحانی سکون کی وجہ سے جنت نظیر کہلانے کے حقدار ہیں۔ مضمون کی شروعات اِس تصور سے کریں کہ دنیا کی بھیڑ بھاڑ اور شور شرابے سے دور ایک ایسی جگہ جہاں پرندوں کی چہچہاہٹ اور ہواؤں کی سرسراہٹ دل کو چھو لے۔ یہ واضح کریں کہ یہ مقام عام سیاحوں کی نظروں سے کیوں اوجھل ہے اور اسے پوشیدہ جنت کیوں کہا گیا ہے۔ وہاں کے گھنے جنگلات، ہرے بھرے میدانوں، ابلتے ہوئے ٹھنڈے پانی کے چشموں اور آبشاروں کا تذکرہ کریں۔ وہاں کے سحر انگیز موسم، بادلوں کی آمد و رفت اور پہاڑی حسن کو لفظوں کا روپ دیں۔

ستم ظریفی دیکھئے کہ اُن کے خلاف ماحول بنانے والی پارٹی نے ایک ایسے لیڈر کو وزیر اعلیٰ بنایا ہے جو ۲۰۲۱ء کے اسمبلی الیکشن سے پہلے تک ممتا بنرجی ہی کی پارٹی کا رُکن تھا اور صرف رُکن نہیں تھا بلکہ ممتا کا معتمد خاص ہوا کرتا تھا۔ شوبھندو ادھیکاری ممتا کی بے خوفی سے اچھی طرح واقف ہیں اس کے باوجود اگر وہ انہیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں تو گویا ممتا کو اپنی سیاست دوبارہ پٹری پر لانے کا سنہرا موقع دے رہے ہیں مگر اس کوشش میں شاید وہ بھول رہے ہیں کہ استاد اپنے پہلوان شاگرد کو دس داؤ سکھاتا ہے، گیارہواں نہیں سکھاتا اسلئے کہ اگر شاگرد ہی مدمقابل آجائے تو وہ گیارہویں داؤ سے اُسے چت کر دے۔ شوبھندو کو متنبہ رہنا ہوگا کہ ممتا بنرجی گیارہواں داؤ آزما سکتی ہیں۔

مشکل حالات اور بہادر ممتا، ترنمول کو ہرا کر بھی دل نہیں بھرا؟

ترنمول کانگریس کی بانی اور ملک کی ممتاز سیاستداں ممتا بنرجی کے حامی تو مانتے ہی ہیں، مخالفین بھی مانتے ہوں گے کہ اس خاتون میں بلا کی ہمت، جرأت اور جدوجہد کی عادت ہے۔ ترنمول کانگریس کی بانی اور ملک کی ممتاز سیاستداں ممتا بنرجی کے حامی تو مانتے ہی ہیں، مخالفین بھی مانتے ہوں گے کہ اس خاتون میں بلا کی ہمت، جرأت اور جدوجہد کی عادت ہے۔ کل انہوں نے کولکاتا کے تاریخی رانی راسمونی ایونیو پر جو دھرنا دیا ہے، وہ اُن کی عمر کے کسی شخص کیلئے آسان نہیں ہے بالخصوص ایسے وقت میں جب یہ باور کرانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ریاست کا ماحول اُن کے خلاف ہے، عوام میں غصہ ہے اور اسی لئے اُن کی پارٹی کے لیڈروں (ابھیشیک بنرجی اور کلیان بنرجی) پر حملے ہوئے ہیں نیز اس سے قبل اُن کی پارٹی کے دفاتر پر بھی غصہ اُتارا گیا ہے۔ ممتا بنرجی نے مبینہ مخالف سیاسی ماحول کی پروا کئے بغیر دھرنا دیا تاکہ ریاستی حکومت کو یہ پیغام دے سکیں کہ اُنہیں ڈرانے کی کوشش کامیاب نہیں ہوسکتی، وہ لڑتی آئی ہیں اور اگر اُنہیں ستایا گیا یا پریشان کیا گیا تو وہ آئندہ بھی ایسا کریں گی، گھبرا کر یا ڈر کر گھر بیٹھنا اُن کا طریقہ نہیں ہے۔ ستم ظریفی دیکھئے کہ اُن کے خلاف ماحول بنانے والی پارٹی نے ایک ایسے لیڈر کو وزیر اعلیٰ بنایا ہے جو ۲۰۲۱ء کے اسمبلی الیکشن سے پہلے تک ممتا بنرجی ہی کی پارٹی کا رُکن تھا اور صرف رُکن نہیں تھا بلکہ ممتا کا معتمدِ خاص ہوا کرتا تھا۔ شوبھندو ادھیکاری ممتا کی بے خوفی سے اچھی طرح واقف ہیں اس کے باوجود اگر وہ انہیں روکنے کی کوشش کر رہے ہیں تو گویا ممتا کو اپنی سیاست دوبارہ پٹری پر لانے کا سنہرا موقع دے رہے ہیں مگر اس کوشش میں شاید وہ بھول رہے ہیں کہ استاد اپنے پہلوان شاگرد کو دس داؤ سکھاتا ہے، گیارہواں نہیں سکھاتا اسلئے کہ اگر شاگرد ہی مدمقابل آجائے تو وہ گیارہویں داؤ سے اُسے چت کردے۔ شوبھندو کو متنبہ رہنا ہوگا کہ ممتا بنرجی گیارہواں داؤ آزما سکتی ہیں۔

مغربی بنگال کے حالات سے ایسا لگتا ہے کہ بی جے پی ممتا بنرجی کو دوبارہ سیاسی طاقت حاصل کرنے سے روکنے کی ہر ممکن کوشش کریگی۔ وہ انہیں حاشئے پر لانا چاہے گی جس کی ابتداء ہوچکی ہے۔ ترنمول لیڈروں پر ہونے والے حملوں کے خلاف حکمت عملی تیار کرنے کیلئے منعقدہ میٹنگ میں ۸۰/ میں سے صرف ۲۰/ اراکین اسمبلی کا شریک ہونا خلاف توقع واقعہ ہے۔ ترنمول نے اس کی وجہ یہ بتائی کہ اراکین اسمبلی جگہ جگہ مظاہروں میں مصروف ہیں اسلئے چاہتے تھے کہ میٹنگ ملتوی ہو مگر چونکہ ملتوی نہیں کی گئی اس لئے وہ نہیں آئے۔ دوسری طرف میڈیا یہ سمجھانا چاہتا ہے کہ انتخابی شکست کے بعد ممتا کی اپیل میں دم نہیں رہ گیا ہے اس لئے لوگ نہیں آئے۔ ہمارے لئے دونوں ہی اسباب ناقابل قبول ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ممتا کیلئے پارٹی کو متحد رکھنا بڑا چیلنج ہے اسلئے میٹنگ سے غیر حاضر رہنے والوں سے باز پرس ہونی چاہئے۔ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ کون کس سے مل رہا ہے ورنہ بھروسہ نہیں کہ کب مہاراشٹر جیسی ریزارٹ پالیٹکس شروع کردی جائے۔ مغربی بنگال میں اس کی ضرورت نہیں ہے مگر ہوس کا پیٹ کب بھرتا ہے!

اس دوران ایک خوشگوار اشارہ یہ ملا کہ اپوزیشن کی دیگر پارٹیوں نے بھی ٹی ایم سی کے اراکین پارلیمان اور دفاتر پر ہوئے حملوں کی مذمت کی۔ اس سے اُمید بندھتی ہے کہ بعد از خرابی بسیار اپوزیشن کی پارٹیاں ایک دوسرے کو سمجھنے اور قریب آنے کی ضرورت محسوس کررہی ہیں جبکہ اس سے پہلے کے بے شمار مواقع انہوں نے گنوا

دیئے۔ اب بھی جاگ جائیں تو سویرا ہے۔ آئندہ دنوں میں (۶/ جون کو) انڈیا اتحاد کی میٹنگ بھی ہونی ہے جو کافی عرصے بعد منعقد ہوگی اسلئے اس کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا حالانکہ اب بھی ہمیں اتحاد کا وہ جذبہ دکھائی نہیں دیتا جسے اس کی روح ہونا چاہئے۔

مغربی بنگال میں دو دنوں میں ٹی ایم سی لیڈروں پر دو بڑے حملے، جن کا الزام بی جے پی کارکنان پر، یہ ثابت کرتا ہے کہ ممتا سرکار لاکھ ''بری'' سہی، اس کے دور میں اراکین پارلیمان پر تو حملے نہیں ہوتے تھے۔ سنیچر کو ابھیشیک بنرجی پر سونار پور، ۲۴/ پرگنہ ضلع میں اس وقت حملہ ہوا جب وہ انتخابات کے بعد رونما ہوئے تشدد کے متوفی ٹی ایم سی کارکن کے اہل خانہ کو پرسہ دینے گئے تھے۔ جب کہ مغربی بنگال میں دو دنوں میں ٹی ایم سی لیڈروں پر دو بڑے حملے، جن کا الزام بی جے پی کارکنان پر، یہ ثابت کرتا ہے کہ ممتا سرکار لاکھ ''بری'' سہی، اس کے دور میں اراکین پارلیمان پر تو حملے نہیں ہوتے تھے۔ سنیچر کو ابھیشیک بنرجی پر سونار پور، ۲۴/ پرگنہ ضلع میں اس وقت حملہ ہوا جب وہ انتخابات کے بعد رونما ہوئے تشدد کے متوفی ٹی ایم سی کارکن کے اہل خانہ کو پرسہ دینے گئے تھے۔ کل، اتوار کو ہگلی کے چاندی تالا علاقے میں کلیان بنرجی پر بھی حملہ ہوا جب وہ پارٹی کارکنان کی گرفتاریوں کے خلاف میمورینڈم دینے کے مقصد سے مقامی پولیس اسٹیشن جارہے تھے۔ دونوں ہی حملوں میں بھیڑ اٹڈی جس نے ''چور چور'' کے نعرے لگائے اور حملہ کیا۔ ابھیشیک بنرجی بھلے ہی نوجوان ہیں مگر کلیان بنرجی معمر ہیں۔ حملہ کسی پر نہیں ہونا چاہئے مگر جب کسی عمر رسیدہ شخص پر کیا جاتا ہے تو اس کی سنگینی دوگنا ہوجاتی ہے۔ کلیان بنرجی لگ بھگ ۷۰ رسال کے ہیں۔ بھیڑ میں شامل نوجوان چونکہ ایک خاص مقصد سے حملہ آور تھے اس لئے بھول گئے کہ کلیان بنرجی ان کے آدرنیہ پتا سے بھی بڑے ہیں۔ اور اس لحاظ سے زیادہ آدرنیہ ہیں۔

کیا یہ سب اس لئے ہو رہا ہے تاکہ الیکشن کے نتائج ظاہر ہو جانے کے بعد بھی اس تاثر کو کمزور نہ ہونے دیا جائے کہ عوام ٹی ایم سی کے دور حکومت سے سخت ناراض تھے اور پارٹی کو ہرانے کے باوجود ان کا غصہ کم نہیں ہوا ہے؟ لگتا تو یہی ہے۔ جو غصہ بی جے پی کے مبینہ کارکنان میں دکھائی دے رہا ہے، وہ عوامی کم اور سیاسی زیادہ ہے۔ ادھر بارہ تیرہ برس میں سیاست نے نہایت جارح رخ اختیار کرلیا ہے۔ کسی پارٹی کو ہرا کر اطمینان نہیں کرلیا جاتا بلکہ کوشش کی جاتی ہے کہ وہ اس حد تک بے دم ہوجائے کہ دوبارہ سرگرم ہوکر سیاسی بساط پلٹنے کی جرأت نہ کرے۔ ٹی ایم سی کے لیڈروں کے خلاف بھیڑ کا اٹڈنا اس بات کا بھی اشارہ ہوسکتا ہے کہ پارٹی کے ایم پی اور ایم ایل ایز اپنے سیاسی مستقبل کے بارے میں نئے سرے سے غور کریں اور اگر ای ڈی بھیجے بغیر وفاداری بدل سکتے ہوں تو بدل لیں۔ وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری خود ٹی ایم سی کا حصہ اور ممتا بنرجی کے قریبی رہ چکے ہیں مگر اس بار بھی اور اس سے قبل بھی ممتا بنرجی کے خلاف الیکشن لڑ کر انہوں نے کچھ ثابت کرنا چاہا تھا۔ یہ ثابت کردینے کے عوض کہ بنگال میں ان سے بڑا ٹی ایم سی مخالف کوئی نہیں ہے، انہیں انعام مل چکا ہے مگر یہ ایسا دور ہے جس میں وفاداری ایک بار نہیں بار بار ثابت کرنی پڑتی ہے۔ شاید شوبھندو ادھیکاری وہی کر رہے ہیں۔

ہم یہ دعویٰ نہیں کرسکتے کہ سیاسی اشاروں کی زبان سمجھتے ہیں مگر اتنا تو کہہ ہی سکتے ہیں کہ بعض سیاسی اشاروں میں ''خود وضاحتی عنصر'' ہوتا ہے۔ دو دن میں ٹی ایم سی کے دو اراکین پارلیمان پر حملہ یہ واضح کرتا ہے کہ ٹی ایم سی کے خلاف بی جے پی کی لڑائی ابھی ختم نہیں ہوئی ہے جبکہ اس الیکشن میں ٹی ایم سی کی سیاسی طاقت آدھی سے بھی کم ہوگئی ہے۔ نہ صرف اقتدار چھن گیا بلکہ اسمبلی میں اس کے اراکین کی تعداد بھی، جو دو سو سے زیادہ تھی، اسّی پر آ گئی۔ اب اگر ان اراکین میں سے بھی دس بیس ایسے نکل آئے جنہیں ''تحفظ'' درکار ہو تو ٹی ایم سی کی طاقت مزید گھٹ جائیگی۔ ممتا لڑنے کا ہنر جانتی ہیں بلکہ یہ کہیں کہ مخالف حالات میں ان کی سیاست کا تیور ہی کچھ اور ہوتا ہے تو غلط نہ ہوگا مگر اب ان کی صحت ویسی نہیں ہے جیسی ''سڑک کی راج نیتی'' کیلئے ضروری ہوتی ہے اس لئے ممتا کو مخالف حالات سے لڑنے کی خصوصیت اپنے بہت اعتماد کے لوگوں میں پیدا کرنی ہوگی تبھی ان کی پارٹی اور ان کی وراثت بچ پائے گی۔

''انڈیا'' اتحاد میں دوبارہ جان پڑتی دکھائی دے رہی ہے۔ ممتا بنرجی نے مغربی بنگال کا الیکشن ہارنے کے فوراً بعد جو باتیں کہیں اُن میں سے ایک یہی تھی کہ ''اب میں آزاد ہوں اور جو چاہوں کرسکتی ہوں۔'' اس میں شک نہیں کہ ممتا جارح سیاست کا بھرپور علامتی چہرا ہیں مگر ریاستی اقتدار سے بے دخلی کے بعد اُن کی شخصیت میں اُتنا وزن نہیں رہ گیا ہے جتنا کہ ۴/ مئی سے پہلے تھا۔ اسی لئے اُن کی زبان سے ''انڈیا'' اتحاد کو ازسرنو تشکیل دینے کی بات میں بھی اُتنا وزن نہیں ہے جتنا اُس دور میں ہوتا جب یہ اتحاد تشکیلی دور میں تھا، یا، ملک کے عوام اس سے اُمیدیں وابستہ کئے ہوئے تھے۔ اس کی مدت ۴/ مئی سے پہلے تک تھی۔ اب آپ اتحاد کے تانے بانے بُنیں یا ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں کوئی بڑا فرق نہیں پڑتا اس لئے کہ جو ہونا تھا ہو چکا ہے۔

مغربی بنگال کی ہار نے صرف ٹی ایم سی کو حاشئے پر نہیں لا دیا ہے بلکہ قومی سیاست میں اپوزیشن کی ساکھ بھی بُری طرح مجروح ہوئی ہے۔ اگر تمل ناڈو اور کیرالا کا نتیجہ ویسا نہ آتا جیسا کہ آیا ہے تو اپوزیشن کو منہ چھپانے کی جگہ نہ ملتی۔ یاد کیجئے ''ایکلا چلو رے'' کا نعرہ کس کا تھا؟ ۲۰۲۴ء کے لوک سبھا الیکشن کیلئے کانگریس بنگال میں ۱۰/ سے ۱۲/ سیٹیں چاہتی تھی۔ بعد میں اس نے ۶/ سیٹوں پر سمجھوتہ کرنا چاہا مگر ممتا نے صرف دو سیٹوں (برہم پور اور مالدہ جنوبی) کی پیشکش کی۔ حقیقت یہی ہے کہ ممتا کی قیادت میں ٹی ایم سی بنگال میں کسی کو بھی موقع نہیں دینا چاہتی تھی۔ حالیہ اسمبلی الیکشن کیلئے بھی اسے اپنی سیاسی طاقت کا زعم تھا۔ یہ زعم غلط نہیں تھا۔ غلط یہ ہوا کہ ممتا ''مخالف طاقت'' کو سمجھنے میں چوک گئیں۔ اگر انہوں نے انڈیا اتحاد کی پروا تب کی ہوتی اور بی جے پی کا مقابلہ تنہا نہ کیا ہوتا بلکہ متحد ہوکر مقابلہ کرنے کی ضرورت محسوس کی جاتی جس میں ٹی ایم سی کے ساتھ لیفٹ پارٹیاں بھی ہوتیں اور کانگریس بھی تو بات دوسری ہوتی۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ایسا ہوتا تو بی جے پی ہزیمت سے دوچار ہوتی۔ الیکشن کمیشن نے الگ ہی بساط بچھائی اور بی جے پی نے ہر ممکن حربہ آزمانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی مگر مل کر لڑنے سے ملک بھر کے عوام کے سامنے متحدہ اپوزیشن کی نہ صرف تصویر اُبھرتی بلکہ جو کام ممتا اب کرنے جارہی ہیں، اس کی داغ بیل پہلے ہی پڑ چکی ہوتی۔

مہاتما گاندھی سے ڈاکٹر امبیڈکر کے اختلافات

تاریخ میں آیا ہے کہ 15 اگست 1947 تا 6 اکتوبر 1951 ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ملک کے وزیر قانون کے عہدہ پر فائز تھے۔ چنانچہ وہ ناتھورام گوڈسے کے وکیل تک رسائی حاصل کی اور گوڈسے کی سزائے موت کو سزائے عمر قید میں تبدیل کرنے کی پیشکش کی۔ انہوں نے ناتھورام گوڈسے کے وکیل سے کہا کہ وہ ناتھورام گوڈسے کی دستخط شدہ درخواست رحم انہیں (امبیڈکر کو) پیش کرے۔ غرض نہرو کابینہ میں رہتے ہوئے وہ کانگریس کے خلاف جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کانگریسوں کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ گوڈسے کو پھانسی پر لٹکانا خود گاندھی جی کے پیام عدم تشدد کے منافی ہے۔

وینکٹ پارسا

ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کی سیکولر شناخت کے بارے میں عام تصور کے برخلاف یا اس کے برعکس ان کے خیالات سنگھ پریوار کی سوچ وفکر اور نظریہ سے خاص حد تک قریب تھے۔ یہ اور بات ہیکہ حد سے زیادہ عقیدت رکھنے والے امبیڈکر وادی اس پہلو کو پوشیدہ رکھنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں لیکن ایسا بہت سے مواد موجود ہے جو ڈاکٹر امبیڈکر کی اس پوشیدہ مگر حقیقی شخصیت کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کی کتاب PAKISTAN or Partition of India جو 1946ء میں شائع ہوئی۔ ان کی بنیادی سوچ کو واضح کرنے کی بہترین مثال ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر مسلمانوں کی وفاداری پر سوال اٹھاتے ہیں اور اسے ایک ہندو اکثریتی قومی ریاست کی بجائے عالمی مسلم امہ کے ساتھ قرار دیتے ہیں۔ ایک سخت اور متنازعہ نتیجہ اخذ کرتے ہوئے وہ کہتے ہیں کہ اس سے ہندو اکثریتی جمہوریت میں مسلمانوں کیلئے مفادات کا ٹکراؤ پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کے مطابق مسلم حملے، مذہب کی جبری تبدیلی اور جسے وہ غلامی قرار دیتے ہیں، مسلمانوں میں تاریخی فخر کا احساس پیدا کرتے ہیں جبکہ ہندوؤں میں شرمندگی اور شکست یا ناکامی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ ڈاکٹر امبیڈکر اور سنگھ پریوار کے سیاسی نظریات اور عالمی نقطہ نظر کی مماثلت اس سے بہتر طریقے سے شاید واضح نہیں ہوسکتی خاص طور پر وِنائک دامودر ساورکر جن کی 1923 کی تصنیف ''ہندوتوا'' بعد میں آر ایس ایس کی سوچ و فکر اور نظریہ کا محور بنی جسے کیشو بلی رام ہیڈگوار نے 1925 میں قائم کیا تھا۔ یہاں اس بات کا تذکرہ ضروری ہوگا کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے ساورکر سے تین دہائیوں پر محیط دوستی کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس کا جشن بھی منایا۔ ایک طرح سے ساورکر، محمد علی جناح اور ڈاکٹر امبیڈکر برطانوی سامراج کے زیر تسلط ہندوستانی سیاسی نظام کے اہم مثلث بن گئے تھے جس نے ان تینوں کو فروغ دینے میں مدد دی۔ اس حقیقت سے سب واقف ہیں اور اس سے کوئی بھی انکار نہیں کرسکتا کہ ساورکر ہندو راشٹر کے حامی تھے جبکہ محمد علی جناح پاکستان کے حامی تھے۔ دوسری طرف ڈاکٹر بی آر امبیڈکر صرف دلتوں کیلئے علحدہ انتخابی حلقوں تک محدود نہیں تھے بلکہ 1932 سے دلتستان کے تصور کے تحت زمین کی علحدہ آبادکاری کے بھی حامی تھے۔ یہی ان کے اس خصوصی یادداشت نامے کا مرکزی نکتہ تھا جو انہوں نے اپنی قائم کردہ شیڈول کاسٹ فیڈریشن کی جانب سے 1942 میں تیار کیا اور 1947 میں

دستور اسمبلی کو پیش کیا۔ اگر ڈاکٹر امبیڈکر اپنے پسندیدہ تصور ''دلتستان'' پر قائم نہ رہ سکے تو اس کا کریڈٹ مہاتما گاندھی کو جاتا ہے۔ وہ گاندھی جی ہی تھے جنہوں نے انہیں ضمنی انتخابات میں کامیابی دلا کر اسمبلی تک پہنچایا۔ 1947 میں دستور ساز اسمبلی اس وقت جب ڈاکٹر امبیڈکر 1946 کا اپنا الیکشن ہار گئے تھے۔ اس وقت گاندھی جی نے کانگریس قیادت کو اس بات پر قائل کیا کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر کو دستور ساز اسمبلی کی مسودہ کمیٹی کا سربراہ نامزد کیا جائے حالانکہ اس وقت تک مسودہ بی این راؤ، این انتا شایان اٹنگر اور دوسروں کی نگرانی میں کافی حد تک حتمی شکل اختیار کرچکا تھا۔ حیرت اور دلچسپی کی بات یہ تھی کہ ڈاکٹر بی آر امبیڈکر مہاتما گاندھی کے کٹر مخالف تھے۔ ناتھورام گوڈسے کی طرح ڈاکٹر بی آر امبیڈکر نے بھی ساوتری امبیڈکر کو لکھے گئے ایک مکتوب میں کہا کہ انہیں یقین ہیکہ مہاتما گاندھی کا قتل ملک کیلئے فائدہ مند ہوگا۔

ڈاکٹر امبیڈکر نے کہا کہ رومی تاریخ کا ایک واقعہ ہے جو اس موقع پر میرے ذہن میں آیا ہے۔ جب سیزر کو موت کے گھاٹ اتارا گیا اور اس کے قتل کی خبر Cicero سیزرہ تک پہنچی تب سیزرہ نے اس تک سیزر کے قتل کا پیغام پہنچانے والے پیغام رساں سے کچھ یوں کہا ''رومیوں سے کہہ دو ان کی آزادی کا وقت آ گیا'' اگر ہم اس کا تقابل سردار ولبھ بھائی پٹیل کی جانب سے 11 ستمبر 1948ء کو اس وقت کے آر ایس ایس سربراہ کو لکھے گئے مکتوب کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہیکہ آر ایس ایس سربراہ مادھو سدا شیو گولوالکر کو موسومہ اپنے مکتوب نے سردار پٹیل نے لکھا کہ گاندھی جی کے قتل پر آر ایس ایس والوں نے خوشیاں منائیں۔ آپس میں مٹھائیاں تقسیم کیں جس کے نتیجہ میں آر ایس ایس کے تئیں عوامی مخالفت بڑھ گئی ایسے میں آر ایس ایس کے خلاف کارروائی کرنا حکومت کیلئے ناگزیر ہوگیا۔ ایک بار پھر ڈاکٹر بی آر امبیڈکر مہاتما گاندھی کے قتل کے ملزمین کی مدد کرنے کے معاملہ میں اپنے انتہائی متنازعہ اور اخلاقی طور پر ناقابل دفاع کردار کے باعث تنقیدوں کی زد میں آتے ہیں۔ تاریخ میں آیا ہے کہ 15 اگست 1947 تا 6 اکتوبر 1951 ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ملک کے وزیر قانون کے عہدہ پر فائز تھے۔ چنانچہ وہ ناتھورام گوڈسے کے وکیل تک رسائی حاصل کی اور گوڈسے کی سزائے موت کو سزائے عمر قید میں تبدیل کرنے کی پیشکش کی۔ انہوں نے ناتھورام گوڈسے کے وکیل سے کہا کہ وہ ناتھورام گوڈسے کی دستخط شدہ درخواست رحم انہیں (امبیڈکر کو) پیش کرے۔ غرض نہرو کابینہ میں رہتے ہوئے وہ کانگریس کے خلاف جانے کی کوشش کر رہے تھے۔ ڈاکٹر امبیڈکر کانگریسوں کو یہ بتانا چاہتے تھے کہ گوڈسے کو پھانسی پر لٹکانا خود گاندھی جی کے پیام عدم تشدد کے منافی ہے۔ وہ سمجھتے تھے کہ اس کے نتیجہ میں کانگریس خود اپنے ہی جال میں پھنس جائے گی اور بابائے قوم مہاتما گاندھی کے قاتل کی زندگی بچانے پر مجبور ہوگئی لیکن حیرت انگیز طور پر ناتھورام گوڈسے نے امبیڈکر کی پیشکش ٹھکرا دی اور کہا کہ اگر وہ گاندھی جی کے قتل کے بعد زندہ رہتا ہے تو پھر ساری ہمدردیاں مہاتما کو حاصل ہوں گی اور وہ اس کی ہرگز اجازت نہیں دے گا۔ وہ نہیں چاہتا جی کو عوام کو ہمدردی حاصل ہیں۔ اس طرح گاندھی جی کے قاتل کی زندگی بچانے سے متعلق ڈاکٹر امبیڈکر کا منصوبہ ناکام ہوگیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر امبیڈکر نے ایک اور کلیدی ملزم کو بچانے پر اپنی توجہ مرکوز کی جسے گاندھی جی قتل کیس میں مقدمہ کا سامنا اور وہ تھا ونائک دامودر ساورکر۔ ڈاکٹر امبیڈکر خفیہ طور پر ساورکر سے ہمدردی رکھتے تھے چنانچہ ساورکر کی وکالت کرنے والی ٹیم جو ایل بی بھوپاٹکر اور پھر بعد میں ایل کے اڈوانی کے ایک بلاگ مورخہ 12 ستمبر 2013ء میں بھی ساورکر کی گاندھی جی کے قتل کیس میں برأت میں امبیڈکر کے خفیہ اور اہم رول کو تسلیم کیا گیا۔

مہاتما گاندھی اور ڈاکٹر بی آر امبیڈکر ہندوستان کی آزادی اور سماجی اصلاحات کی تاریخ کے دو عظیم رہنما تھے۔ اگرچہ دونوں کا مقصد دلتوں (اچھوتوں) کی حالتِ زار کو بدلنا اور سماجی ناانصافی کا خاتمہ تھا، لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ان کے نظریات، طریقوں اور فلسفے میں گہرے اور بنیادی اختلافات تھے۔ مہاتما گاندھی کا موقف: گاندھی جی ہندومت کے روایتی ورن ویاوستھا (ذات پات کے نظام) کو ختم کرنے کے حق میں نہیں تھے، بلکہ وہ اس کی اصلاح چاہتے تھے۔ ان کا ماننا تھا کہ ذات پات کا نظام محنت کی تقسیم کا ایک بہتر طریقہ ہے، لیکن اس میں موجود اچھوت پن ایک لعنت اور گناہ ہے جسے دور ہونا چاہیے۔

ہندوستان اور جنوبی افریقہ مستقبل کی
ٹیکنالوجیز میں دوطرفہ تعاون کو بڑھانے پر متفق

نئی دہلی: ہندوستان اور جنوبی افریقہ نے آج مستقبل کی ٹیکنالوجیز میں دوطرفہ تعاون کو بڑھانے پر اتفاق کیا، جس میں مصنوعی ذہانت، ڈیجیٹل انفراسٹرکچر اور ایڈوانسڈ مینوفیکچرنگ دوطرفہ مصروفیت کے اگلے مرحلے کے لیے کلیدی ترجیحات کے طور پر ابھرتے ہیں۔ جنوبی افریقہ کی نائب وزیر برائے سائنس ٹکنالوجی اور جدت طرازی ڈاکٹر نوملونگیلو جینا کے ساتھ بات چیت کے دوران، جنہوں نے ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ ان سے ملاقات کی، مرکزی وزیر ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے تعلقات کو روایتی تحقیقی تعاون سے آگے بڑھ کر جدت پر مبنی شراکت داریوں کی طرف لے جانے پر زور دیا۔ جنوبی افریقہ کے سائنس، ٹکنالوجی اور اختراع کے نائب وزیر ڈاکٹر نوملونگیلو جینا کے ساتھ دوطرفہ بات چیت کرتے ہوئے، ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان-جنوبی افریقہ کی مصروفیت کے اگلے مرحلے کو ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی، اختراعی ماحولیاتی نظام، اسٹارٹ اپ پارٹنرشپ اور صنعت سے منسلک تحقیق کے ذریعے تشکیل دیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ دونوں ممالک تکمیلی طاقتوں کے مالک ہیں جنہیں ترقی پذیر دنیا کے لیے سستی، قابل توسیع اور جامع تکنیکی حل تیار کرنے کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ وزیر موصوف نے کہا کہ ہندوستان اور جنوبی افریقہ مشترکہ تاریخ، جمہوری اقدار اور شمولیتی ترقی کے مشترکہ عزم کے ذریعے ایک منفرد شراکت داری کا اشتراک کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گلوبل ساؤتھ کی بااثر آوازوں کے طور پر، دونوں ممالک برکس، ابسا اور جی 20 جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع پر بین الاقوامی بات چیت کی تشکیل میں تیزی سے حصہ ڈال رہے ہیں، جبکہ متعدد اسٹریٹجک شعبوں میں دوطرفہ تعاون کو بھی آگے بڑھا رہے ہیں۔ یہ میٹنگ نئی دہلی کے کرتویہ بھون میں ہوئی۔

ہندوستانی وفد میں ڈی ایس ٹی کے سکریٹری ڈاکٹر راجیش ایس گوکھلے، محکمہ کے سینئر حکام اور وزارت خارجہ کے نمائندے شامل تھے۔ جنوبی افریقی وفد کی قیادت نائب وزیر ڈاکٹر نومالنگیلو جینا کر رہے تھے اور اس میں سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے محکمے اور جنوبی افریقی ہائی کمیشن کے سینئر حکام شامل تھے۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ ہندوستان مصنوعی ذہانت، کوانٹم ٹیکنالوجیز، سائبر فزیکل سسٹمز، ڈیجیٹل پبلک انفراسٹرکچر اور اسٹارٹ اپ کی قیادت میں اختراعات میں بڑے قومی اقدامات سے تعاون یافتہ دنیا کے سب سے تیزی سے ترقی کرنے والے اختراعی ماحولیاتی نظام کے طور پر ابھرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ پیش رفت جنوبی افریقہ کے ساتھ باہمی تحقیق، ٹیکنالوجی کی ترقی اور اختراعی شراکت داری کے نئے مواقع فراہم کرتی ہے۔ اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ سائنس کو تیزی سے ایسے حلوں میں ترجمہ کرنا چاہیے جو زندگیوں کو بہتر بنائیں، روزگار پیدا کریں اور معیشتوں کو مضبوط بنائیں، وزیر نے دونوں ممالک کے تحقیقی اداروں، اختراعی ایجنسیوں، اسٹارٹ اپس اور صنعتوں کے درمیان گہرے تعلق پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ مستقبل کے تعاون کو نہ صرف سائنسی مہارت پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے بلکہ ٹیکنالوجی کی تعیناتی، تجارتی کاری اور سماجی نتائج پر بھی توجہ دینی چاہئے۔ بات چیت کا ایک اہم نتیجہ ایڈوانسڈ میٹریلز اور مینوفیکچرنگ، جیو اسپیشل ٹیکنالوجیز اور ڈیجیٹل انفراسٹرکچر میں تعاون کو تیز کرنے کا فیصلہ تھا، ترجیحی شعبوں کی نشاندہی ہندوستان-جنوبی افریقہ مشترکہ کمیٹی کے طریقہ کار کے تحت کی گئی ہے۔ دونوں فریقوں نے سائنس دانوں، اداروں اور تکنیکی ماہرین کے درمیان بات چیت کو تیز کرنے پر اتفاق کیا تاکہ ان توجہ کے شعبوں کو ٹھوس تعاون پر مبنی پروگراموں اور نتائج میں تبدیل کیا جا سکے۔

مرکزی وزیر نتن گڈکری ۹ جون کو
زوجیلاٹنل کی پیش رفت تقریب میں شرکت کریں گے

سرینگر: نیشنل ہائی ویز اینڈ انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ کارپوریشن لمیٹڈ (این ایچ آئی ڈی سی ایل) کے ایک سینئر عہدیدار نے بتایا کہ مرکزی وزیر برائے سڑک نقل و حمل اور شاہراہیں نتن گڈکری 9 جون کو جموں وکشمیر اور لداخ کی سرحد پر واقع تزویراتی لحاظ سے اہم زوجیلا ٹنل میں پیش رفت کی تقریب میں شرکت کریں گے۔ 15.13 کلومیٹر لمبی سرنگ، جو سری نگر-لیہہ قومی شاہراہ پر زوجیلا پاس سے گزرتی ہے، کشمیر کے گاندربل ضلع کے بالتال کو کارگل، لداخ کے بینارگ سے جوڑ دے گی، جس سے تین گھنٹے کا سفر صرف 15 منٹ تک کم ہو جائے گا۔ پروجیکٹ کی کل منظور شدہ لاگت 6,808.69 کروڑ روپے ہے۔ تاہم، یہ پوچھے جانے پر کہ کیا پورا سڑک پروجیکٹ بشمول اپروچ روڈ، وینٹیلیشن سسٹم فروری 2028 کی ڈیڈ لائن سے پہلے شروع کر دیا جائے گا جو گڈکری نے پچھلے سال پارلیمنٹ میں کہا تھا، اہلکار نے مزید تفصیلات فراہم کرنے سے انکار کر دیا۔ جنوری 2025 میں وزیر اعظم نریندر مودی کے ذریعہ سونمرگ میں زیڈ موڑ ٹنل کا افتتاح کرنے کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے۔ یہ دو سرنگیں سری نگر اور لیہہ کے درمیان ہندوستان کے تمام موسمی رابطے کے منصوبے میں مرکزی حیثیت رکھتی ہیں، جو لداخ سیکٹر اور اس کی سیاحت میں تعینات افواج کے لیے فوجی نقل و حرکت اور لاجسٹک سپورٹ کو بڑھا رہی ہیں۔ ایک بار مکمل ہونے کے بعد، زوجیلا سرنگ ہندوستان کی سب سے لمبی سڑک اور ایشیا کی سب سے لمبی دوطرفہ سرنگ ہوگی جس کی اونچائی 11,578 فٹ ہوگی۔ یہ سرنگ بھی کافی تزویراتی اہمیت کی حامل ہے، جس سے لائن آف کنٹرول اور لائن آف ایکچوئل کنٹرول دونوں کے قریب سرحدی علاقوں میں فوجیوں اور رسد کی تیز رفتار نقل و حرکت ممکن ہے۔ موجودہ منصوبے کے تحت اس منصوبے کی اصل آخری تاریخ ستمبر 2026 تھی، جس میں گڈکری کی قیادت میں اکتوبر 2020 میں ایک رسمی دھماکہ کیا گیا تھا۔ تاہم، وبائی امراض کی وجہ سے ہونے والی تاخیر، قریبی سونمرگ ٹنل پروجیکٹ پر دہشت گردانہ حملہ، اور انتہائی موسمی حالات نے تکمیل کی تاریخ کو آگے بڑھا دیا۔ اس سے پہلے، سنگ بنیاد مئی 2018 میں مودی کے ذریعہ رکھا گیا تھا جب انفراسٹرکچر لیزنگ اینڈ فنانشل سروسز نے معاہدہ جیت لیا تھا جسے جنوری 2019 میں مالی مشکلات میں ڈوبنے کے بعد ختم کر دیا گیا تھا۔

امریکہ اور بھارت سول نیوکلیئر پارٹنرشپ کو
نئی سطحوں پر لے جانے کیلئے کوشاں: امریکی سفیر

نئی دہلی: امریکہ ہندوستان کے ساتھ سول نیوکلیئر تعاون کو گہرا کرنے اور ملک کی بڑھتی ہوئی بجلی کی طلب کو پورا کرنے کے لئے نجی شعبے کی قیادت میں حل لانے کی کوشش کر رہا ہے، ہندوستان میں امریکی سفیر سرجیو گور نے ممبئی میں 'وژن انڈیا 2047' اور سٹی 2026 انڈیا ایونٹ میں یہ بات کہی۔ کاروباری رہنماؤں سے خطاب کرتے ہوئے، گور نے کہا کہ دونوں ممالک "ہماری سول نیوکلیئر سیکٹر کی شراکت داری کو نئی سطحوں پر لے جا رہے ہیں" اور سول نیوکلیئر سیکٹر کو "اگلے چند سالوں میں ترقی کا ایک بہت بڑا علاقہ قرار دیا۔ انہوں نے نوٹ کیا کہ ان کے مشن نے حال ہی میں ہندوستان میں یو ایس نیوکلیئر انرجی انسٹی ٹیوٹ کی ممبر کمپنیوں کی میزبانی کی ہے" یہ اشتراک کرنے کے لئے کہ کس طرح متحرک نجی شعبے کی زیر قیادت سول نیوکلیئر انڈسٹری ہندوستان کی متوقع بجلی کی طلب کو پورا کرنے میں محفوظ اور محفوظ سول نیوکلیئر پاور میں حصہ ڈال سکتی ہے جو اس کی اقتصادی ترقی کو ایندھن دیتی ہے۔ گور کے مطابق، تعاون کی توجہ ہندوستان کی جوہری صلاحیت کو بڑھانے کے لیے نجی شعبے کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "ہم اپنے سول نیوکلیئر شعبوں کے درمیان دہائیوں کے مستقبل کے تعاون کے منتظر ہیں۔ سفیر نے اس بات پر زور دیا کہ اس طرح کی طویل مدتی سرمایہ کاری کے لیے مالیاتی خدمات کے شعبے اور امریکی کاروباری اداروں کی مدد کی ضرورت ہوگی، جو اسے دونوں معیشتوں کے لیے جیت کی صورت حال" کے طور پر تیار کرے گی۔ یہ تبصرے اس وقت سامنے آئے ہیں جب امریکہ اور ہندوستان نے فروری 2025 میں شروع ہونے والے ٹرسٹ انیشیٹو کو بڑھایا، جس میں AI، سیمی کنڈکٹرز، کوانٹم کمپیوٹنگ اور اہم معدنیات سمیت اسٹریٹجک ٹیکنالوجیز کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ گور نے جوہری توانائی کو جدید ٹیکنالوجی اور توانائی کے لیے قابل اعتماد سپلائی چین کو محفوظ بنانے کے وسیع مقصد سے منسلک کیا۔ انہوں نے حال ہی میں دستخط شدہ یو ایس۔انڈیا کریٹیکل منرلز فریم ورک کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ایک ساتھ مل کر، ہم حساس سپلائی چینز کو زبردستی مارکیٹ کے طریقوں سے بچانے اور واحد ذریعہ اجارہ داریوں کے لیے اپنے اجتماعی خطرے کو کم کرنے کے لیے کوششیں کریں گے۔

میانمار کے ساتھ تعلقات مضبوط بنانے کیلئے بھارت کا عملی رابطوں میں اضافہ
چین کے اثرورسوخ کا مقابلہ بھی ہدف

نئی دہلی: بھارت نے میانمار کے ساتھ تجارت، سلامتی اور علاقائی رابطوں کو فروغ دینے کے لیے اپنی سفارتی اور عملی سرگرمیوں میں تیزی لاتے ہوئے فوجی حکومت کے ساتھ روابط بڑھانے کی حکمت عملی اختیار کی ہے۔ مبصرین کے مطابق اس پالیسی کا مقصد نہ صرف سرحدی سلامتی اور اقتصادی مفادات کا تحفظ ہے بلکہ خطے میں چین کے بڑھتے ہوئے اثرورسوخ کا توازن قائم کرنا بھی ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت اور میانمار کے درمیان تقریباً 1,600 کلومیٹر طویل مشترکہ سرحد موجود ہے، جس کے باعث میانمار بھارت کی مشرقی اور شمال مشرقی ریاستوں کی سلامتی اور رابطہ کاری کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ نئی دہلی کا مؤقف ہے کہ سرحدی استحکام، شورش پسندی کے خلاف تعاون اور علاقائی ترقی کے لیے میانمار کے ساتھ مسلسل رابطہ ضروری ہے۔ بھارت حالیہ برسوں میں میانمار کے ساتھ بنیادی ڈھانچے، توانائی، بندرگاہوں، سڑکوں اور رابطہ کاری کے منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ ان میں کلاڈان ملٹی موڈل ٹرانزٹ ٹرانسپورٹ پروجیکٹ اور بھارت-میانمار-تھائی لینڈ ہائی وے جیسے منصوبے نمایاں ہیں، جنہیں بھارت کی ''ایکٹ ایسٹ پالیسی'' کا اہم حصہ سمجھا جاتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ میانمار میں سیاسی عدم استحکام اور جاری تنازع کے باوجود بھارت نے فوجی حکومت کے ساتھ رابطے برقرار رکھے ہیں۔ نئی دہلی کا خیال ہے کہ عملی اور حقیقت پسندانہ سفارت کاری کے ذریعے اپنے سلامتی اور اقتصادی مفادات کا بہتر تحفظ کیا جا سکتا ہے۔ تجزیہ کاروں کے مطابق میانمار میں چین کی وسیع سرمایہ کاری، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں اور اسٹریٹجک رسائی نے بھارت کو بھی اپنے روابط مزید مضبوط بنانے پر آمادہ کیا ہے۔ بھارت خطے میں توازن برقرار رکھنے اور خلیج بنگال سے جنوب مشرقی ایشیا تک اپنی رسائی کو وسعت دینے کے لیے میانمار کو ایک اہم شراکت دار تصور کرتا ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بھارت کی حکمت عملی جمہوری اصولوں اور زمینی حقائق کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش ہے، جہاں ایک جانب وہ میانمار میں استحکام اور عوامی مفادات کی حمایت کرتا ہے، جبکہ دوسری جانب اپنے طویل المدتی سلامتی، اقتصادی اور جغرافیائی سیاسی مفادات کو بھی مدنظر رکھتا ہے۔ مبصرین کے مطابق آنے والے برسوں میں میانمار بھارت کی علاقائی پالیسی، شمال مشرقی ریاستوں کی ترقی اور انڈو پیسیفک حکمت عملی میں ایک کلیدی کردار ادا کرتا رہے گا۔ بھارت اور میانمار نے اپنے دوطرفہ تعلقات کو مستحکم کرنے کے لیے عملی رابطوں، بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور سیکیورٹی تعاون میں نمایاں اضافہ کر دیا ہے۔ مئی اور جون 2026 میں میانمار کے نومنتخب صدر یومن آنگ ہلینگ کے پانچ روزہ سرکاری دورۂ ہند کے دوران دونوں ممالک نے تجارت، کنیکٹیویٹی، اور سرحدی انتظام جیسے اسٹریٹجک شعبوں میں شراکت داری کو نئی رفتار دینے کا عزم ظاہر کیا ہے۔

کابینہ نے اڈیشہ میں رامیشور سے
پارادیپ تک نئی کوسٹل ہائی وے کی تعمیر کو منظوری دی

نئی دہلی: وزیر اعظم مودی کی صدارت میں اقتصادی امور کی کابینہ کمیٹی نے آج اڈیشہ میں ہائبرڈ اینوٹی ماڈل (HAM) پر رامیشور سے پارادیپ تک نئی کوسٹل ہائی وے کی تعمیر کو منظوری دے دی ہے جس کی کل لمبائی 160.18 کلومیٹر ہے اور اس کی مجموعی سرمایہ کاری لاگت 97300 ہے۔ رامیشور سے پارادیپ تک نئی کوسٹل ہائی وے کا پروجیکٹ سیکشن اڈیشہ کے کھردا، پوری، کیندر پڑا اور جگت سنگھ پور اضلاع سے گزرتا ہے، NH-16 کا موجودہ روڈ نیٹ ورک سنہری چوکور کا حصہ ہے اور یہ پہلے سے ہی 6 لین والی ہائی وے ہے جو بڑے قصبوں کھوردھا، بھونیشور اور کٹک سے گزرتی ہے۔ موجودہ NH-316 بھونیشور پوری کو جوڑتا ہے اور مزید ستاپڑا اور کونارک تک پھیلا ہوا ہے۔ پوری-ستاپڑا اور پوری-کونارک کے ساتھ ساتھ موجودہ سڑک کا جیومیٹری ناقص ہے، راہداری کے ساتھ تقریباً 40 بربن کی ترقی اور سڑک کے کنارے مقامی مسافروں کی اعلیٰ سطح کے ساتھ، راہداری کو ہموار اور موثر لمبی دوری کی گاڑیوں کی نقل وحرکت کے لیے نامناسب بناتی ہے۔ فوری پروجیکٹوں میں رامیشور سے کونارک (پیکیج-1) تک 4 لین کی ترتیب اور کونارک سے پارادیپ (پیکیج-2) تک 2 لین کی کنفیگریشن کی تجویز ہے، جس سے 100 کلومیٹر فی گھنٹہ کی ڈیزائن کی رفتار کو یقینی بنایا جائے گا اور ریاست کے کھردا، پوری اور جاگت سنگھ پور کے اضلاع میں سفری کارکردگی کو بہتر بنایا جائے گا۔ یہ منصوبہ علاقائی نقل وحرکت میں بھی اضافہ کرے گا اور سماجی و اقتصادی ترقی کو فروغ دے گا۔ یہ پروجیکٹ پی ایم گتی شکتی کے اصولوں کے مطابق ہیں اور 9 اکنامک نوڈس اور 5 لاجسٹک نوڈس کو جوڑیں گے۔ اس کا ملک کے لاجسٹک پرفارمنس انڈیکس پر مثبت اثر پڑے گا۔ مکمل ہونے پر، رامیشور اور پارادیپ کے درمیان سفر کے وقت میں تقریباً 2 گھنٹے اور 30 منٹ کی کمی متوقع ہے، جبکہ مسافروں اور مال بردار ٹریفک دونوں کے لیے محفوظ، تیز، اور بلا تعطل رابطہ فراہم کیا جائے گا۔

بھارت کے ساتھ انٹرنیٹ گھوٹالوں سے نمٹنے کیلئے تیار ہیں
ہندوستان کے پہلے دورے پر، فومویہانے نے اہم شعبوں میں دوطرفہ تعاون پر زور دیا

نئی دہلی: ہندوستان اور لاؤس کے درمیان بے پناہ غیر استعمال شدہ صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے، جنوب مشرقی ایشیائی ملک کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ تھونگسوان فومویہانے نے مضبوط نتائج حاصل کرنے کے لیے گہرے اسٹریٹجک دباؤ کی ضرورت پر زور دیا ہے کیونکہ دونوں ممالک اپنے 70 ویں سفارتی تعلقات کی 70 ویں سالگرہ منا رہے ہیں۔ ہندوستان کے پہلے دورے پر، فومویہانے نے اہم شعبوں میں دوطرفہ تعاون پر زور دیا، بشمول بین الاقوامی انٹرنیٹ اسکام مراکز کو ختم کرنے کے لیے ایک مضبوط مشترکہ عزم۔ لاؤ کے نائب وزیر اعظم، جنہوں نے حال ہی میں دوسرے لاؤس۔انڈیا بزنس فورم میں شرکت کی، نے تسلیم کیا کہ اگرچہ موجودہ دوطرفہ تجارت "معمولی" ہے، ترقی کی گنجائش بہت زیادہ ہے۔ فومویہانے نے میڈیا کو بتایا" میں ابھی لاؤس اور ہندوستان کے درمیان دوسرے تجارتی فورم سے واپس آیا ہوں، اس لیے فورم اس بات پر بات کر رہا ہے کہ ہمارے تعلقات اور تعاون کو کس طرح بڑھایا جائے، خاص طور پر تجارتی شعبے، سیاحت اور دیگر شعبوں میں جن میں دونوں فریق دلچسپی رکھتے ہیں۔ ہمارے دونوں ممالک کے درمیان تجارت اب بھی بہت معمولی ہے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ لاؤس اور ہندوستان کے پاس اب بھی بہت سارے مواقع ہیں، بہت زیادہ امکانات ہیں کہ ہمیں اسے بڑھانا چاہیے۔ ساتھ ہی، مجھے امید ہے کہ یہ فورم کامیاب ہونے والا ہے۔ ہم دوطرفہ تعلقات اور دوطرفہ تعاون میں مزید تبادلے کی توقع کر رہے ہیں، کیونکہ ہم اپنی صلاحیتوں کو تلاش کرنے کے لیے اپنے تعاون کو بڑھانے کے منتظر ہیں۔ غیر متوقع عالمی جغرافیائی سیاسی منظرنامے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ آج کل ہمارے اردگرد کی صورتحال آسان نہیں ہے؛ اس کی پیش گوئی کرنا بہت مشکل ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے اور ہندوستان کے درمیان، ہمارے بہت طویل اور اچھے تعلقات ہیں۔ اس سال ہمارے سفارتی تعلقات کی 70 ویں سالگرہ ہے۔ اس لیے ہمارے پاس ہمارے بہت اچھے تعلقات کی سات دہائیاں ہیں۔ یہ وقت ہے کہ ہم اپنے تعلقات کے مزید ٹھوس نتائج کو تلاش کرنے کے بارے میں گہرائی سے دیکھیں۔

ہندوستان اور کرغزستان تجارتی تعلقات کو مضبوط بنانے پر رضامند
میٹنگ نے باہمی مارکیٹ کے مواقع کو بڑھانے، صنعتی ترقی کو تیز کرنے، اور دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری کے فریم ورک کو مضبوط بنانے پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی۔

بشکیک (کرغزستان): دوطرفہ اقتصادی تعاون کو گہرا کرنے کی کوشش میں، بھاری صنعتوں اور اسٹیل کے مرکزی وزیر ایچ ڈی کمارسوامی نے بدھ کو بشکیک میں کرغز جمہوریہ کے وزیر برائے اقتصادیات اور تجارت، بکیت صدیقوف کے ساتھ اعلیٰ سطحی بات چیت کی۔ میٹنگ نے باہمی مارکیٹ کے مواقع کو بڑھانے، صنعتی ترقی کو تیز کرنے، اور دونوں ممالک کے درمیان سرمایہ کاری کے فریم ورک کو مضبوط بنانے پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کی۔ انہوں نے ایکس پر پوسٹ کیا کہا آج بشکیک میں کرغیز جمہوریہ کے وزیر برائے اقتصادیات اور تجارت کے عزت مآب جناب بکیت صدیقوف کے ساتھ ایک میٹنگ ہوئی۔ ہم نے ہندوستان اور کرغزستان کے درمیان اقتصادی تعلقات کو مضبوط بنانے پر نتیجہ خیز بات چیت کی اور تجارت، پیداوار، صنعتی ترقی اور سرمایہ کاری میں تعاون کے نئے مواقع تلاش کیے۔ وزارتی سطح کی بات چیت نے شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن (SCO) کی علاقائی ترجیحات کے مطابق مستقبل کے تعاون کو ترتیب دینے کے لیے ایک اسٹریٹجک پلیٹ فارم کے طور پر کام کیا۔ بھاری پیداواری شعبوں، بھاری مشینری اور اسٹیل ویلیو چینز کو فروغ دینے پر غور وخوض کیا گیا۔ دونوں رہنماؤں نے دونوں منڈیوں کے درمیان مینوفیکچرنگ اور مصنوعات کی سرمایہ کاری کو آسان بنانے کے لیے نئے، براہ راست راستوں کی تلاش کی۔ بات چیت نے دونوں خطوں میں مالی خوشحالی کو آگے بڑھانے کے مقصد سے مضبوط، لچکدار شراکت داری قائم کرنے کے لیے ایک متحد وژن پر زور دیا۔ کمارسوامی نے کہا، معاشی اور صنعتی تعلقات کو وسعت دینے اور باہمی طور پر فائدہ مند شراکت داری پیدا کرنے کے لیے ہماری مشترکہ وابستگی بات چیت میں ظاہر ہوئی"۔ اس کے علاوہ جمہوریہ کرغزستان میں ہندوستان کے سفیر بریندر سنگھ یادو نے بھی بات چیت میں حصہ لیا۔ ہائی پروفائل مصروفیت ایک اہم موڑ پر آتی ہے کیونکہ ہندوستان وکشٹ بھارت اور آتمنیر بھر بھارت اقدامات کی وسیع چھتری کے تحت اپنی وسط ایشیائی رسائی کو مسلسل تیز کرتا جا رہا ہے۔

بھارتی فضائیہ کے C-17 گلوب ماسٹر III نے
یوگنڈا کو ایبولا کے علاج کے لیے اہم طبی امداد پہنچائی

نئی دہلی: ہندوستان نے منگل کو یوگنڈا کو ایبولا وائرس کے پھیلنے کے تناظر میں ہندوستانی فضائیہ کے C-17 گلوب ماسٹر III کے ذریعے اہم طبی امداد فراہم کی۔ ہندوستان کی طرف سے فراہم کی جانے والی فوری طبی امداد کے بصری اشتراک کرتے ہوئے، ہندوستانی فضائیہ نے ایکس پر ایک پوسٹ میں اس بات کی نشاندہی کی کہ کس طرح مشن انسانی ہمدردی کی ہنگامی صورتحال کے دوران اپنی ردعمل کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے' بھارتیہ فضائیہ کے C-17 گلوب ماسٹر۔III نے ایبولا وائرس کے پھیلاؤ سے نمٹنے کے لیے 02 جون کو نئی دہلی سے یوگنڈا کے لیے اہم طبی امداد کو ہوائی جہاز سے بھیجا۔ ہندوستان نے افریقی یونین کمیشن کی جانب سے موصول ہونے والی درخواست کے جواب میں ایبولا سے نمٹنے کی کوششوں میں مدد کے لیے افریقہ کے سینٹرز فار ڈیزیز کنٹرول اینڈ پریوینشن (افریقہ سی ڈی سی) کو فوری طبی امداد فراہم کی ہے۔ قبل ازیں منگل کو، وزارت خارجہ نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان کی حمایت افریقہ کے کچھ حصوں میں ایبولا کی وبا پر قابو پانے کے لیے افریقہ سی ڈی سی کی ضروریات کو پورا کرنے اور صحت عامہ کی تیاریوں اور علاقائی ردعمل کی صلاحیتوں کو مضبوط بنانے کے لیے موزوں ہے۔ وزارت خارجہ نے بتایا کہ فوری ردعمل کے طور پر، تقریباً 2.5 ٹن فوری طبی سامان کی پہلی قسط 24 مئی کو کمپالا، یوگنڈا کے لیے روانہ کی گئی تھی، جس میں حفاظتی پوشاک، طبی نگرانی کے آلات، ضروری ادویات اور سپلیمنٹس شامل تھے۔ افریقہ سی ڈی سی سے ضروریات کی مزید تفصیلی فہرست حاصل کرنے کے بعد، وزارت خارجہ امور نے اب 43 ٹن کی ایک بڑی دوسری قسط کو متحرک کیا ہے، جس میں حفاظتی پوشاک، تشخیصی اور نگرانی کے آلات، نمونے کی نقل وحمل کی کٹس، انفیکشن سے بچاؤ کے سامان، ادویات اور سپلیمنٹس شامل ہیں۔ دوسری قسط 2 جون 2026 کو کمپالا پہنچے گی اور افریقہ سی ڈی سی کے حوالے کی جائے گی۔

ٹرمپ کے اقتدار سے باہر ہونے کے
دوران پی ایم مودی کی حمایت اب بھی گونجتی ہے: امریکی سفیر

نئی دہلی: بھارت میں امریکی سفیر سرجیو گور نے بدھ، 3 جون کو کہا کہ پی ایم مودی کی ڈونلڈ ٹرمپ کی حمایت جب وہ اقتدار سے باہر تھے، اب بھی گونجتی ہے۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پی ایم مودی کے ساتھ ایک ٹیلی فونک گفتگو میں کہا، مجھے امید ہے کہ ہندوستان کے لوگ جانتے ہوں گے کہ وہ آپ کے ساتھ کتنے خوش قسمت ہیں۔ یہ اہمیت رکھتا ہے جب آپ نیچے ہوں، یہ پہچاننا کہ آپ کا دوست کون ہے؛ مودی وہ دوست ہے۔ گور کے مطابق، امریکی صدر ٹرمپ کو پی ایم مودی کی حمایت یاد ہے جب وہ اقتدار میں نہیں تھے۔ گور نے مزید کہا کہ ان کا طویل مدتی وژن یہ ہے کہ امریکہ اور بھارت کے تعلقات کو اس نسل کا "تعریفی رشتہ" بنایا جائے۔ ہندوستان-امریکہ کے عبوری تجارتی معاہدے کی پیشرفت پر روشنی ڈالتے ہوئے، گور نے کہا کہ گزشتہ ہفتے ہندوستانی نمائندوں کے واشنگٹن کے دورے کے بعد یہ معاہدہ 99 فیصد مکمل ہو گیا ہے۔

کتاب کلام حکیم سے قلب منیب تک کے بشمول مولانا غیاث احمد رشادیؒ کی دیگر پانچ کتابوں کا اجراء
واضح ہو کہ مولانا رشادی گزشتہ ۴۲/سال سے کڑی محنت کے ساتھ تصنیفات و تالیفات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں

مفتی منیب الرحمٰن قاسمی رفیق شعبہ تحقیق و تصحیح رشادی پبلشرز حیدرآباد کی اطلاع کی بموجب بمقام دفتر صفا بیت المال حیدرآباد ملک کے معروف مصنف ومفسر قرآن مولانا غیاث احمد رشادی صاحب کی چھ تازہ تصنیفات کا اجراء عمل میں آیا، اجراء کتب کے لیے رشادی پبلشرز کی جانب سے ایک پریس کانفرنس طلب کی گئی تھی جس میں پریس میڈیا اور الیکٹرانک میڈیا کی نمائندہ شخصیات نے شرکت کی۔ واضح ہو کہ مولانا رشادی گزشتہ 42 سال سے کڑی محنت کے ساتھ تصنیفات وتالیفات کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں جنہوں نے عقائد اسلام، عبادات اسلام، اخلاق نبوی، معاملات، معاشرت، معیشت، قرآنیات، سیرت نبوی کے علاوہ بچوں کے لیے دینی نصاب سے متعلق تقریباً ڈیڑھ سو کتابیں تصنیف کی ہیں، مولانا کے قلم سے تحریر کردہ تفسیر بنام "عام فہم درس قرآن" ملک کے گوشہ گوشہ تک پہنچ چکی ہے، تین ہزار سے زائد مساجد میں یہ تفسیر بعد فجر یا عصر گزشتہ تین سالوں سے پڑھی جا رہی ہے اور گزشتہ آٹھ سالوں سے واٹس ایپ کے ڈیڑھ ہزار گروپس کے ذریعہ روزانہ درس قرآن کی ترسیل کا مبارک سلسلہ جاری ہے جس سے لاکھوں لوگ قرآن کے پیغام کو سمجھ رہے ہیں۔ قرآنیات سے متعلق آج ایک اور ضخیم کتاب "کلام حکیم سے قلب منیب تک" کا اجراء بھی عمل میں آیا۔ مولانا نے اس سال ماہ رمضان المبارک کی مسعود ساعتوں میں اس کتاب کی تصنیف انجام دی، اس کتاب [illegible]

اللہ تعالیٰ کے حقوق، رسول اللہ، صحابہ کرام، علماء کرام کے حقوق کے علاوہ ماں باپ، رشتہ داروں، پڑوسیوں، مہمانوں، محتاجوں، سائلوں، یتیموں، بیواؤں، غلاموں وغیرہ کے حقوق آیات واحادیث کی روشنی میں پیش کی ہیں، ان دو کتابوں کے علاوہ تیسری کتاب،، انبیاء سابقہ اور اقوام سابقہ،، کے نام سے مولانا رشادی نے تحریر کی ہے جس میں تمام اقوام کا ذکر اور تمام انبیاء سابقہ سے متعلق تفصیلات پیش کی ہیں نیز ایک نئی تصنیف ،، بنی اسرائیل کی برائیاں اور موجودہ مسلمانوں کا حال،، کے ذریعہ بتلایا ہے کہ اس وقت عام مسلمانوں میں بنی اسرائیل کی برائیاں کس طرح سرایت کی ہوئی ہیں۔ مولانا نے ایک اور کتاب بنام،، وہ ہم میں سے نہیں،، تحریر کی ہے جس میں انہوں نے ان احادیث کا انتخاب کیا ہے جن میں ان بدنصیب افراد کی نشاندہی کی گئی ہے جو اس امت کا فرد بننے کے لائق نہیں نیز مولانا نے ایک اور مختصر کتابچہ بھی تحریر کیا ہے جو "تم میں بہترین وہ ہے" کے نام سے ہے۔ مولانا نے عامۃ المسلمین سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کتابوں سے استفادہ کریں، گھروں میں افراد خانہ کے ساتھ دینی کتابوں کے پڑھنے پڑھانے کا معمول رکھیں، مولانا نے بطور خاص " کلام حکیم سے قلب منیب تک" نامی اس کتاب کی اشاعت میں تعاون کی بھی اہل خیر سے اپیل کی ہے تاکہ شعبہ حفظ کے طلباء کو بطور تحفہ یا بطور انعام کثیر تعداد میں دیا جا سکے اور مساجد میں بھی یہ کتاب رکھی جا سکے۔

بی جے پی اور آر ایس ایس قبائلیوں کو 'جل

جنگل اور زمین' کے حقوق سے محروم کرنا چاہتی ہیں: راہل گاندھی

راہل گاندھی نے بی جے پی اور آر ایس ایس کو قبائلی مخالف قرار دیتے ہوئے کہا کہ وہ قبائلیوں کو جل، جنگل اور زمین کے حقوق سے محروم کرنا چاہتے ہیں، کانگریس ان حقوق کے تحفظ کے لیے ہر جدوجہد کرے گی۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے بی جے پی اور آر ایس ایس پر قبائلی مخالف ذہنیت رکھنے کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ دونوں تنظیمیں قبائلی برادری کو ان کے جل، جنگل اور زمین کے حقوق سے محروم کرنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس قبائلیوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے ہر ممکن قدم اٹھانے اور ہر سطح پر جدوجہد کرنے کے لیے تیار ہے۔ راہل گاندھی نے یہ بیان بدھ کے روز کانگریس کے قبائلی شعبے کی جانب سے نئی دہلی میں واقع اندرا بھون میں منعقدہ ایک پروگرام میں شرکت کے بعد سوشل میڈیا پر جاری اپنے پیغام میں دیا۔ وہ 'آدیواسی پروفیشنلز کانکلیو 2026' سے خطاب کر رہے تھے، جہاں قبائلی برادری سے متعلق مختلف مسائل اور ان کے حقوق پر گفتگو کی گئی۔ پروگرام کے دوران راہل گاندھی نے قبائلی رہنما اور مجاہد آزادی برسا منڈا کو خراج عقیدت پیش کیا۔ اس موقع پر کانگریس کے قبائلی شعبے کے سربراہ وکرانت بھوریا نے انہیں روایتی قبائلی ٹوپی بھی پیش کی۔ راہل گاندھی نے اپنی فیس بک پوسٹ میں کہا کہ قبائلی ہندوستان کے پہلے مالک ہیں اور ہندوستان کی تاریخی شعور، تہذیبی وراثت اور اجتماعی دانش انہی میں محفوظ ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہی حقیقت ہے جسے تسلیم کیا جانا چاہیے۔ ان کے مطابق قبائلی برادری نے صدیوں سے جنگلات، زمین اور قدرتی وسائل کے تحفظ میں اہم کردار ادا کیا ہے اور ان کے حقوق کا احترام ملک کی ذمہ داری ہے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی قبائلی مخالف سوچ قبائلیوں کو 'آدیواسی' کے بجائے 'ون واسی' کہہ کر ان کی شناخت کو کمزور کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ اس طرز فکر کا مقصد قبائلیوں کو ان کے بنیادی حقوق اور قدرتی وسائل پر اختیار سے دور رکھنا ہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ کانگریس پارٹی قبائلیوں کے حقوق، عزت اور شناخت کا مکمل احترام کرتی ہے۔ انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ ان کی جماعت قبائلی برادری کے مفادات کے تحفظ کے لیے ہر ضروری اقدام کرے گی اور ان کے حقوق پر کسی بھی قسم کی زد برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ قبائلی برادری کے حقوق کا تحفظ صرف ایک سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ سماجی انصاف اور آئینی اقدار کا تقاضا بھی ہے۔ ان کے مطابق کانگریس اس مقصد کے لیے ہر جمہوری اور آئینی جدوجہد میں قبائلیوں کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ راہل گاندھی کے اس بیان کو قبائلی حقوق کے معاملے پر حکمراں جماعت اور کانگریس کے درمیان جاری سیاسی اختلافات کے تناظر میں اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ کانگریس لیڈر اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے بی جے پی اور آر ایس ایس پر سخت نشانہ سادھتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ وہ قبائلی برادری (آدیواسیوں) کو ان کے 'جل، جنگل اور زمین' (پانی، جنگل اور زمین) کے حقوق سے محروم کرنا چاہتی ہیں۔ راہل گاندھی نے یہ ریمارکس نئی دہلی کے اندرا بھون میں آدیواسی کانگریس کے زیر اہتمام منعقدہ ایک تقریب اور نیشنل آدیواسی پروفیشنل کانکلیو میں شرکت کے بعد کہے۔ راہل گاندھی نے کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کی ذہنیت آدیواسی مخالف ہے۔ وہ آدیواسیوں کو ملک کا اصل مالک ماننے کے بجائے صرف ون واسی (جنگل میں رہنے والے) سمجھتے ہیں تاکہ ان کے حقوق محدود کیے جا سکیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ موجودہ حکومت قبائلیوں کی پشتینی زمینیں اور جنگلات ان کی مرضی کے بغیر چھین کر بڑے صنعت کاروں اور سرمایہ داروں کے حوالے کرنا چاہتی ہے۔ راہل گاندھی نے واضح کیا کہ آدیواسی اس ملک کے حقیقی مالک ہیں۔ کانگریس پارٹی ان کے حقوق، آئین، اور ریزرویشن کے تحفظ کے لیے ہر سطح پر لڑائی جاری رکھے گی۔ انہوں نے پہلے بھی حکومت پر زور دیا تھا کہ وہ عدالتوں میں آدیواسیوں کے تحفظ کے لیے بنے فارسٹ رائٹس ایکٹ کا مضبوطی سے دفاع کرے تاکہ قبائلی خاندانوں کو بے دخلی سے بچایا جا سکے۔

جرمنی نے بھی بھارتی مسافروں کیلئے ایئر پورٹ ٹرانزٹ ویزا کی شرط ختم کی

نئی دہلی/برلن: فرانس کے بعد جرمنی نے بھی بھارتی شہریوں کے لیے ایئر پورٹ ٹرانزٹ ویزا کی شرط ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے، جس سے بین الاقوامی سفر کرنے والے لاکھوں بھارتی مسافروں کو بڑی سہولت حاصل ہوگی۔ جرمن سفارت خانے کے مطابق 3 جون 2026 سے بھارتی شہریوں کو کسی تیسرے ملک کے سفر کے دوران جرمن ہوائی اڈوں پر قیام کے لیے ٹرانزٹ ویزا درکار نہیں ہوگا، بشرطیکہ وہ صرف بین الاقوامی ٹرانزٹ زون میں رہیں اور جرمنی میں باضابطہ داخل نہ ہوں۔ یہ سہولت خاص طور پر فرینکفرٹ اور میونخ جیسے بڑے جرمن ہوائی اڈوں کے ذریعے امریکہ، برطانیہ، کینیڈا، افریقہ اور دیگر غیر شینگن ممالک کا سفر کرنے والے بھارتی مسافروں کے لیے اہم سمجھی جا رہی ہے۔ جرمن حکومت نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ دونوں ممالک کے درمیان عوامی روابط کو فروغ دینے، سفر کو آسان بنانے اور بھارت-جرمنی اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط کرنے کے عزم کا حصہ ہے۔ یہ اعلان جرمن چانسلر فریڈرش میرز کے جنوری 2026 کے دورۂ بھارت کے دوران کیے گئے وعدے پر عملدرآمد بھی ہے۔ اس سے قبل فرانس نے بھی 10 اپریل 2026 سے بھارتی شہریوں کے لیے ایئر پورٹ ٹرانزٹ ویزا کی شرط ختم کر دی تھی، جس کے بعد اب یورپ کے دو اہم ہوابازی مراکز بھارتی مسافروں کیلئے مزید آسان ہو گئے ہیں۔ تاہم حکام نے واضح کیا ہے کہ ٹرانزٹ ویزا کی شرط ختم ہونے کا مطلب جرمنی یا شینگن علاقے میں ویزا فری داخلہ نہیں ہے۔ جو مسافر جرمنی میں امیگریشن کرا کر داخل ہونا چاہتے ہیں یا شینگن ممالک کا سفر کرنا چاہتے ہیں، انہیں حسب معمول متعلقہ ویزا حاصل کرنا ہوگا۔ ماہرین کے مطابق جرمنی اور فرانس کے حالیہ فیصلوں سے بھارتی مسافروں کے لیے یورپی ہوائی اڈوں کے ذریعے بین الاقوامی سفر نہ صرف آسان ہوگا بلکہ وقت اور ویزا اخراجات میں بھی نمایاں کمی آئے گی۔

وینزویلا کی قائم مقام صدر دلسی روڈریگیز پانچ روزہ دورے پر بھارت پہنچیں گی

نئی دہلی: وینزویلا کی قائم مقام صدر دلسی روڈریگیز 3 سے 7 جون تک بھارت کا پانچ روزہ سرکاری دورہ کریں گی، جس کے دوران دونوں ممالک کے درمیان توانائی، تجارت، سرمایہ کاری اور دیگر شعبوں میں تعاون بڑھانے پر بات چیت متوقع ہے۔ بھارتی وزارتِ خارجہ کے مطابق دلسی روڈریگیز وزیر اعظم نریندر مودی اور دیگر اعلیٰ حکام سے ملاقات کریں گی۔ مذاکرات میں توانائی، تجارت، سرمایہ کاری، ادویات سازی، صحت، ٹرانسپورٹ اور قابلِ تجدید توانائی سمیت دوطرفہ تعلقات کے مختلف پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا۔ یہ دورہ ایسے وقت میں ہو رہا ہے جب بھارت وینزویلا سے خام تیل کی درآمدات میں اضافہ کر رہا ہے۔ مئی 2026 میں بھارت وینزویلا کے تیل کا دوسرا بڑا خریدار رہا، جہاں درآمدات تقریباً 27.4 لاکھ بیرل یومیہ تک پہنچ گئیں۔ بھارتی کمپنیوں، خصوصاً ریلائنس انڈسٹریز، نے حالیہ مہینوں میں وینزویلا کے خام تیل کی خریداری میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

بھارتی چپ اسٹارٹ اپس پروٹو ٹائپ سے تجارتی پیداوار کے مرحلے میں داخل

نئی دہلی: بھارت کی ابھرتی ہوئی سیمی کنڈکٹر صنعت کے لیے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے، جہاں متعدد مقامی چپ اسٹارٹ اپس پروٹو ٹائپ مرحلے سے نکل کر تجارتی پیداوار اور کسٹمر پائلٹ پروگرامز کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ پیش رفت بھارت کی ٹیکنالوجی خود انحصاری اور سیمی کنڈکٹر شعبے میں عالمی سطح پر مقام بنانے کی کوششوں میں ایک اہم سنگ میل ہے۔ رپورٹ کے مطابق نیترا سیمی، مائنڈ گروو ٹکنالوجیز اور اگنیٹ سیمی کنڈکٹر سمیت کئی بھارتی کمپنیاں اپنے تیار کردہ چپس کے عملی استعمال اور بڑے پیمانے پر پیداوار کی تیاری کر رہی ہیں۔ یہ کمپنیاں مختلف صنعتی شراکت داروں کے ساتھ آزمائشی منصوبے چلا رہی ہیں اور مارکیٹ میں باقاعدہ داخلے کی منصوبہ بندی کر رہی ہیں۔ بھارت میں سیمی کنڈکٹر اسٹارٹ اپس میں سرمایہ کاری بھی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ 2026 کے ابتدائی پانچ ماہ کے دوران اس شعبے کی کمپنیوں نے تقریباً 92 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری حاصل کی، جو گزشتہ سال کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے۔ ماہرین اس اضافے کو حکومتی مراعات، سرمایہ کاروں کی بڑھتی دلچسپی اور اسٹارٹ اپس کی پیداوار کے مرحلے تک رسائی سے جوڑتے ہیں۔ ادھر حکومت کی جانب سے انڈیا سیمی کنڈکٹر مشن کے تحت متعدد مینوفیکچرنگ منصوبوں کو بھی فروغ دیا جا رہا ہے۔ ملک بھر میں کئی سیمی کنڈکٹر پلانٹس پر کام جاری ہے جبکہ ٹاٹا الیکٹرانکس اور دیگر کمپنیوں کے منصوبے بھارت کی مقامی چپ صنعت کو مزید مضبوط بنانے کی توقع رکھتے ہیں۔

بھارت کی کثیر الجہتی خارجہ پالیسی

عالمی سفارت کاری کیلئے ایک نیا ماڈل: اسرائیلی تجزیہ

یروشلم/نئی دہلی: ایک اسرائیلی تجزیاتی مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت کی خارجہ پالیسی روایتی عالمی بلاک سیاست سے ہٹ کر "کثیر الجہتی ہم آہنگی" کے اصول پر استوار ہے، جو موجودہ غیر یقینی عالمی ماحول میں ایک مؤثر اور حقیقت پسندانہ ماڈل کے طور پر ابھر رہی ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی کے حالیہ یورپ اور خلیجی ممالک کے دوروں نے یہ ظاہر کیا کہ نئی دہلی مختلف عالمی طاقتوں کے ساتھ بیک وقت مضبوط تعلقات برقرار رکھنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق بھارت ایک جانب امریکہ اور مغربی ممالک کے ساتھ دفاعی اور اقتصادی تعاون بڑھا رہا ہے جبکہ دوسری جانب اپنی اسٹریٹجک خودمختاری کو بھی برقرار رکھے ہوئے ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارت نے متحدہ عرب امارات، ناروے، نیدرلینڈز اور اٹلی سمیت مختلف ممالک کے ساتھ توانائی، سرمایہ کاری، ٹیکنالوجی، خلائی تعاون اور بنیادی ڈھانچے کے شعبوں میں متعدد معاہدے کیے ہیں، جو اس کی عالمی اہمیت میں اضافے کی عکاسی کرتے ہیں۔ مضمون میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ بھارت کی خارجہ پالیسی صرف اقتصادی اور دفاعی تعاون تک محدود نہیں بلکہ ثقافتی روابط، عوامی سفارت کاری اور دنیا بھر میں موجود بھارتی برادری کو بھی ایک اہم سفارتی اثاثے کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ تجزیہ نگار کے مطابق مغربی دنیا اکثر بھارت کی پالیسی کو "غیر جانبداری" یا "دو کشتیوں میں سوار ہونے" کے تناظر میں دیکھتی ہے، تاہم حقیقت میں نئی دہلی اپنی قومی ترجیحات اور خودمختاری کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف طاقتوں کے ساتھ متوازن تعلقات قائم کر رہا ہے۔ مضمون میں کہا گیا ہے کہ بھارت کسی ایک عالمی طاقت کے زیرِ اثر آنے کے بجائے اسٹریٹجک خودمختاری کو ترجیح دیتا ہے اور یہی طرزِ عمل اسے بدلتے ہوئے عالمی نظام میں ایک منفرد مقام فراہم کرتا ہے۔ مصنف کے مطابق یہ ماڈل مستقبل کی بین الاقوامی سفارت کاری کے لیے بھی اہم مثال بن سکتا ہے۔ اسرائیلی تجزیہ نگار نے یہ بھی رائے دی کہ دنیا کی دیگر ریاستوں، بالخصوص اسرائیل، کو بھارت کے اس سفارتی ماڈل کا مطالعہ کرنا چاہیے، کیونکہ یہ تیزی سے بدلتے ہوئے عالمی ماحول میں قومی مفادات کے تحفظ اور بین الاقوامی شراکت داریوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی ایک کامیاب مثال پیش کرتا ہے۔

بھارت ۱۱۴/ جدید رافیل جنگی طیاروں کے

حصول کی تیاری میں، فضائیہ کی جدید کاری کو تقویت

نئی دہلی/پیرس: بھارت اپنی فضائیہ کی جنگی صلاحیتوں کو مزید مضبوط بنانے کے لیے 114 نئے کثیر المقاصد لڑاکا طیاروں کے حصول کے منصوبے پر پیش رفت کر رہا ہے، جس میں فرانسیسی ساختہ رافیل طیارہ ایک مضبوط امیدوار کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ منصوبہ بھارتی فضائیہ کی جدید کاری کی سب سے بڑی دفاعی خریداریوں میں شمار کیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق بھارتی فضائیہ اس وقت اسکواڈرنز کی تعداد میں کمی کے چیلنج کا سامنا کر رہی ہے۔ فضائیہ کی مطلوبہ تعداد 42 اسکواڈرنز سمجھی جاتی ہے، جبکہ موجودہ تعداد اس سے نمایاں طور پر کم ہے۔ دفاعی ماہرین کا کہنا ہے کہ نئے طیاروں کی خریداری فضائی برتری برقرار رکھنے اور مستقبل کے سکیورٹی تقاضوں کو پورا کرنے کے لیے ضروری ہے۔ مجوزہ پروگرام کے تحت 114 لڑاکا طیارے "میک ان انڈیا" فریم ورک کے تحت حاصل کیے جا سکتے ہیں، جس میں غیر ملکی دفاعی کمپنیوں کو بھارتی شراکت داروں کے ساتھ مل کر مقامی سطح پر پیداوار کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ اس سے نہ صرف دفاعی صلاحیت میں اضافہ ہوگا بلکہ مقامی دفاعی صنعت اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کو بھی فروغ ملے گا۔ فرانسیسی کمپنی داسو ایوی ایشن کے رافیل طیارے کو پہلے ہی بھارتی فضائیہ میں شامل کیا جا چکا ہے، جہاں یہ مختلف آپریشنل مشنوں میں استعمال ہو رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق رافیل کی موجودہ موجودگی، تربیتی ڈھانچے اور لاجسٹک نظام کی دستیابی اسے نئے منصوبے میں ایک اہم امیدوار بناتی ہے۔ اس منصوبے میں رافیل کے علاوہ دیگر بین الاقوامی جنگی طیارے بھی مقابلے میں شامل ہیں، جن میں امریکی، یورپی اور دیگر دفاعی کمپنیوں کے پلیٹ فارمز شامل ہیں۔ تاہم حتمی فیصلہ تکنیکی جانچ، لاگت، مقامی پیداوار اور آپریشنل ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے گا۔ دفاعی تجزیہ کاروں کے مطابق 114 جنگی طیاروں کی مجوزہ خریداری نہ صرف بھارتی فضائیہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گی بلکہ بھارت کے طویل مدتی دفاعی منصوبوں اور مقامی دفاعی مینوفیکچرنگ کے اہداف کو بھی تقویت فراہم کرے گی۔

عظیم طاقتوں کی رقابت کے دور میں بھارت اور جنوب

مشرقی ایشیا کے درمیان اسٹریٹجک ہم آہنگی میں اضافہ

نئی دہلی: عالمی سطح پر بڑھتی ہوئی طاقتوں کی رقابت اور بدلتے ہوئے انڈو پیسیفک منظرنامے کے درمیان بھارت اور جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کے درمیان اسٹریٹجک تعاون اور ہم آہنگی میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ایک نئی تحقیقی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دونوں فریق اب اقتصادی، سلامتی، بحری اور سفارتی شعبوں میں پہلے سے زیادہ قریب آ رہے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق 2014 میں وزیر اعظم نریندر مودی کی جانب سے "لک ایسٹ" پالیسی کو "ایکٹ ایسٹ" پالیسی میں تبدیل کیے جانے کے بعد بھارت نے جنوب مشرقی ایشیا کے ساتھ اپنے تعلقات کو مزید فعال اور عملی بنیادوں پر استوار کیا۔ اس پالیسی کے تحت تجارت، رابطہ کاری، دفاعی تعاون اور علاقائی شراکت داری کو فروغ دینے کی کوششیں کی گئیں۔ مطالعے میں کہا گیا ہے کہ بحرِ ہند اور بحرالکاہل کے خطے میں بڑھتے ہوئے جغرافیائی سیاسی مقابلے کے باعث بھارت اور آسیان ممالک کے مفادات میں کئی شعبوں میں ہم آہنگی پیدا ہوئی ہے۔ ماہرین کے مطابق جنوب مشرقی ایشیا بھارت کی انڈو پیسیفک حکمتِ عملی کا ایک اہم ستون ہے، جبکہ آسیان ممالک بھی خطے میں توازن، استحکام اور کثیر الجہتی تعاون کو فروغ دینے کے لیے بھارت کو ایک اہم شراکت دار کے طور پر دیکھتے ہیں۔ رپورٹ کا نتیجہ ہے کہ موجودہ عالمی حالات میں بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کے درمیان اسٹریٹجک اشتراک صرف دوطرفہ تعلقات تک محدود نہیں بلکہ خطے کے مستقبل کے توازنِ طاقت اور اقتصادی استحکام کے لیے بھی اہمیت اختیار کر چکا ہے۔ سمندری سلامتی، سپلائی چینز کا تحفظ، اہم معدنیات تک رسائی اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجیز ایسے شعبے ہیں جہاں تعاون کی گنجائش مسلسل بڑھ رہی ہے۔ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ بھارت اور جنوب مشرقی ایشیا کے تعلقات میں پیش رفت ہوئی ہے، تاہم تجارت، بنیادی ڈھانچے کے منصوبوں، رابطہ کاری اور اقتصادی انضمام کے میدان میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسٹریٹجک شراکت داری کو عملی نتائج میں تبدیل کیا جا سکے۔

ہند-عمان سیپا معاہدے کے

نفاذ سے دوطرفہ تجارت میں نمایاں اضافے کی توقع

مسقط/نئی دہلی: بھارت اور عمان کے درمیان جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ (CEPA) یکم جون 2026 سے نافذ ہو گیا ہے، جس کے بعد دونوں ممالک کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور اقتصادی تعاون میں نمایاں اضافے کی توقع ظاہر کی جا رہی ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ معاہدہ نہ صرف تجارتی حجم میں اضافہ کرے گا بلکہ خلیجی خطے میں بھارت کی اقتصادی موجودگی کو بھی مزید مضبوط بنائے گا۔ معاہدے کے تحت بھارت کو عمان کی 98.08 فیصد ٹیرف لائنز پر مکمل ڈیوٹی فری رسائی حاصل ہوگی، جو عمان کو ہونے والی بھارتی برآمدات کی تقریباً 99.38 فیصد مالیت کا احاطہ کرتی ہے۔ اس اقدام سے بھارتی مصنوعات عمانی منڈی میں مزید مسابقتی ہو جائیں گی۔ حکام کے مطابق ٹیکسٹائل، چمڑا، پلاسٹک، انجینئرنگ مصنوعات، زرعی اشیا، سمندری خوراک، فارماسیوٹیکل مصنوعات، جواہرات اور زیورات سمیت متعدد شعبے اس معاہدے سے براہِ راست فائدہ اٹھائیں گے۔ عمانی منڈی تک آسان رسائی سے بھارتی برآمدات میں خاطر خواہ اضافہ متوقع ہے۔ اقتصادی ماہرین کا کہنا ہے کہ عمان بھارت کے لیے صرف ایک تجارتی شراکت دار ہی نہیں بلکہ ایک اہم اسٹریٹجک مرکز بھی ہے۔ عمان کی بندرگاہیں، خصوصاً دقم اور صلالہ، خلیج، افریقہ اور یورپ تک رسائی کے لیے اہم تجارتی راہداریوں کا کردار ادا کرتی ہیں۔ بھارت اور عمان کے درمیان دوطرفہ تجارت مالی سال 2025-26 میں تقریباً 11.18 ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے، اور دونوں ممالک کو امید ہے کہ سیپا معاہدے کے نفاذ سے یہ حجم آنے والے برسوں میں مزید تیزی سے بڑھے گا۔ تجزیہ کاروں کے مطابق یہ معاہدہ توانائی کے شعبے میں بھی اہم ثابت ہو سکتا ہے۔ عمان پہلے ہی بھارت کے لیے تیل، گیس، پیٹرو کیمیکلز اور کھادوں کا ایک اہم سپلائر ہے، جبکہ حالیہ علاقائی صورتحال نے عمان کی اسٹریٹجک اہمیت کو مزید بڑھا دیا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ سیپا معاہدہ بھارت اور عمان کے تعلقات کو محض تجارت تک محدود نہیں رکھے گا بلکہ سرمایہ کاری، خدمات، ڈیجیٹل معیشت، لاجسٹکس اور سپلائی چین تعاون کے نئے مواقع بھی پیدا کرے گا، جس سے دونوں ممالک کے اقتصادی روابط ایک نئے مرحلے میں داخل ہوں گے۔

ویتنام کے ساتھ براہموس معاہدہ طے۔ انڈونیشیا اگلا ممکنہ خریدار

نئی دہلی: بھارت نے ویتنام کے ساتھ سپرسانک کروز میزائل براہموس کی فراہمی کا معاہدہ باضابطہ طور پر مکمل کر لیا ہے، جبکہ انڈونیشیا کے ساتھ اسی نوعیت کے دفاعی معاہدے کو بھی حتمی مراحل میں قرار دیا جا رہا ہے۔ یہ پیش رفت بھارت کی دفاعی برآمدات میں ایک اہم سنگ میل سمجھی جا رہی ہے۔ بھارتی دفاعی سکریٹری راجیش کمار سنگھ نے سنگاپور میں شنگری لا ڈائیلاگ کے موقع پر بتایا کہ ویتنام کے ساتھ براہموس میزائل معاہدہ طے پا چکا ہے اور انڈونیشیا کے ساتھ مذاکرات بھی آخری مرحلے میں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بھارت دوست ممالک کے ساتھ دفاعی ٹیکنالوجی کے اشتراک کے لیے پُرعزم ہے۔ براہموس میزائل بھارت اور روس کی مشترکہ کاوش کا نتیجہ ہے اور اسے دنیا کے تیز ترین آپریشنل سپرسانک کروز میزائلوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ بھارت اس سے قبل 2022 میں فلپائن کو بھی براہموس نظام فروخت کر چکا ہے، جس کے بعد جنوب مشرقی ایشیا میں اس کی مانگ میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ویتنام کے ساتھ معاہدے کی مالیت تقریباً 60 ارب بھارتی روپے (629 ملین امریکی ڈالر) تک ہو سکتی ہے، جس میں تربیت اور لاجسٹک معاونت بھی شامل ہے۔ دفاعی ماہرین کے مطابق یہ معاہدہ بحیرہ جنوبی چین میں بڑھتی ہوئی سکیورٹی پیچیدگیوں کے تناظر میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔ دوسری جانب انڈونیشیا پہلے ہی براہموس میزائل کے حصول کے لیے بھارت کے ساتھ ایک ابتدائی دفاعی معاہدے میں داخل ہو چکا ہے۔ مبصرین کا کہنا ہے کہ اگر مکمل معاہدہ طے پا جاتا ہے تو یہ بھارت کی دفاعی صنعت اور انڈو پیسیفک خطے میں اس کے تزویراتی اثر و رسوخ کو مزید مضبوط کرے گا۔ ماہرین کے مطابق ویتنام اور انڈونیشیا کے ساتھ براہموس معاہدے بھارت کی "میک ان انڈیا" دفاعی حکمت عملی اور عالمی دفاعی برآمدات بڑھانے کی پالیسی کی کامیابی کی عکاسی کرتے ہیں، جبکہ جنوب مشرقی ایشیا میں نئی دہلی کے بڑھتے ہوئے تزویراتی کردار کو بھی نمایاں کرتے ہیں۔

نیپالی فوج کی بھارت کی قیادت میں

ہونے والی کثیر الملکی فوجی مشق "پرگتی" میں شرکت

کٹھمنڈو/نئی دہلی: نیپال آرمی کے 38 رکنی دستے نے بھارتی فوج کی میزبانی میں منعقد ہونے والی پہلی کثیر الملکی ہمسایہ فوجی فیلڈ ٹریننگ مشق "پرگتی" میں شرکت کی۔ یہ مشق 18 سے 31 مئی 2026 تک بھارت کے امروئی میں منعقد ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق اس مشق میں 11 دوست ممالک کی افواج نے حصہ لیا، جس کا مقصد علاقائی دفاعی تعاون، باہمی ہم آہنگی اور مشترکہ آپریشنل صلاحیتوں کو فروغ دینا تھا۔ بھارتی سفارت خانے کے مطابق مشق نے شریک ممالک کے درمیان فوجی روابط کو مضبوط بنانے، باہمی اعتماد بڑھانے اور مشترکہ آپریشنل صلاحیتوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کیا۔ تربیتی سرگرمیوں میں مشترکہ منصوبہ بندی، فیلڈ سطح پر کارروائیوں کے نفاذ اور کثیر الملکی ماحول میں اجتماعی ردِعمل کی صلاحیتوں کو بہتر بنانے پر خصوصی توجہ دی گئی۔ مشق کی ایک نمایاں خصوصیت نیپال آرمی کے نائب سربراہ لیفٹیننٹ جنرل پردیپ جنگ کے سی کی قیادت میں تین رکنی مبصر وفد کی شرکت تھی۔ وفد نے 28 سے 31 مئی کے دوران منعقد ہونے والے توثیقی مرحلے اور اختتامی تقریب میں شرکت کی، جسے علاقائی دفاعی سرگرمیوں میں نیپال کی فعال شمولیت کا مظہر قرار دیا گیا۔ دفاعی ماہرین کے مطابق "ایکس پرگتی" جیسے اقدامات خطے میں فوجی سفارت کاری کو فروغ دینے، مشترکہ تیاریوں کو بہتر بنانے اور دوست ممالک کے درمیان دفاعی تعاون کو مزید مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

بھارت کی سبز توانائی میں تیزی

2035 تک 400 ارب ڈالر کی آلاتی منڈی متوقع

نئی دہلی: بھارت میں قابلِ تجدید توانائی اور بجلی کے شعبے میں تیزی سے ہونے والی سرمایہ کاری کے نتیجے میں 2035 تک توانائی سے متعلق آلات اور ساز و سامان کی تقریباً 400 ارب ڈالر مالیت کی منڈی وجود میں آنے کی توقع ہے۔ ماہرین کے مطابق شمسی توانائی، ہوا سے بجلی کی پیداوار، بیٹری ذخیرہ کاری، گرڈ جدید کاری اور برقی نقل و حمل کی بڑھتی ہوئی طلب اس ترقی کی بنیادی محرکات ہیں۔ ایک حالیہ تجزیے کے مطابق بھارت کی توانائی منتقلی نہ صرف بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت میں اضافہ کر رہی ہے بلکہ ٹرانسفارمرز، کیبلز، پاور الیکٹرانکس، بیٹریوں، سولر ماڈیولز اور دیگر برقی آلات کی مانگ میں بھی نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ تاہم ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر مقامی مینوفیکچرنگ کی رفتار میں خاطر خواہ اضافہ نہ ہوا تو ملک کو 2035 تک تقریباً 130 ارب ڈالر کے پیداواری خسارے اور بڑھتی ہوئی درآمدی انحصار کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ بھارت نے 2030 تک 500 گیگاواٹ غیر فوسل فیول توانائی کی صلاحیت حاصل کرنے کا ہدف مقرر کر رکھا ہے۔ اس مقصد کے تحت شمسی اور ہوائی توانائی کے منصوبوں، توانائی ذخیرہ کاری اور ٹرانسمیشن انفراسٹرکچر میں بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری جاری ہے۔

ہندوستان میں خشک سالی کا بحران، گرم ہوتی آب و ہوا

پردھان کو بچانے پر وزیر اعظم اتنے بضد کیوں ہیں؟ سی بی ایس ای تنازعہ پر جے رام رمیش کا سوال

نئی دہلی: سی بی ایس ای کے آن اسکرین مارکنگ تنازعہ پر کانگریس نے وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو نشانہ بنایا۔ جے رام رمیش نے وزارت تعلیم کی کارکردگی پر سوال اٹھاتے ہوئے وزیر اعظم سے وضاحت طلب کی۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے سی بی ایس ای کے آن اسکرین مارکنگ نظام سے متعلق تنازعہ کو لے کر مرکزی وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان پر سخت تنقید کی ہے اور وزیر اعظم نریندر مودی سے سوال کیا ہے کہ وہ دھرمیندر پردھان کو بچانے پر اتنے بضد کیوں ہیں۔ جے رام رمیش نے بدھ کو ایکس پر جاری ایک تفصیلی پوسٹ میں کہا کہ سی بی ایس ای کی قیادت کا تبادلہ کیے جانے کے باوجود وزیر تعلیم اب بھی اپنے عہدے پر برقرار ہیں، جبکہ ان کی وزارت کی نااہلی اور بدعنوانی کے شواہد مسلسل سامنے آ رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزارت تعلیم اور سی بی ایس ای دونوں اعلیٰ سطح پر جوابدہی کے سنگین فقدان کا شکار ہیں۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ ڈگ وجے سنگھ کی سربراہی والی پارلیمانی قائمہ کمیٹی برائے تعلیم کے سامنے سی بی ایس ای کے حکام آن اسکرین مارکنگ نظام کی خریداری سے متعلق اٹھائے گئے سوالات کا جواب دینے میں ناکام رہے۔ ان کے مطابق یہ سوالات 18 سالہ طالب علم سارتھک سدھانت نے اٹھائے تھے، جنہوں نے سوشل میڈیا کے ذریعے مبینہ بے ضابطگیوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ جے رام رمیش نے ایک انگریزی اخبار کی تحقیقاتی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے دعویٰ کیا کہ آن اسکرین مارکنگ نظام کے آزمائشی مرحلے میں شامل متعدد افراد نے اس نظام پر سنجیدہ اعتراضات ظاہر کیے تھے اور سی بی ایس ای سے کہا تھا کہ خامیوں کے ازالے اور تمام جانچ کنندگان کی تربیت مکمل ہونے تک اس کے نفاذ میں تاخیر کی جائے۔ تاہم ان کے مطابق بورڈ نے نہ صرف اس مشورے کو نظر انداز کیا بلکہ اٹھائے گئے کئی مخصوص مسائل کا بھی کوئی مؤثر حل نہیں کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سی بی ایس ای طلبہ کی جوابی کاپیوں کی از سر نو جانچ کے لیے مقرر اپنی ہی مدتوں پر عمل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ ان کے مطابق پہلے 29 مئی کی آخری تاریخ آگے بڑھائی گئی اور بعد میں یکم جون کی نئی مدت بھی پوری نہ ہو سکی۔ جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ دو جون کو پورٹل کھلنے کے بعد بھی کئی طلبہ کو رسائی اور ادائیگی سے متعلق دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ کانگریس رہنما نے الزام لگایا کہ دھرمیندر پردھان ایک بدعنوان، نااہل اور غیر حساس وزارت تعلیم چلا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ بعض عوامی جائزوں میں این ڈی اے کے حامی ووٹروں کی جانب سے بھی وزیر تعلیم کے استعفے کا مطالبہ سامنے آیا ہے۔ جے رام رمیش نے سوال کیا کہ آخر وزیر اعظم نریندر مودی دھرمیندر پردھان کے دفاع پر کیوں اصرار کر رہے ہیں اور انہیں اب تک کس کی سرپرستی حاصل ہے۔

Printed and Published by MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI on behalf of ADAA PRODUCTION PVT LTD. at SOMANI PRINTING PRESS Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ہندوستانی ٹیم کے نیوزی لینڈ دورہ کا اعلان

دونوں ٹیموں کے درمیان کھیلے جائیں گے ۵/ٹی۔۲۰/، ۵/ون ڈے اور ۲/ٹیسٹ میچ، ہندوستانی ٹیم کے لیے یہ دورہ بے حد اہم مانا جارہا ہے کیونکہ نیوزی لینڈ کے حالات ہمیشہ غیر ملکی ٹیموں کے لئے چیلنجنگ رہے ہیں، ایسے میں یہ سیریز کھلاڑیوں کی جانچ کا بڑا موقع ہوگی۔

ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے مصروف انٹرنیشنل کیلنڈر میں اب ایک اور بڑا دورہ شامل ہوگیا ہے۔ انڈین کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے اکتوبر-نومبر 2026 میں ہونے والے ہندوستانی ٹیم کے نیوزی لینڈ دورے کا پورا شیڈیول جاری کر دیا ہے۔ اس دورے پر ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان مجموعی طور پر 12 میچ کھیلے جائیں گے جن میں 5 ٹی-20 انٹرنیشنل، 5 ون ڈے اور 2 ٹیسٹ میچ شامل ہیں۔ دورے کی شروعات 22 اکتوبر 2026 کو کرائسٹ چرچ میں پہلے ٹی-20 مقابلے سے ہوگی۔ ٹی-20 سیریز کے سبھی مقابلے ہندوستانی وقت کے مطابق دوپہر 1 بج کر 30 منٹ پر شروع ہوں گے۔ اس کے بعد دونوں ٹیمیں 5 میچوں کی ون ڈے سیریز میں آمنے سامنے ہوں گی، جس کا پہلا مقابلہ 4 نومبر کو آکلینڈ کے ایڈن پارک میں کھیلا جائے گا۔ ون ڈے سیریز کے سبھی میچ ہندوستانی وقت کے مطابق صبح 8 بج کر 30 منٹ پر شروع ہوں گے۔ آکلینڈ، ویلنگٹن، ہیملٹن اور ماؤنٹ مونگانوئی اس سیریز کی میزبانی کریں گے۔ بی سی سی آئی نے اپنے سرکاری سوشل میڈیا پوسٹ میں بتایا کہ یہ تاریخی دورہ اکتوبر 2026 سے شروع ہوگا جس میں 5 ٹی-20، 5 ون ڈے اور 2 ٹیسٹ میچ شامل ہوں گے۔ ٹیسٹ سیریز کے 2 میچ 19 اور 27 نومبر سے ہوں گے۔ ہندوستانی ٹیم کے لیے یہ دورہ بے حد اہم مانا جارہا ہے کیونکہ نیوزی لینڈ کے حالات ہمیشہ سے غیر ملکی ٹیموں کے لئے چیلنجنگ رہے ہیں، ایسے حالات میں یہ سیریز کھلاڑیوں کی تیاری اور ٹیم کی ساخت کو جانچنے کا بڑا موقع ہوگی۔ ہندوستان اور نیوزی لینڈ کے درمیان ٹی 20 سیریز کے شیڈیول کے مطابق پہلا میچ 22 اکتوبر کو کرائسٹ چرچ (ہیگلے اوول) میں دوپہر 1:30 بجے ہوگا۔ وہیں دوسرا ٹی-20 میچ 24 اکتوبر کو اسی گراؤنڈ پر اسی وقت پر ہوگا، جبکہ تیسرا میچ 27 اکتوبر کو ویلنگٹن (اسکائی اسٹیڈیم)، چوتھا میچ 30 اکتوبر آکلینڈ (ایڈن پارک) اور پانچواں ٹی 20 میچ یکم نومبر کو ہیملٹن (سیڈن پارک) میں دوپہر 1:30 بجے کھیلا جائے گا۔ ون ڈے سیریز کے لیے جاری شیڈیول کے مطابق پہلا ون ڈے 4 نومبر کو آکلینڈ (ایڈن پارک) میں صبح 8:30 بجے ہوگا جبکہ دوسرا ون ڈے 7 نومبر کو ویلنگٹن (اسکائی اسٹیڈیم)، تیسرا ون ڈے 10 نومبر ہیملٹن (سیڈن پارک)، چوتھا ون ڈے 13 نومبر اور پانچواں ون ڈے 15 نومبر کو ماؤنٹ مونگانوئی (بے اوول) میں کھیلا جائے گا۔ 2 ٹیسٹ میچوں کے شیڈیول کے مطابق پہلا ٹیسٹ میچ 19 سے 13 نومبر ویلنگٹن (بیسن ریزرو) میں صبح 4:30 بجے اور دوسرا ٹیسٹ 27 نومبر سے یکم دسمبر کو کرائسٹ چرچ (ہیگلے اوول) میں صبح 4:30 بجے سے کھیلا جائے گا۔ انڈین کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے اکتوبر اور نومبر 2026 میں ہونے والے ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے تاریخی دورہ نیوزی لینڈ کا مکمل شیڈیول جاری کردیا ہے۔

پاکستانی بیٹنگ لائن ریت کی دیوار ثابت ہوئی

آسٹریلیا نے دوسرے ون ڈے میں پاکستان کو ۴۱/رنز سے ہرادیا، ۲۳۲/رنز کے ہدف کے جواب میں

پاکستانی ٹیم ۱۹۰/رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ قذافی اسٹیڈیم لاہور میں آسٹریلیا نے پاکستان کے خلاف دوسرے ون ڈے میں مقررہ ۵۰/اوورز میں ۹/وکٹوں کے نقصان پر ۲۳۱/رنز بنائے۔ ۲۳۲/رنز کے ہدف کے تعاقب میں پاکستانی ٹیم شدید مشکلات کا شکار ہوگئی اور صرف ۵۸/رنز پر اپنی ۵/اہم وکٹیں گنوا بیٹھی، شاداب خان کی مزاحمت بھی ٹیم کو فتح نہیں دلوا سکی۔ شاداب خان نے انتہائی مشکل حالات میں ۱۰۴/گیندوں پر ۷۱/رنز کی ذمہ دارانہ اننگز کھیلی، جس میں ایک چوکا اور ۳/چھکے شامل تھے۔ ان کی یہ اننگز ایسے وقت میں آئی جب پاکستان کی ابتدائی بیٹنگ لائن مکمل طور پر ناکام ہوچکی تھی اور ٹیم مسلسل دباؤ کا شکار تھی۔ پاکستانی اوپنرز صاحبزادہ فرحان اور معاذ صداقت نے اننگز کا آغاز کیا، لیکن اننگز کے پہلے ہی اوور میں آسٹریلیا کو بڑی کامیابی مل گئی، معاذ صداقت بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوگئے، ان کے بعد بابر اعظم کریز پر آئے، دوسرے اوور میں صاحبزادہ فرحان بھی صرف ۳/رنز بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ ابتدائی دو وکٹیں گرنے کے بعد بابر اعظم اور غازی غوری نے محتاط انداز میں اننگز کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ بابر اعظم نے ۱۶/رنز کی مختصر اننگز کھیلی جس میں دو چوکے شامل تھے، تاہم نیتھن ایلس کی ایک اندر آتی ہوئی گیند ان کے لیے مشکلات کا باعث بن گئی۔ بابر اعظم کے آؤٹ ہونے کے بعد سلمان علی آغا کریز پر آئے، لیکن وہ بھی زیادہ دیر وکٹ پر نہ ٹھہر سکے، اور ۷/رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے، جس کے بعد عبدالصمد بھی ۲/رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ آسٹریلیا کے بولر نیتھن ایلس نے ۴/اور میتھیو شارٹ نے ۳/وکٹ حاصل کئے۔ اس سے قبل پاکستان نے آسٹریلیا کے خلاف ٹاس جیت کر فیلڈنگ کا فیصلہ کیا، آسٹریلوی ٹیم کو ایک مرحلے پر بڑا اسکور بنانے کی امید تھی، تاہم پاکستانی بولرز نے وقفے وقفے سے وکٹیں حاصل کر کے مہمان ٹیم کو کھل کر کھیلنے کا موقع نہیں دیا۔ اگرچہ آسٹریلیا کی جانب سے چند اہم شراکتیں قائم ہوئیں، لیکن پاکستانی بولنگ اٹیک مسلسل دباؤ برقرار رکھنے میں کامیاب رہا۔ آسٹریلیا کی بیٹنگ لائن میں سب سے نمایاں کارکردگی جوش انگلس اور کیمرون گرین نے دکھائی، جنہوں نے نصف سنچریاں اسکور کیں، کیمرون گرین نے ۵۳/رن، جوش انگلس نے ۵۱/رنز بنائے۔

خواتین ٹی ۲۰/ورلڈ کپ سے قبل ہندوستان کو بڑا جھٹکا، انگلینڈ نے سیریز جیت لی

خواتین ٹی ۲۰/ورلڈ کپ کے آغاز سے ٹھیک پہلے انگلینڈ نے تیسرے اور فیصلہ کن ٹی ۲۰/میچ میں ہندوستانی خواتین ٹیم کو ۶/وکٹوں سے شکست دے دی

خواتین ٹی ۲۰/ورلڈ کپ کے آغاز سے ٹھیک پہلے انگلینڈ نے ٹانٹن میں کھیلے گئے تیسرے اور فیصلہ کن ٹی ۲۰/میچ میں ہندوستانی خواتین ٹیم کو ۶/وکٹوں سے شکست دے دی۔ اس فتح کے ساتھ ہی میزبان انگلینڈ نے تین میچوں کی سیریز ۱-۲/گول سے اپنے نام کرلی۔ ہندوستان نے میچ میں ایک وقت پر گرفت مضبوط کر لی تھی، لیکن انگلش بلے بازوں کی شاندار شراکت داری نے میچ کا پانسہ پلٹ دیا۔ کپتان ہرمن پریت کور کی ناقابل شکست نصف سنچری کی بدولت دنیا کی تیسری نمبر کی ٹیم ہندوستان نے ۱۸۰/رنز کا بڑا اسکور کھڑا کیا تھا، لیکن دنیا کی دوسرے نمبر کی ٹیم انگلینڈ نے اس مشکل ہدف کو ۱۸ء۳/اوورز میں ہی عبور کر لیا۔ ٹاس ہارنے کے بعد پہلے بلے بازی کرتے ہوئے ہندوستان کی شروعات اچھی نہ رہی۔ اوپنر شیفالی ورما جلدی آؤٹ ہوگئیں اور اسمرتی مندھانا بھی چوتھے اوور میں صرف ۵۷/کے مجموعی اسکور پر پویلین لوٹ گئیں۔ اس کے بعد یاستیکا بھاٹیا (۳۲/رنز) اور جیمیما روڈریگز (۲۹/رنز) نے اننگز کو سنبھالا۔ مڈل آرڈر میں کپتان ہرمن پریت کور نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۴۰/گیندوں پر ناٹ آؤٹ ۵۶/رنز بنائے اور دیپتی شرما (۳۲/رنز) کے ساتھ مل کر پانچویں وکٹ کے لیے ۶۷/رنز جوڑے، جس کی بدولت ہندوستان نے مقررہ ۲۰/اوورز میں ۵/وکٹ پر ۱۸۰/کا ایک مسابقتی اسکور قائم کیا۔ انگلینڈ کی جانب سے لورین بیل نے ۳۶/رن دے کر ۲/وکٹیں حاصل کیں۔ ۱۸۱/رنز کے ہدف کا پیچھا کرتے ہوئے انگلینڈ کی شروعات انتہائی مایوس کن رہی۔ ہندوستانی گیند باز کرانتی گوڑ اور اروندھتی ریڈی نے تباہ کن گیند بازی کرتے ہوئے چھٹے اوور تک انگلینڈ کے ۳/ٹاپ بلے بازوں کو محض ۳۸/رنز پر آؤٹ کر کے میچ پر ہندوستان کی گرفت مضبوط کر دی۔ لیکن اس کے بعد ایلس کیپسی اور کپتان ہیدر نائٹ نے ہندوستانی گیند بازوں کے خلاف جوابی حملہ شروع کیا۔ دونوں کے درمیان چوتھی وکٹ کے لیے محض ۶۷/گیندوں پر ۱۳۷/رنز کی طوفانی شراکت داری قائم ہوئی۔ ایلس کیپسی نے صرف ۲۷/گیندوں پر اپنی نصف سنچری مکمل کی اور مجموعی طور پر ۴۳/گیندوں پر ۸۲/رنز (۹/چوکے، ۳/چھکے) کی جارحانہ اننگز کھیلی۔ ہیدر نائٹ نے کپتانی اننگز کھیلتے ہوئے ۴۲/گیندوں پر ۱۰/چوکوں کی مدد سے ۷۰/رنز بنائے اور ناٹ آؤٹ رہ کر ٹیم کو فتح دلائی۔ ہندوستان کی جانب سے صرف اروندھتی ریڈی (۲/۳۱) اور کرانتی گوڑ (۲/۴۰) ہی وکٹ لینے میں کامیاب ہو سکیں۔ اس سیریز کا پہلا میچ چیمسفورڈ میں ہندوستان نے جیتا تھا جبکہ دوسرا میچ برسٹل میں انگلینڈ نے جیت کر سیریز برابر کی تھی۔

عاقب نبی اور ذیشان انصاری نیٹ گیند باز کے طور پر ہندوستانی ٹیم میں شامل

ان ۶/گیند بازوں میں شامل ہیں جنہیں بطور نیٹ بولرز ہندوستانی ٹیم کے ساتھ جوڑا گیا ہے

جموں و کشمیر کے تیز گیند باز عاقب نبی، جو افغانستان کے خلاف واحد ٹیسٹ میچ کیلئے حتمی اسکواڈ میں جگہ بنانے میں ناکام رہے تھے، ان ۶/گیند بازوں میں شامل ہیں جنہیں بطور نیٹ بولرز ہندوستانی ٹیم کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ یہ گیند باز ۶/جون سے ملاں پور میں شروع ہونے والے ٹیسٹ میچ کی تیاریوں میں ہندوستانی بلے بازوں کو پریکٹس فراہم کریں گے۔ ہندوستانی کرکٹ بورڈ کی جانب سے نیٹ پریکٹس کیلئے عاقب نبی (تیز گیند باز)، گرجپنیت سنگھ (تیز گیند باز)، پرنس یادو (تیز گیند باز)، سارنش جین (آف اسپنر)، ذیشان انصاری (لیگ اسپنر) اور شیوانگ کمار (اسپنر) کا انتخاب کیا گیا ہے۔ عاقب نبی کے علاوہ تیز گیند بازی کے شعبے میں ۲/اور باصلاحیت بولرز شامل ہیں۔ ان میں نوجوان اور انتہائی متاثر کن تیز گیند باز پرنس یادو اور تمل ناڈو کے گرجپنیت سنگھ شامل ہیں۔ پرنس یادو، جنہوں نے حال ہی میں آئی پی ایل میں اپنی تیز رفتار گیند بازی سے سب کو متاثر کیا ہے، اس واحد ٹیسٹ میچ کے بعد ہونے والی ون ڈے سیریز کے لئے بھی ہندوستانی ٹیم کا حصہ ہیں۔ دوسری جانب، اتر پردیش کے لیگ اسپنر ذیشان انصاری اپنی لیگ بریک گیند بازی سے دوسری سمت کی موومنٹ کو کور کریں گے۔ شیوانگ اور ذیشان انصاری دونوں کے پاس اپنی گیند بازی میں خطرناک گوگلی پھینکنے کی بہترین صلاحیت موجود ہے، جس سے ہندوستانی بلے بازوں کو افغان اسپنرز کا سامنا کرنے کے لئے بہترین تیاری کا موقع ملے گا۔ ہندوستان کے سابق لیگ اسپنر سائی راج بہوتولے، نیو چنڈی گڑھ میں افغانستان کے خلاف کھیلے جانے والے واحد ٹیسٹ میچ سے قبل، باضابطہ طور پر ہندوستانی مردوں کی کرکٹ ٹیم میں بطور اسپن بولنگ کوچ شامل ہوگئے ہیں۔ ۵۳/سالہ بہوتولے ٹیسٹ میچ کے ساتھ ساتھ وہائٹ بال کرکٹ میں بھی ہندوستانی اسپنرز کے ساتھ کام کریں گے۔ سائی راج بہوتولے حال ہی میں آئی پی ایل میں پنجاب کنگز کے ساتھ بطور اسپن بولنگ کوچ منسلک تھے۔ اس سے قبل وہ کیرالہ اور بنگال کی ڈومیسٹک ٹیموں کے کوچ بھی رہ چکے ہیں۔ نیشنل کرکٹ اکیڈمی میں شامل ہونے سے پہلے، وہ ۲۰۱۸ء سے ۲۰۲۱ء تک راجستھان رائلز کے سپورٹ اسٹاف کا حصہ تھے۔ سابق ہیڈ کوچ راہل دراوڑ کے دور میں انہوں نے انڈیا 'اے' اور سینئر ہندوستانی ٹیم کے کچھ دوروں کیلئے بھی خدمات انجام دیں، جس کے بعد آئی پی ایل ۲۰۲۵ء میں وہ ایک بار پھر راجستھان رائلز کے ساتھ جڑ گئے تھے۔ واضح رہے کہ ہندوستانی ٹیم کے سپورٹ اسٹاف میں اب تک کوئی باقاعدہ اسپن بولنگ کوچ موجود نہیں تھا۔ بہوتولے اب ہیڈ کوچ گوتم گمبھیر کی قیادت میں بننے والی اس ٹیم کا حصہ ہوں گے۔

رنویر سنگھ اور ایف ڈبلیو آئی سی ای تنازع میں نیا موڑ

عدم تعاون کی ہدایت واپس

فلم "ڈان ۳" سے علیحدگی کے معاملے پر اداکار رنویر سنگھ اور فیڈریشن آف ویسٹرن انڈیا سنے ایمپلائز کے درمیان جاری تنازعہ میں اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق رنویر سنگھ نے ایف ڈبلیو آئی سی ای کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی، جس کے بعد تنظیم نے اپنی عدم تعاون کی ہدایت واپس لینے کا اعلان کردیا۔ ایف ڈبلیو آئی سی ای کا کہنا ہے کہ پروڈیوسرز گلڈ، امپا اور سنٹا کی درخواست پر یہ فیصلہ کیا گیا تاکہ تمام فریقین باہمی بات چیت کے ذریعے مسئلے کا حل تلاش کر سکیں۔ بالی ووڈ اداکار رنویر سنگھ اور فیڈریشن آف ویسٹرن انڈیا سنے ایمپلائز (FWICE) کے درمیان جاری تنازعہ میں ایک اہم موڑ آگیا ہے۔ فلم "ڈان ۳" سے رنویر سنگھ کی علاحدگی کے بعد پیدا ہونے والی کشیدگی اب قانونی اور صنعتی سطح پر نئی شکل اختیار کر رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق رنویر سنگھ نے ایف ڈبلیو آئی سی ای کے خلاف قانونی کارروائی شروع کی ہے۔ اگرچہ مقدمے کی مکمل تفصیلات ابھی منظر عام پر نہیں آئیں، لیکن اس اقدام کے فوراً بعد تنظیم نے اداکار کے خلاف جاری اپنی عدم تعاون ہدایت واپس لینے کا اعلان کردیا ہے۔ تنازع اس وقت شدت اختیار کر گیا تھا جب فلم "ڈان ۳" کے اعلان کے تقریباً تین سال بعد رنویر سنگھ نے فلم سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا۔ پروڈکشن ہاؤس ایکسل انٹرٹینمنٹ اور ایف ڈبلیو آئی سی ای کے مطابق اس مرحلے تک فلم کی تیاری پر تقریباً ۴۵/کروڑ روپے خرچ ہو چکے تھے اور اداکار کے اچانک فیصلے سے منصوبے کو بڑا دھچکا پہنچا۔ دوسری جانب رنویر سنگھ کی ٹیم کا موقف تھا کہ ان کی علاحدگی کی بنیادی وجہ تخلیقی اختلافات تھے۔ ذرائع کے مطابق اداکار فلم کی اسکرپٹ اور منصوبے کی سست رفتار پیش رفت سے مطمئن نہیں تھے، جس کے باعث انہوں نے پروجیکٹ سے الگ ہونے کا فیصلہ کیا۔ رپورٹس میں یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ معاملے کو خوش اسلوبی سے حل کرنے کے لیے رنویر سنگھ کی جانب سے ایکسل انٹرٹینمنٹ کو مستقبل کے منصوبوں کے لیے ۱۰/کروڑ روپے اور اضافی ۲۵/کروڑ روپے کی پیشکش کی گئی تھی، تاہم پروڈکشن ہاؤس نے یہ تجویز قبول نہیں کی اور مستقبل میں اداکار کے ساتھ کام نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے بعد ایف ڈبلیو آئی سی ای نے ایک عدم تعاون ہدایت جاری کی تھی۔ اگرچہ اسے باضابطہ پابندی قرار نہیں دیا گیا تھا، تاہم یونین سے وابستہ اراکین اور تکنیکی ماہرین کو مشورہ دیا گیا تھا کہ وہ رنویر سنگھ کے ساتھ نئے منصوبوں میں کام کرنے سے گریز کریں۔

آئی ایم ڈی بی: مقبول ترین ہندوستانی شخصیت یدھویر اہلاوت، جانئے کون ہیں؟

آئی ایم ڈی بی کی تازہ ترین ہفتہ وار 'ٹاپ ۳۰/مقبول ترین ہندوستانی شخصیات' کی فہرست میں ایک حیران کن تبدیلی سامنے آئی ہے

آئی ایم ڈی بی کی تازہ ترین ہفتہ وار "ٹاپ ۳۰/مقبول ترین ہندوستانی شخصیات" کی فہرست میں ایک حیران کن تبدیلی سامنے آئی ہے۔ اس بار کسی سپر اسٹار یا بڑی فلمی شخصیت کے بجائے نوجوان اداکار یدھویر اہلاوت نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ نیٹ فلکس کی حالیہ فلم "کرتویہ" میں اپنی متاثر کن اداکاری کے بعد یدھویر کے بارے میں شائقین کی دلچسپی میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا، جس کے نتیجے میں وہ آئی ایم ڈی بی کی مقبولیت درجہ بندی میں سرفہرست پہنچ گئے۔ انہوں نے ایشوریہ رائے بچن، وجے اور موہن لال جیسی بڑی شخصیات کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔ دنیا کے معروف فلمی اور تفریحی ڈیٹا بیس پلیٹ فارم آئی ایم ڈی بی کی جانب سے جاری کی جانے والی ہفتہ وار "ٹاپ ۳۰/مقبول ترین ہندوستانی شخصیات" کی تازہ فہرست نے فلمی حلقوں اور شائقین کو حیران کردیا ہے۔ عام طور پر اس فہرست میں وہ اداکار اور اداکارائیں سرفہرست رہتے ہیں جن کی فلمیں سنیما گھروں میں کامیابی حاصل کر رہی ہوں یا جن کے اوٹی ٹی منصوبے سوشل میڈیا پر ٹرینڈ کر رہے ہوں۔ تاہم اس ہفتے کی درجہ بندی میں ایک نوجوان اداکار نے تمام بڑی شخصیات کو پیچھے چھوڑتے ہوئے پہلی پوزیشن حاصل کرلی۔ آئی ایم ڈی بی کی تازہ درجہ بندی کے مطابق نوجوان اداکار یدھویر اہلاوت اس وقت ہندوستان کی سب سے زیادہ مقبول شخصیت بن گئے ہیں۔ ان کی یہ کامیابی حال ہی میں ریلیز ہونے والی نیٹ فلکس فلم "کرتویہ" میں ان کی غیر معمولی اداکاری کے بعد سامنے آئی ہے۔ فلم میں سیف علی خان مرکزی کردار ادا کر رہے ہیں، جبکہ یدھویر اہلاوت نے ایک ایسے ۱۴/سالہ لڑکے کا کردار نبھایا ہے جسے قتل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ کہانی میں سیف علی خان ایک پولیس افسر کے روپ میں نظر آتے ہیں، جنہیں اس بچے کی حفاظت کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ فلم میں یدھویر کی جذباتی اور پختہ اداکاری نے نہ صرف ناقدین بلکہ عام ناظرین کو بھی متاثر کیا۔ فلم کی ریلیز کے بعد سوشل میڈیا پر ان کی کارکردگی کے حوالے سے بڑے پیمانے پر گفتگو ہوئی، جس کے نتیجے میں ان کے بارے میں جاننے کی دلچسپی میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا۔ رپورٹس کے مطابق نیٹ فلکس پر ۱۵/مئی کو فلم کی ریلیز کے بعد آئی ایم ڈی بی پر یدھویر اہلاوت کے پروفائل کے وزٹس میں غیر معمولی اضافہ ہوا، جس نے انہیں پلیٹ فارم کی ہفتہ وار مقبولیت کی فہرست میں نمبر ایک مقام تک پہنچا دیا۔ آئی ایم ڈی بی کی یہ درجہ بندی دنیا بھر کے صارفین کی جانب سے اداکاروں اور شخصیات کے پروفائلز پر آنے والے ٹریفک، سرچز اور دلچسپی کی بنیاد پر تیار کی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے اسے شائقین کی موجودہ دلچسپی کا ایک اہم پیمانہ سمجھا جاتا ہے۔

"چنری چنری" تنازع: کمپوزرز نے اسے ریمیک نہیں خراجِ تحسین قرار دیا

۱۹۹۹ء کی سپر ہٹ فلم "بیوی نمبر ون" کے مقبول گیت "چنری چنری" کے نئے ورژن "چنری چنری لیٹس گو" نے ریلیز ہوتے ہی سوشل میڈیا پر بحث چھیڑ دی ہے

۱۹۹۹ء کی سپر ہٹ فلم "بیوی نمبر ون" کے مقبول گیت "چنری چنری" کے نئے ورژن "چنری چنری لیٹس گو" نے ریلیز ہوتے ہی سوشل میڈیا پر بحث چھیڑ دی ہے۔ "ہے جوانی تو عشق ہونا ہے" کے لیے تیار کیے گئے اس گانے کو جہاں کچھ مداحوں نے ناپسند کیا، وہیں موسیقار جوڑی اکشے اور آئی پی نے وضاحت کی ہے کہ یہ ریمیک نہیں بلکہ اصل گانے کو خراجِ تحسین پیش کرنے کی ایک کوشش ہے۔ دوسری جانب گانے کے حقوق کے متعلق ٹپس انڈسٹریز اور پوجا انٹرٹینمنٹ کے درمیان ۴۰۰/کروڑ روپے کے قانونی تنازعے نے معاملے کو مزید پیچیدہ بنا دیا ہے۔ بالی ووڈ کے چند ہی گانے ایسے ہیں جو دہائیوں گزرنے کے باوجود اپنی مقبولیت برقرار رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں، اور "بیوی نمبر ون" کا مشہور نغمہ "چنری چنری" انہی میں شامل ہے۔ سلمان خان اور سشمتا سین پر فلمایا گیا یہ گانا ۱۹۹۹ء میں ریلیز ہوا تھا اور آج بھی موسیقی کے شائقین کی پسندیدہ فہرست میں شامل ہے۔ اب ڈیوڈ دھون کی نئی فلم "ہے جوانی تو عشق ہونا ہے" کے لیے اس گانے کا نیا ورژن "چنری چنری لیٹس گو" پیش کیا گیا ہے، جس کے بعد سوشل میڈیا پر شدید ردعمل دیکھنے میں آیا۔ متعدد صارفین نے سوال اٹھایا کہ ایک کلاسک اور یادگار گانے کو دوبارہ بنانے کی ضرورت کیوں پیش آئی، جبکہ بعض نے نئے ورژن کو اصل گانے کے معیار سے کم قرار دیا۔ تنقید کے اس طوفان کے درمیان گانے کے نئے ورژن سے وابستہ موسیقار جوڑی اکشے اور آئی پی نے اپنی وضاحت پیش کی ہے۔ زوم کو دیے گئے ایک انٹرویو میں اکشے نے کہا کہ وہ اس گانے کو ریمیک نہیں بلکہ "ری امیجینیشن" یا نئے انداز میں پیش کی گئی خراجِ تحسین سمجھتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ "ہمارے نزدیک یہ ریمیک نہیں ہے۔ اصل بولوں اور جذبات کو برقرار رکھتے ہوئے اسے ایک نئے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ دھن کے کچھ حصوں کو نمونے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جبکہ کئی نئے بول شامل کیے گئے ہیں۔ اس لیے اسے ریمیک کے بجائے دوبارہ تخلیق یا تفریح کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔" گیت کے شریک موسیقار اور گلوکار آئی پی نے بھی اس موقف کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد نئی نسل کو ۱۹۹۰ء کی دہائی کے مقبول گانوں سے روشناس کرانا تھا۔ ان کے مطابق، "ہم نے کوشش کی کہ اصل گانے کا احساس اور جذبات برقرار رہیں، لیکن اسے موجودہ دور کی موسیقی اور آوازوں کے ساتھ پیش کیا جائے تاکہ نوجوان سامعین بھی اس سے جڑ سکیں۔" اصل "چنری چنری" کو معروف موسیقار انو ملک نے کمپوز کیا تھا جبکہ اسے ابھیجیت بھٹاچاریہ اور انورادھا سری رام نے گایا تھا۔ نئے ورژن میں انورادھا سری رام کی آواز برقرار رکھی گئی ہے جبکہ آئی پی، جونیتا گاندھی، اسیس کور اور سدھیر یادو ونشی کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ اصل گانے سے وابستہ شخصیات کی رائے بھی منقسم نظر آتی ہے۔ انو ملک نے سوشل میڈیا پر ایک ویڈیو جاری کرتے ہوئے نئے ورژن کا دفاع کیا، جبکہ ابھیجیت بھٹاچاریہ نے اس پر سخت تنقید کی۔ ایک انٹرویو میں انہوں نے کہا کہ نئے ورژن میں اصل گانے کی دلکشی اور رومانویت موجود نہیں اور یہ زیادہ تر ایک "بھجن" جیسا محسوس ہوتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی انکشاف کیا کہ گانا دوبارہ بنانے سے پہلے نہ تو ان سے مشورہ کیا گیا اور نہ ہی کوئی رابطہ کیا گیا۔ ادھر یہ تنازع صرف موسیقی تک محدود نہیں رہا بلکہ قانونی محاذ پر بھی پہنچ گیا ہے۔ گانے کے حقوق کے معاملے پر ٹپس انڈسٹریز اور پوجا انٹرٹینمنٹ کے درمیان اختلافات شدت اختیار کر گئے ہیں۔ ٹپس انڈسٹریز، جس کی قیادت رمیش تورانی کر رہے ہیں، کا دعویٰ ہے کہ وہ متعلقہ گانوں اور موسیقی کے تمام قانونی کاپی رائٹس کی مالک ہے۔ دوسری جانب پوجا انٹرٹینمنٹ کے سربراہ واشو بھگنانی نے ٹپس میوزک لمیٹڈ اور دیگر فریقین کے خلاف ۴۰۰/کروڑ روپے کا دعویٰ دائر کیا ہے۔ ان کا مؤقف ہے کہ "بیوی نمبر ون" سے وابستہ مواد اور گانوں کو ان کی اجازت کے بغیر استعمال کیا گیا۔ واشو بھگنانی نے اے این آئی سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "ہم نے "بیوی نمبر ون" مل کر بنائی تھی اور یہ بہت بڑی کامیابی ثابت ہوئی تھی۔ اگر آپ انہی گانوں کو کسی نئی فلم میں استعمال کررہے ہیں تو کم از کم ایک فون کال کر کے آگاہ تو کرنا چاہیے تھا۔ افسوس کہ اس بارے میں کوئی بات چیت نہیں کی گئی۔" واضح رہے کہ "بیوی نمبر ون" اور "ہے جوانی تو عشق ہونا ہے" دونوں کے ہدایت کار ڈیوڈ دھون ہیں، جس کی وجہ سے یہ تنازع مزید دلچسپی کا باعث بن گیا ہے۔ ورون دھون، مرنال ٹھاکر اور پوجا ہیگڑے کی اداکاری سے سجی "ہے جوانی تو عشق ہونا ہے" ۵/جون کو سنیما گھروں میں ریلیز ہونے جارہی ہے۔ تاہم فلم کی نمائش سے قبل "چنری چنری" کے نئے ورژن اور اس سے جڑے قانونی تنازعے نے اسے پہلے ہی خبروں کا مرکز بنا دیا ہے۔